شرف التواریخ

جلد سوم حصہ ششم

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

سیر شریف والوں کی سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیّہ

حصہ ششم ملقب بہ

صحائف الاسرار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء ف ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ ساہن پال شریف گجرات پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ ششم ملقب بہ صحائف الاسرار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

130500

تعداد : ۵۰۰ بار اوّل

تقطیع : ۱۸×۲۲/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخِ طبع ونشر : شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء

صفحات : ۳۴۶

قیمت : ۵۰/- روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۶ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی سجّادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

اور اس کتاب کی باقی چھ جلدیں بھی حسب خواہش ۱۹۸۴ء میں طبع ہو جائیں۔

Marfat.com

Marfat.com

منزل ما دور نیست

شریف التواریخ جلد سوم کا چھٹا حصہ آپ کے ہاتھ میں ہے گویا بلحاظِ مجلدات جلد سوم کے بارہ حصوں کی طباعت کا آدھا کام ختم ہوگیا ہے البتہ شریف التواریخ کے مسودات کے مجموعی صفحات ۸۸۸۴ میں سے اب تک ۵۹۵۵ صفحات چھپ چکے ہیں اور اسی طرح ہم نے یہ نصف راستہ پہلے ہی طے کر لیا تھا۔ اب ہماری منزل دور نہیں ہے۔

اگر دیکھا جائے تو پہلی دونوں جلدوں کی طباعت و اشاعت اپنی ضخامت کے اعتبار سے مشکل اور امتحان طلب تھی مگر کتاب کے مؤلف مرحوم نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود انہیں طبع کر کے جس جوان عزمی کا ثبوت دیا اس کی مثال نے ہمیں بھی ہمت عطا کی اور انکے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے شریف التواریخ کی بقیہ مجلدات کی طباعت کا سلسلہ باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔

جناب مولانا محمد لطیف زار نوشاہی زید عزہ کی عمر بھی ایسی نہیں کہ وہ عکاس خانہ، چھاپہ خانہ اور جلد ساز کے ہاں بھاگ دوڑ کریں لیکن سلسلۂ نوشاہیہ اور سلسلۂ نوشاہیہ کی اِس تاریخ سے انہیں جو عشق ہے وہ انہیں ساری مشکلیں آسان دکھاتا ہے اور بحمد للہ وہ اس تعشق میں سُرخرو ہیں۔ خدا ان کی اور دیگر معاونین و معطی حضرات کی عمر اور صحت میں برکت دے اور اس کتاب کی باقی چھ جلدیں بھی حسب خواہش ۱۹۸۴ء میں طبع ہو جائیں۔

Marfat.com

کچھ فاضل دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ شریف التواریخ کی تیسری جلد کے بارہ حصوں کو جلد سوم، جلد چہارم، جلد پنجم ..... الخ کا شمارہ دے کر چھاپنا چاہیے تھا۔ اس طرح کتاب طلب کرنا آسان ہوتا۔ مگر ہم بوجوہ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ اوّلاً مصنّف نے اسے اِسی ترتیب کے ساتھ مدوّن کیا ہے اور اُن کی فہارسِ آثار اور مراجع و مآخذ میں اسی ترتیب و تخصیص کے مطابق اندراج ہوا ہے۔ ثانیاً یہ تجویز اس وقت موصول ہوئی جب تیسری جلد کا پہلا اور دوسرا حصہ سابقہ ترتیب کے مطابق چھپ چکا تھا۔ لہٰذا درمیان میں اس ترتیب کو توڑنا معقول نہیں تھا۔

۱۰ مئی ۱۹۸۴ء

سیّد عارف نوشاہی

مادّہ ہائے تاریخ طبع

از سیّد خضر عباسی نوشاہی

تذکرہ الاولیاء

۱۴۰۴ھ

تاریخ بزرگان عالیہ نوشاہیہ

۱۹۸۴ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ عزّ اسمہٗ وجلّ شانہٗ کی ذاتِ مقدس کا بے حد و حساب شکریہ کہ اُسنے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں اور نام لیواؤں میں پیدا فرمایا اور حضور سیدِ کونین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ لطف و رحمت کے طفیل ہماری ہر منزل میں دستگیری فرمائی اور ہر مسئلہ کو حل فرما کر ہر مشکل کو آسان بنا دیا ہمارے جسم کا رونگٹا رونگٹا اگر زبان بن جائے اور ربِ کریم جل مجدہٗ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے لگے تو زبانیں تھک جائینگی اور ہمتیں پست ہو کر رہ جائینگی مگر اس رحیم و رحمان کا کما حقہٗ شکر ادا نہیں ہو سکیگا بس یہ اسکا کرم ہے کہ وہ کرم کئے جا رہا ہے اور ہماری زندگی کا سفینہ اسکی رحمت کے سہارے زندگی کے بحرِ ناپیدا کنار میں منزل کی طرف بڑھے چلا جا رہا ہے طوفان اٹھتے ہیں حوادث آتے ہیں مگر رحمتِ خداوندی سہارا دے کر جا رہی ہے اور شفقتِ رحمۃ للعالمینی پشت پناہی کئے جا رہی ہے جسکے باعث ہر مشکل آسان اور ہر دشوار گذار گھاٹی عبور ہو رہی ہے خداوندِ قدوس کے اس فضلِ عظیم اور لطفِ عمیم کا منہ بولتا ثبوت شریف التواریخ کی طباعت و اشاعت ہے یہ کتاب اب جس تیزی کے ساتھ منظرِ عام پر آ رہی ہے اس سے میرے مذکورہ بالا عقیدہ کی صحیح ترجمانی ہوتی ہے قارئین کرام کے پیشِ نظر جلد سوم کا یہ چھٹا حصہ ہے اور ہم اسکو بس غنیمت سمجھتے تھے کہ یہ حصہ ۱۹۸۴ء کے چھوٹے مہینے میں طباعت کی منازل سے گذر سکے لیکن ادارۂ حمایتِ اسلام کی کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ بفضلہٖ ابھی پانچواں مہینہ اپنے شباب سے نہیں نکلا ہے کہ چھٹا حصہ بینِ نگاہِ شائقین ہو گیا ہے یہ کتنا بڑا

Marfat.com

... شانِ رب کریم ہے اور اسپر مستزاد یہ کہ ہم پروردگارِ عالم کی رحمتوں اور
... بانیوں کے طفیل امید واثق رکھتے ہیں کہ شریف التواریخ جلد سوم کا ساتواں
... بھی اسکے فضل سے اس ماہ یعنی مئی ۱۹۸۲ء کے اختتام تک دستوں تک پہنچ
... جائیگا یہ رب رحمان و رحیم کا خاص فضل ہے جسکے سامنے ہم اپنی عبودیت کی
... ہمیشہ جھکی رہنے کی توفیق مانگتے ہیں

طباعت کی اس سرعتِ رفتار کا سہرا تمامتر سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی
... ظفر صاحبزادہ خانوادہ عالیہ نوشاہیہ کے سر ہے جنکی لگن اور ان تھک
کوشش نے بات کہاں سے کہاں تک پہنچا دی ہے تزئین و بے نقص طباعت
کے اہتمام کے ساتھ ساتھ انکی وجہ سے کتاب کے لاگس کو بھی تقویت ملی ہے زر
اخراجات کی مد میں ہم کافی حد تک مطمئن ہو گئے ہیں صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی
مدظلہ بھی فراہمیٔ زر میں کافی دلچسپی لیتے ہیں اور میرے محترم دوست حکیم قدرت اللہ قبال
نوشاہی فیصل آباد والے تو باقاعدگی کے ساتھ ہر حصہ کیلئے مبلغ دو ہزار روپے عطیہ دے رہے ہیں
چوہدری فضل الٰہی چیف منڈی مریدکے والے نے بھی فون پر میرے ساتھ کچھ اچھی رقم فراہم کرنے
کا وعدہ کیا ہے اور میرے عزیز القدر محترم عبدالرزاق نے سعودی عرب سے مجھے خط لکھکر اس
کارِ خیر میں حصہ لینے کا یقین دلایا ہے انکے علاوہ حاجی قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی
منڈی مریدکے چوہدری محمد سعید ریٹائرڈ اکونٹس آفیسر میاں خوشی محمد ملازم محکمہ تعلیم نارنگ منڈی
چوہدری محمد اشرف ماڑگا ضلع سیالکوٹ ہر ایک نے مبلغ ایک سو روپے کا عطیہ دیا ہے
اور مولوی محمد شریف ابدال ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے بھی وعدہ ہے رب کریم معطی حقیقی ان
عقیدت کو منظور فرمائے اور انکے رزق میں برکت عطا فرمائے بفضلہ و بمنہ

محمد لطیف زار نوشاہی
خطیب مسجد غوثیہ راجگڑھ۔ لاہور

نوشاہی منزل محمدی پارک
راجگڑھ لاہور
دوشنبہ ۱۲ مئی ۱۹۸۲ء

Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی یونانی فارمیسی، ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

ہاں رب کریم ہے اور اسی سے مستدعا ہے کہ ہم پروردگار عالم کی رحمتوں اور

Marfat.com

فہرست مضامین

کتاب صحائف الاسرار حصہ ششم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ جو کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد ہے تصنیف سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عافاہ اللہ تعالیٰ بطریق اجمال

مقدمہ ۲

الف

۱ احمد بخش — مولانا سید احمد بخش برخورداری ساہنپالوی ؒ ۳

۲ آلہ الدین — فقیر آلہ الدین برقندازی لاہوری ؒ ۶

۳ آلہ داد — چودھری آلہ داد نائڑ ساہنپالوی ؒ ۱۱

۴ الٰہی بخش — میاں الٰہی بخش پچیاری نوشہروی ؒ ۱۳

۵ امام الدین — مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلانوالہ ؒ ۱۵

۶ امام الدین — فقیر سید امام الدین اظہر بخاری برقندازی لاہوری ؒ ۲۸

ب

۷ بابر شاہ — فقیر مولانا بابر شاہ برقندازی پشاوری ؒ ۳۰

۸ برخوردار — مولانا برخوردار، وارث کوٹی ؒ ۳۱

۹ بہادر شاہ — بابا بہادر شاہ شمس والہ ؒ ۳۵

۱۰ بھرپور شاہ — بابا بھرپور شاہ دتو والہ ؒ ۳۹

پ

۱۱ پہلے خاں — میاں پہلے خاں چاریاری ؒ ۴۰

Marfat.com

۱۲	پیر شاہ	بابا پیر شاہ جلالپوری ؒ	۴۱

ج

۱۳	جمعہ شاہ	بابا جمعہ شاہ لاہوری ؒ	۴۲
۱۴	جواہر شاہ	بابا جواہر شاہ لاہوری ؒ	۴۴

چ

۱۵	چراغ	میاں شاہ چراغ جھنگی والا ؒ	۴۷
۱۶	چراغ دین	فقیر چراغ دین برقنداز ی گوندلانوالیہ ؒ	۴۹
۱۷	چوغطے شاہ	بابا چوغطے شاہ کنگ بلگن والا ؒ	۵۰

ح

۱۸	حسن محمد	میاں حسن محمد لکھنوالی ؒ	۵۳
۱۹	حیات شاہ	میاں حیات شاہ نہر پانوی ؒ	۵۴
۲۰	حیدر شاہ	سید حیدر شاہ ناکھہ والا ؒ	۵۵

خ

۲۱	خدا بخش	میاں خدا بخش پنڈی والا ؒ	۵۶

ر

۲۲	رمضان شاہ	سید رمضان شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری ؒ	۵۸
۲۳	روشن دین	میاں روشن دین تھر قبوری ؒ	۵۹

س

۲۴	ساون شاہ	بابا ساون شاہ برقنداز ی راہوں والا ؒ	۶۳
۲۵	سدے شاہ	بابا سدے شاہ روشن شاہی لاہوری ؒ	۶۷
۲۶	سلطان احمد	مولوی سلطان احمد فاروقی ڈڈالوی ؒ	۶۸

Marfat.com

۲۷	سلطان مست	میاں سلطان مست سپچیاری نوشہروی ؒ	۷۰
۲۸	سونے شاہ	بابا سونے شاہ فاضل شاہی لاہوری ؒ	۷۲

ش

۲۹	شاہ محمد	خواجہ شاہ محمد دہلوی ؒ	۷۳
۳۰	شاہ محمد	میاں شاہ محمد رسولپوری ؒ	۷۵
۳۱	شمس الدین	سید شمس الدین برخورداری ڈھلوالوی ؒ	۷۷
۳۲	شیر شاہ	سید شیر شاہ کرہالوی ؒ	۷۸

ع

۳۳	عبدالحکیم	بابا عبدالحکیم برقندازی پٹیالوی ؒ	۸۰
۳۴	عزیز الدین	حکیم فقیر سید عزیز الدین رضا بخاری برقندازی لاہوری ؒ	۸۱
۳۵	عطا محمد	حاجی عطا محمد جھنگی والے ؒ	۹۷
۳۶	علم الدین	مولوی علم الدین کاتب بنڈی والے ؒ	۱۰۰

غ

۳۷	غلام حسن	میاں غلام حسن انصاری برقندازی جالندہری ؒ	۱۰۱
۳۸	غلام حسن	فقیر غلام حسن برقندازی گوندلانوالیہ ؒ	۱۰۵
۳۹	غلام حسین	میاں غلام حسین برقندازی ٹبرھکی والے ؒ	۱۰۷
۴۰	غلام حسین	فقیر غلام حسین برقندازی گوندلانوالیہ ؒ	۱۰۹
۴۱	غلام دین	میاں غلام دین ابدالوی ؒ	۱۱۰
۴۲	غلام رسول	سائیں غلام رسول برقندازی ٹبرھکی والے ؒ	۱۱۱
۴۳	غلام محمد	سائیں غلام محمد برقندازی پوٹھوہاری ؒ	۱۲۰
۴۴	غلام محمد	میاں غلام محمد جھنگی ؒ	۱۲۱

Marfat.com

۴۵	غلام محمد	میاں غلام محمد نہر قصوری رح	۱۲۳

ف

۴۶	فتح الدین	خلیفہ فتح الدین مجذوب برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۲۶
۴۷	فضل شاہ	سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری رح	۱۲۸
۴۸	فقیر اللہ شاہ	سید فقیر اللہ شاہ رضوی مشہدی برقندازی بدوملہی دالکہ رح	۱۴۶

ق

۴۹	قادر بخش	مولانا قادر بخش مانوچک دالہ رح	۱۵۷
۵۰	قادر شاہ	سائیں قادر شاہ برقندازی کشمیری پوٹھوہاری رح	۱۵۹
۵۱	قُل احمد	مولانا حکیم سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہی ثانی رح	۱۶۰

ک

۵۲	کرم الدین	میاں کرم الدین برقندوزی بگوالی رح	۱۶۳
۵۳	کرم شاہ	میاں کرم شاہ گاجر گولیہ رح	۱۶۵
۵۴	کلیم اللہ	شیخ کلیم اللہ گجراتی رح	۱۶۶

گ

۵۵	گامے شاہ	میاں گامے شاہ برقندازی جمال پوری رح	۱۷۰
۵۶	گلو شاہ	بابا گلو شاہ کوہے کے والا رح	۱۷۲

ل

۵۷	لال شاہ	بابا لال شاہ گوجرپوری رح	۱۸۳

م

۵۸	ماہین شاہ	بابا ماہین شاہ ترسکوی رح	۱۸۵
۵۹	محمد	سید محمد برقندازی رح	۱۸۶

Marfat.com

۶۰	محمد ابراہیم	مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندہری ؒ	۱۸۷
۶۱	محمد بخش	میاں محمد بخش برقندازی پاک پتنی ؒ	۱۹۵
۶۲	محمد بخش	میاں محمد بخش کوٹلی والہ ؒ	۱۹۷
۶۳	محمد جمیل	مولانا شیخ محمد جمیل جلالوی ؒ	۱۹۸
۶۴	محمد دین	میاں محمد دین شرقپوری ؒ	۲۰۴
۶۵	محمد شاہ محمد یاہ	مولانا مولوی محمد شاہ و محمد یاہ قریشی [illegible]وی ؒ	۲۱۳
۶۶	محمد غوث	[illegible] محمد غوث وزیر آبادی ؒ	۲۱۶
۶۷	مستان شاہ	[illegible] مستان شاہ کنیر والیہ	۲۱۷
۶۸	سکھن شاہ	سید سکھن شاہ برخوردار لاہوری ؒ	۲۲۲
۶۹	مولا شاہ	بابا مولا شاہ مجیٹھوی امرتسری ؒ	۲۲۴
۷۰	مہتاب دین	میاں مہتاب دین ڈھبوی ؒ	۲۳۲
		ن	
۷۱	نتھا	سائیں نتھا فاضل شاہی لاہوری ؒ	۲۳۳
۷۲	نظام الدین	شیخ نظام الدین سلیمانی گھنگوالی ؒ	۲۳۴
۷۳	نواب علی شاہ	حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ شندریوری ؒ	۲۳۶
۷۴	نور الدین	حکیم فقیر سید نور الدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ	۲۵۱
		و	
۷۵	وارث علیشاہ	سید وارث علی شاہ حسینی بھاکھری جالندہری ؒ	۲۶۹
		ہ	
۷۶	ہیبے شاہ	بابا ہیبے شاہ لاہوری ؒ	۲۷۱
	کتابیات		۲۷۲
	خاتمہ - ودستخط کاتب ومولف		۱۸۲

Marfat.com

مفصل فہرست

مضامین کتاب صحائف الاسرار حصہ ششم از تذکرۂ النوشاہیہ
کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ
از تصنیف

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخوردار ی
ساہنپالوی عفا اللہ عنہ

مقدمہ ۲

الف

۱ - مولانا سید احمد بخش برخورداری ساہنپالوی رح ۳
دستخط انشائے خلیفہ ″
دستخط انشائے ہرکرن ″
دستخط سکندر نامہ ۴
دستخط کریما ″
اولاد ۵
تاریخ وفات ″
مدفن ″
مادۂ تاریخ ″

۲ - فقیر اکرالدین برقندازی لاہوری رح ۶
مدح و توصیف ″

Marfat.com

	مکتوب میاں احمد یار مُرادوی رح در عرضِ احوالِ خود	۶
۳۔	چودھری الگرداد تارڑ ساہنپالوی رح	۱۱
	حضرت نوشاہ عالیجاہ رح سے عقیدت راسخ	〃
	گاؤں کا جنگ سے محفوظ رہنا	〃
	اولاد	۱۲
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۔	میاں الٰہی بخش سیالی نوشہروی رح	۱۳
	فوج خالصہ میں کمیدان ہونا۔	〃
	وقائع ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۲ء	〃
	وقائع ۱۲۳۲ھ / ۱۸۱۷ء	۱۴
	وقائع ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۸ء	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۵۔	مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلانوالہ رح	۱۵
	چلہ نشینی	〃
	عملیات	〃
	ترکیب رکوۃ سورہ یٰسٓ	〃
	خُب کے لئے	〃

Marfat.com

شعرگوئی	۱۶
علمی مقالہ	〃
جوازِ سماع و وجد	〃
اولاد	۲۲
یارانِ طریقت	۲۳
تاریخِ وفات	۲۴
مدفن	〃
عرس	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ مولوی حافظ امام الدین کھرلانوالہ رح	۲۵
شجرۂ فقرائے مولوی حافظ امام الدین کھرلانوالہ رح	۲۷

۶ - فقیر سید امام الدین اظہر بخاری ترقندازی لاہوری رح ۲۸

تاریخ ولادت	〃
تولیتِ قلعہ گوبند گڑھ	〃
محافظتِ خزانہ	〃
شاعری	۲۹
فقیر سید امام الدین اظہر معاصرین کی نظر میں	〃
اولاد	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

ب

۷۔ تقریر مولانا بابر شاہ برقندازی پشاوری رح ۳۰

دستخط کتاب پشتو ″

۸۔ مولانا برخوردار وارثکوٹی رح ۳۱

اولاد ″

مدفن ″

مختصر تذکرہ اولاد مولانا برخوردار وارثکوٹی رح ۳۲

۹۔ بابا بہادر شاہ شمس والی رح ۳۵

تاریخ ولادت ″

خلوت ″

حرارتِ عشق ″

توکل علی اللہ ″

کرامات ۳۶

ایک سکھ کو عہدہ سے معزول کرنا ″

بکری کا تین سال تک شیر دار رہنا ″

سکھوں کا مطیع ہونا ″

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ۳۷

مدفن ″

مادہ تاریخ ″

شجرہ نسب بابا بہادر شاہ شمس والی رح ۳۸

Marfat.com

۱۰- بابا بھرپور شاہ دلّووالہ رح ۳۹

مختصر تذکرہ اولادِ بابا بھرپور شاہ ″

پ

۱۱- میاں پہلے خاں چاریاری رح ۴۰

نیاز نامہ کی تحریر ″

۱۲- بابا پیر شاہ جلالپوری رح ۴۱

یارانِ طریقت ″

مدفن ″

شجرۂ فقرائے بابا پیر شاہ جلالپوری رح ″

ج

۱۳- بابا جمعہ شاہ لاہوری رح ۴۲

ابتدائی حالات ″

سکونت ″

یارِ طریقت ″

تاریخِ وفات ″

مدفن ۴۳

۱۴- بابا جواہر شاہ لاہوری رح ۴۴

واقعۂ بیعت ″

تولیتِ درگاہِ شاہ کنٹھ ″

حلیہ و لباس ۴۵

اولاد ″

Marfat.com

	یارانِ طریقت	۴۵
	تبرکات	〃
	تاریخ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	مختصر تذکرہ اولادِ بابا جواہر شاہ رح	〃
	شجرۂ فقرائے بابا جواہر شاہ رح	۴۶
	ج	
۱۵۔	میاں شاہ چراغ جھنگی والا رح	۴۷
	عبادت و ریاضت	〃
	اولاد	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	۴۸
	مختصر تذکرہ اولادِ شاہ چراغ جھنگی والا رح	〃
۱۶۔	فقیر چراغ دین برقندازی گولہ لانوالیہ رح	۴۹
	قابلیت	〃
	یارِ طریقت	〃
۱۷۔	بابا چوغطے شاہ کنگ بلگن والا رح	۵۰
	خدماتِ شیخ	〃
	عطائے خلافت	〃
	رعبِ ولائت	〃
	کرامات	۵۱

Marfat.com

کشفِ کونی ۵۱

آپ کی بکریوں کا احترام ″

یارانِ طریقت ۵۲

مدفن ″

شجرۂ فقرائے باباجوغطے شاہ کنگ بلگن والہ رح ″

ح

۱۸۔ میاں حسن محمد لکھنوالی رح ۵۳

اولاد ″

۱۹۔ میاں حیات شاہ تھریالوی رح ۵۴

اولاد ″

یارِ طریقت ″

تاریخِ وفات ″

مادۂ تاریخ ″

شجرۂ اولادِ میاں حیات شاہ رح ″

۲۰۔ سید حیدر شاہ ماکھ والہ رح ۵۵

اولاد ″

مدفن ″

خ

۲۱۔ میاں خدا بخش پنڈی والہ رح ۵۶

ادب و خدمتِ شیخ ″

وجد و ذوق ″

Marfat.com

اولاد ۵۶

تاریخ وفات ۵۷

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

ک

۲۲ - سید رمضان شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح ۵۸

اولاد ″

تاریخ وفات ″

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

۲۳ - میاں روشن دین تنہا قصوری رح ۵۹

اولاد ″

تاریخ وفات ″

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

مختصر تذکرہ اولادِ میاں روشن دین تنہا قصوری رح ″

تنہا قصور ۶۱

س

۲۴ - بابا ساون شاہ برقندازی راہوں والہ رح ۶۳

واقعہ بیعت و تعلیم ″

مجاہدات و ریاضات ″

Marfat.com

کرامات	۶۳
بارش کا بند ہونا	"
مغویہ عورت کا واپس آنا	۶۴
عملیات	"
چیل کو بلانا	"
یارانِ طریقت	"
مدفن	"
آبادی راہیوں کا تذکرہ	۶۵
شجرۂ فقرائے بابا ساون شاہ راہیوں والہ رح	۶۶
۲۵- بابا سندے شاہ روشن شاہی لاہوری رح	۶۷
یارانِ طریقت	"
تاریخ وفات	"
مدفن	"
نادر تاریخ	"
۲۶- مولوی سلطان احمد فاروقی دڈالوی رح	۶۸
دستخط یوسف زلیخا (حاشیہ)	"
دستخط دارالشفا (حاشیہ)	"
دستخط اسرار قادر	۶۹
دستخط شمس العارفین	"
اولاد	"
۲۷- میاں سلطان مست پچیاری نوشہروی رح	۷۰

Marfat.com

	اولاد	۷۰
	تاریخ وفات	//
	مادۂ تاریخ	//
	شجرۂ فقرائے میاں سلطان مست نوشہروی رح	۷۱
۲۸۔	بابا سونے شاہ فاضل شاہی لاہوری رح	۷۲
	سکونت	//
	تکیہ سبحان شاہ والہ واقعہ موضع اچھرہ	//
	زمانہ حیات	//
۲۹۔	خواجہ شاہ محمد دہلوی رح	۷۳
	واقعہ بیعت	//
	ریاضت و مجاہدہ	//
	درگاہِ سلیمانیہ کی مجاورت	۷۴
	یارِ طریقت	//
	مدحیہ اشعار	//
	وفات	//
۳۰۔	میاں شاہ محمد رسول پوری رح	۷۵
	بیعتِ طریقت	//
	اولاد ہونے کی دعا دینا	//
	اولاد	//
	تاریخ وفات	//

Marfat.com

مدفن	۷۵
وفات نامہ	۷۶
مادۂ تاریخ	"
۳۱۔ سید شمس الدین برخورداری دھلوالہ	۷۷
دستخط دلائل الخیرات	۶
اولاد	۵
تاریخ وفات	"
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"
۳۲۔ سید شیر شاہ کرہالوی رح	۷۸
ذکر الٰہی	۰
سخاوت	"
کرامات	"
دولتمندی کی دعا	"
تقرف	"
یارانِ طریقت	۷۹
تاریخِ وفات	"
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"
شجرۂ نقرائے سید شیر شاہ کرہالوی رح	"

Marfat.com

ع

۳۳۔ بابا عبدالحکیم برقندازی پٹیالوی رح مدفن ۸۰

۳۴۔ حکیم فقیر سید عزیزالدین رضا بخاری برقندازی لاہوری رح ۸۱

تاریخ ولادت "

تحصیل علوم "

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں اعزاز یافتا

حکومت گجرات ۸۲

اخلاق و عادات "

کتابی شوق ۸۳

تصنیفات ۸۴

دیوان آزاد "

روزنامچہ فقیر سید عزیزالدین "

بیاض متعلقہ ختم شریف غوثیہ ۵

شعر گوئی ۸۵

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی "

بدیہہ گوئی ۸۶

معما طرازی "

معمار چیستان تیغ یا شمشیر "

معمائے قوس ۸۷

معمائے کمان "

Marfat.com

معمائے شیر	۸۷
مکتوبات	۸۸
مکتوب بنام سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری ؒ	〃
مکتوب بنام پیر قلندر شاہ قریشی ؒ	۸۸
مکتوباتِ احباب بنام فقیر سید عزیز الدین ؒ	〃
مکتوب مولانا احمد الدین گنگوہی ؒ	〃
مکتوب بصنعتِ غیر منقوط	۹۰
مکتوب پیر مراد شاہ بن کرم شاہ قریشی ؒ	〃
مکتوب پیر قلندر شاہ قریشی ؒ	۹۱
مکتوب پیر سکندر شاہ قریشی ؒ	〃
فقیر سید عزیز الدین مورخین کی نظر میں	۹۲
اولاد	۹۴
تاریخ وفات	۹۵
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولادِ فقیر سید عزیز الدین بخاری ؒ	۹۶
۳۵۔ حاجی عطا محمد جھنگی والا ؒ	۹۷
عبادت	〃
حج بیت اللہ شریف	〃
سماع اور وجد	〃
اولاد	۹۸

Marfat.com

یارانِ طریقت ۹۸

مدفن ″

شجرہ فقرائے حاجی عطا محمد جھنگی والا رح ۹۹

۳۶۔ مولوی علم الدین کاتب بنڈی والا رح ۱۰۰

دستخط کریما ″

غ

۳۷۔ میاں غلام حسن انصاری برقندازی جالندھری رح ۱۰۱

ریاضات ″

کرامات ″

متعدد مکانات میں ظہور ″

طعام بڑھ جانا ۱۰۲

یارانِ طریقت ″

تاریخ وفات ۱۰۳

مدفن ″

مادہ ہائے تاریخ ″

شجرۂ فقرائے میاں غلام حسن جالندھری رح ۱۰۴

۳۸۔ فقیر غلام حسن برقندازی گوندلانوالیہ رح ۱۰۵

عہدہ داری ″

مکتوب بنام میاں غلام محی الدین ″

۳۹۔ میاں غلام حسین برقندازی بڑھکی والا رح ۱۰۷

فن کتابت

Marfat.com

	ایک شخص کو بددُعا	۱۰۷
	یارانِ طریقت	۱۰۸
	مدفن	〃
۴۰ -	فقیر غلام حسین برقندازی گوندلانوالیہ رح	۱۰۹
	تجدیدِ جاگیر	〃
	سندِ جاگیر	〃
۴۱ -	میاں غلام دین ابدالوی رح	۱۱۰
	اولاد	〃
	مدفن	〃
	مختصر تذکرہ اولادِ میاں غلام دین ابدالوی رح	〃
۴۲ -	سائیں غلام رسول برقندازی بڑھکی والا رح	۱۱۱
	تعلیم و اخلاق	〃
	بزرگوں کی زیارتیں	〃
	ذوق و شوق	〃
	مریدوں پر شفقت	۱۱۲
	کرامات	۱۱۳
	سانگ گزیدہ مویشیوں کا شفا پانا	〃
	ایک شخص کو قید سے بچانا	〃
	اولاد	۱۱۴
	مکتوب سائیں سید رسول بڑھکی والا	۱۱۵
	یارانِ طریقت	۱۱۷

Marfat.com

	واقعہ وفات	۱۱۸
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	۱۱۹
	مادۂ تاریخ	〃
۴۳۔	سائیں غلام محمد برقندازی پوٹھوہاری رح	۱۲۰
	واقعہ بیعت	〃
	چلہ کشی	〃
	مدفن	〃
۴۴۔	میاں غلام محمد جھنگی والا رح	۱۲۱
	معمولات	〃
	علم کا فیض دینا	〃
	تحریر کتب	۱۲۲
	اولاد	〃
	یاران طریقت	〃
	مدفن	〃
۴۵۔	میاں غلام محمد ترقپوری رح	۱۲۳
	تاریخ ولادت	
	اخلاق و عادات	〃
	کرامت	〃
	اولاد	۱۲۴
	یاران طریقت	〃

Marfat.com

تبرکات	۱۲۴
تاریخِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولاد میاں غلام محمد ترنسوری رح	۱۲۵
مکتوب میاں سلامت علی تنویر ترنسوری	〃

ف

۴۶۔ خلیفہ فتح الدین محبذوب برتنفدازی پوٹھوہاری رح	۱۲۷
پیر کی خدمات	〃
اولاد پیدا ہونے کی دعا	〃
اولاد	〃
مدفن	〃
۴۷۔ سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری رح	۱۲۸
تعلیم	〃
عینک سازی	〃
بیعتِ طریقت	〃
خدماتِ شیخ اور استفاضہ روحانی	۱۲۹
امامتِ مسجد	〃
حالتِ جذب و سُکر	〃
لوہاری منڈی میں نشست	۱۳۰
چوک دریا خاں میں بیٹھنا	〃

130500

Marfat.com

باغچہ سرکار میں بیٹھک	۱۳۰
بادشاہوں اور امیروں وزیروں کی عقیدت مندی	״
طرزِ معاشرت	۱۳۱
سماع	۱۳۳
حلیہ	״
کرامات	״
روشن ضمیر ہونا	״
ایک انگریز کا مسلمان ہونا	۱۳۴
راجہ دینا ناتھ کو منصب دیوانی ملنا	״
راجہ دینا ناتھ کو جاگیر ملنا	۱۳۵
مہاراجہ رنجیت سنگھ کو فتح کی دعا	۱۳۶
چودھری رسل وائیں کو دولتمندوں کی دعا	״
ایک معاند کا سزا پانا	״
راجہ ہیرا سنگھ کے قتل کا اشارہ	۱۳۷
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے انتقال کا اشارہ	״
ایک کنجر کو سزا	״
وفات کے بعد کرامت	۱۳۸
ارشادات	״
سید فضل شاہ مجذوب لاہوری اور موحدین کی نظر میں	״
اہلیہ اور اولاد	۱۴۰
یاران طریقت	״

Marfat.com

تبرکات	۱۴۲
واقعہ وفات	″
تجہیز وتکفین	۱۴۳
تاریخ وفات	″
مدفن	۱۴۴
کتبہ مزار	″
مادۂ تاریخ	″
عرس مبارک	″

۴۸۔ سید فقیر اللہ شاہ رضوی شہیدی برقندازی بدوملہی والرہ ۱۴۶

تاریخ ولادت	″
عبادات وکمالات	″
معمولات۔ اوراد وظائف	۱۴۷
ختم شریف غوثیہ	۱۴۸
گیارہویں شریف اور لنگر کا اہتمام	۱۵۱
حلیہ ولباس	″
کرامت	″
اولاد	۱۵۲
یاران طریقت	″
مدحیات	۱۵۳
تاریخ وفات	۱۵۵
مدفن	″

Marfat.com

مادۂ تاریخ	۱۵۵
مختصر تذکرہ اولاد سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی دالہ رح	۱۵۶
شجرہ فقرائے سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی دالہ رح	〃
ق	
۴۹۔ مولانا قادر بخش مانوچک دالہ رح	۱۵۷
دستخط صلوٰۃ مسعودی	〃
اولاد	۱۵۸
مدفن	〃
۵۰۔ سائیں قادر شاہ برقندازی کشمیری پوٹھوہاری رح	۱۵۹
۵۱۔ حضرت مولانا حکیم سید حافظ قُل احمد پاکدرت نوشاہۂ ثانی برخوردار ی سیالوی رح	۱۶۰
تصنیفات	〃
تحریر کتب	۱۶۱
دستخط قرآن مجید	〃
حضرت مولانا سید حافظ قُل احمد نوشاہۂ ثانی مورخوں کی نظر میں	〃
اولاد	۱۶۲
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
ک	
۵۲۔ میاں کرم الدین برقندازی بگوالی رح	۱۶۳
آداب شیخ	〃

Marfat.com

	عبادت	۱۶۳
	ایک چشتی بزرگ کی پیشگوئی	〃
	فقر کی تلقین	〃
	یارانِ طریقت	۱۶۴
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۵۳۔	میاں کرم شاہ گاجر کولیہ رح	۱۶۵
	وحدکرانا	〃
	بوھڑ کو سیدھا کرنا	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
۵۴۔	شیخ کلیم اللہ گجراتی رح	۱۶۶
	پیرانِ طریقت سے عقیدت	〃
	سادگی کے واقعات	〃
	سکھ تجھے کھاتا تو نہیں	〃
	اللہ اور رسول کا نام	۱۶۷
	مسلمان ہونا	〃
	جی بھی کہہ کہتا ہوں	〃
	غوثوں قطبوں کی بیٹیاں	۱۶۸

Marfat.com

روپوں کی ٹھنڈ ۱۶۹

یادِ طریقت "

تاریخِ وفات "

مادۂ تاریخ "

گ

۵۵۔ میاں گامے شاہ برقندازی جمال پوری رح ۱۷۰

ریاضت و مجاہدہ "

مطالعۂ کتب "

اولاد "

یادِ طریقت "

تاریخِ وفات "

مدفن ۱۷۱

مادۂ تاریخ "

مختصر تذکرہ اولادِ میاں گامے شاہ جمال پوری رح "

۵۶۔ بابا گھوٹا شاہ لوریکے والے رح ۱۷۲

واقعہ بیعت "

آدابِ شیخ ۱۷۳

خدماتِ مرشد "

رقص کا عجیب مظاہرہ "

خدمتِ خلق ۱۷۵

کرامات "

Marfat.com

صفائے باطن کا تاثر	۱۷۵
کپڑا بُننے کا نیا انداز	〃
وفات کے بعد کرامت	〃
شکاری کا سزا پانا	〃
بابا گلوشاہ مورخین کی نظر میں	۱۷۶
یارانِ طریقت	۱۷۸
واقعۂ وفات	۱۷۹
تاریخِ وفات	〃
مدفن	۱۸۰
مادۂ تاریخ	〃
میلہ شریف	〃
شجرۂ فقرائے بابا گلوشاہ کوریکے والا رح	۱۸۲

ل

۵۷۔ بابا لال شاہ گوجرطوری رح	۱۸۳
ارشادِ والا	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	۱۸۴
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com

م

۵۸۔ بابا ماہن شاہ ترسکوی رح ۱۸۵
وفات کے بعد دوبارہ ظہور "
تاریخ وفات "
مدفن "
مادۂ تاریخ "

۵۹۔ سید محمد برقندازی رح ۱۸۶

۶۰۔ مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھری رح ۱۸۷
شجرہ بیعت "
حقایق علمی "
تصنیفات "
گلزار معانی ۱۸۸
کلید گنج الاسرار ۱۸۹
معترفین کمالات ۱۹۰
شاگردان رشید ۱۹۱
یاران طریقت ۱۹۳
تاریخ وفات ۱۹۴
مدفن "
مادۂ تاریخ "

۶۱۔ میاں محمد بخش برقندازی پاک پتنی رح ۱۹۵
پوتھوہار میں سلسلہ ارشاد "

Marfat.com

	سفر کا معمول	۱۹۵
	فقیرانہ بھنڈارہ	〃
	ندرت سے کنارہ کش ہونے کی نصیحت	۱۹۶
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
۶۲۔	میاں محمد بخش کوٹلی والے ؒ	۱۹۷
	کوٹلی شہبانی میں سکونت	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	〃
۶۳۔	مولانا شیخ محمد جمیل جلالوی ؒ	۱۹۸
	تاریخ ولادت	〃
	اخلاق	〃
	وظیفہ تسبیح	
	کرامات	〃
	جنات کا مسخر ہونا	〃
	آسیب دور ہونا	۱۹۹
	قاتل کا رحم ہونا	〃
	قلب ذاکر کرنا	〃
	مشی کا شیریں ہونا	۲۰۰
	بارش ہونا	〃

Marfat.com

	دریا سے پایاب گذرنا	۲۰۰
	وفات کے بعد کرامت	〃
	ذکر کے طریقے بتانا	〃
	نقشبندیہ فیض	۲۰۱
	یارانِ طریقت	〃
	مدحیات	〃
	تاریخ وفات	۲۰۳
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۶۴۔	میاں محمد دین تیر قبوری رح	۲۰۴
	تاریخِ ولادت	〃
	تعلیم	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	خلوت نشینی	〃
	معمولات	۲۰۵
	اذکار و افکار	〃
	اشعار خوانی	〃
	زیارتِ مشایخ	〃
	سماع و وجد	۲۰۶
	ارشادات	〃
	معترفین کمالات	۲۰۷

Marfat.com

بیویاں اور اولاد	۲۰۸
یارانِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	۲۱۰
مدفن	〃
قطعہ تاریخ	〃
شجرۂ اولاد دختری میاں محمد دین ثرقپوری رح	۲۱۱
۶۵۔ مولانا مولوی محمد شاہ و محمد ماہ قریشی نوشہروی رح	۲۱۳
نسب نامہ	〃
وطن اور سکونت	〃
کرامت	۲۱۴
شجرہ اولاد مولوی محمد شاہ قریشی نوشہروی رح	〃
۶۶۔ میاں محمد غوث وزیر آبادی رح	۲۱۶
قدم نبوی کی سند شریف	〃
۶۷۔ سائیں مستان شاہ کلیر والے رح	۲۱۷
واقعہ توبہ	〃
مجاورت درگاہِ رحمانیہ اور عطائے خلافت	〃
کرامات	〃
دشمن کا سزا پانا	۲۱۸
مخالف کو سزا ملنا	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃

Marfat.com

	واقعہ وفات	۲۱۹
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	۲۲۰
	مادۂ تاریخ	〃
	شجرۂ اولادِ سائیں مستان شاہ کلیر والیہ رح	〃
	شجرۂ فقرائے سائیں مستان شاہ کلیر والیہ رح	۲۲۱
۶۸۔	حضرت سید مکھن شاہ برخورداری لاہوری رح	۲۲۲
	مولانا آزاد سے تعلقات	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	۲۲۳
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۶۹۔	بابا مولا شاہ مجلیٹھوی امرتسری رح	۲۲۴
	ولادت۔ تربیت۔ بیعت۔ سکونت	〃
	تصنیفات	۲۲۵
	قصہ شبنو گھائل	〃
	خاتمہ کتاب و حالاتِ مصنف (قصہ مذکور)	۲۲۶
	باراں ماہ و کافیاں	۲۲۸
	در صفتِ نوشتہ	۲۳۰
۷۰۔	میاں مہتاب دین دھیوی رح	۲۳۲
	ایک بے ادب کا سزا پانا	

Marfat.com

	سیدہ فاطمہ زہرا رضؓ کی غلامی	۲۳۲
	ن	
۷۱۔	سائیس نتھا فاضل شاہی لاہوری رح	۲۳۳
	درگاہِ فاضل شاہی کی تولیت	〃
	اولاد	〃
۷۲۔	شیخ نظام الدین سلیمانی کھنگوالی رح	۲۳۴
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ از مولوی نجم الدین شائق وزیر آبادی رح	〃
	منہ 〃	۲۳۵
	دیگر از مولوی محمد حفیظ قریشی عباسی جوکالوی رح	〃
۷۳۔	حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ سُندر پوری رح	۲۳۶
	ریاضت و مجاہدہ	〃
	حجرہ نشین ہونا	〃
	آداب شناسی	۲۳۷
	حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کی اولاد کا احترام	〃
	اخلاق و عادات	〃
	درویشوں کا لباس	۲۳۸
	[illegible] ہونے	〃
	[illegible]	〃

Marfat.com

کھاری کنوؤں کا میٹھا بن جانا	۲۳۹
فیضانِ رسالت	〃
گھوڑی کی عمر بدل جانا	〃
ایک مرید کو جن سے بچانا	۲۴۰
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
مدحیہ اشعار	۲۴۶
تاریخِ وفات	۲۴۷
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
مختصر تذکرہ اولاد میاں نواب علی شاہ سندرپوری رح	۲۴۸
شجرۂ فقرائے میاں نواب علی شاہ سندرپوری رح	۲۴۹
۴۷۔ حکیم فقیر سید نورالدین بخاری برقندازی لاہوری رح	۱۵۱
تاریخِ ولادت	〃
امارت و فقری	〃
طبی کمالات	〃
سجادگی و خلافت	۲۵۲
باغ فقیر نورالدین	〃
شاہ شرف کے مزار کی تعمیر	۲۵۳
تصنیفات	〃
دیوان منور	〃

Marfat.com

تاریخِ کوہ نور ۲۵۴

نیاز نامہ اہلِ بیت ″

فقیر سید نور الدین بخاری رح مؤرخین کی نظر میں۔ ۲۵۵

اولاد ۲۵۷

فقیر خاندان کے نوادر ۲۵۸

تاریخِ وفات ۲۶۴

مدفن ″

قطعہ تاریخ از مفتی مرزا محمد تقی پشاوری رح ″

قطعہ تاریخ از مفتی غلام سرور لاہوری رح ۲۶۷

قطعہ تاریخ از مولانا فیض اللہ لاہوری رح ″

مختصر تذکرہ اولاد خلیفہ فقیر سید نور الدین لاہوری رح ۲۶۸

انتساب و ″

۷۵۔ سید وارث علی شاہ بھاکھری جالندھری رح ۲۶۹

نمازِ تہجد ″

ذکرِ کبیر ″

پاس انفاس ″

مراقبہ اسم ذات ۲۷۰

تصنیف ″

اولاد ″

۷۶۔ بابا بیجے شاہ لاہوری رح ۲۷۱

زمانہ حیات ″

کتابیات ۲۷۲ خاتمہ ۲۸۲ دستخط ۲۸۳

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم موسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ ششم

الملقب بہ

صحائف الاسرار

اس میں

اُن حضرات کا ذکر ہے جو حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ
کے سلسلہ بیعت میں چھٹی پشت مرید ہیں۔ بترتیب حروف تہجی لکھے گئے ہیں

از تصنیف

احقر العباد فقیر ابوالظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی چوہدری
عافاہ اللہ تعالیٰ

مقیم ساہنیال شریف تحصیل بھالیہ ضلع گجرات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاھیہ کے پانچ حصے لکھے جا چکے ہیں۔ اب یہ چھٹا حصہ بنام صحائف الاسرار ناظرین کے پیش نظر ہے۔ اس میں اُن حضرات کے حالات درج ہیں۔ جو سلطان الاولیاء برہان الاصفیا۔ فخر الانام۔ شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے سلسلہ عالیہ میں چھٹی پشت مرید ہیں۔ ان کے حالات بترتیب حروف تہجی تحریر کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے برکات سے متمتع و مستفیض فرماوے۔ آمین۔ ھوا اللہ المعین۔

ساہین پال شریف۔ ضلع گجرات
منگلوار ۲۰ ذیقعد ۱۳۹۱ھ
۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء عیسوی
۶ پوہ ۲۰۲۸ بکرمی

سید شریف احمد شرافت نوشاہی
اصلح اللہ حالہ ومآلہ۔

Marfat.com

الف

(۱)

احمد بخش

مولانا سید احمد بخش برخورداری سانپیالوی رح

فرزند ارجمند سید اللہ دتہ صاحب دھلوالہ۔ اپنے دادا صاحب سید فتح الدین بن سید محمد عظیم صاحب نوشاہی برخورداری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کے حالات کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں گذر چکے ہیں۔ یہاں آپ کے چند علمی کارنامے یعنی کتابوں کی تحریر۔ اور اُن کے دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط انشائے خلیفہ | "صورت تمامیت رسید بوقت ظہر تمام شد بعون اللہ من تصنیف برگزیدہ ایزد جہان آفرین خلیفہ شاہ محمد تاریخ نہم ربیع الاول ۱۲۳۸ھ بید احقر العباد فقیر حقیر پر تقصیر بندہ احمد بخش در مکان نزہت نشان موضع دھل[1] تعلقہ کھڑی دکریالی ایں تمام شد۔ جامع القوانین تحریر نمود"

دستخط انشائے ہرکرن | "تمت ھذا النسخۃ المیمونۃ المبارکۃ الھرکرن بوقت زوال دست خط فقیر حقیر احمد بخش نبیرہ حضرت نوشہ صاحب بتاریخ یازدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۳۹ھ

---

[1] سید احمد بخش رح کبھی کبھی موضع دھل متصل راہیاں علاقہ سرائے مالکیر ضلع گجرات میں بھی رہتے تھے۔ شرافت۔

Marfat.com

ے

قاریا بر من مکن زجر و عتاب　　من نوشتم آنچه دیدم در کتاب

ے

هر که خواند دعا طمع دارم　　زانکه من بندهٔ گنه کارم "

حاشیه پر یه لکھا ہے۔

" بدستخط فقیر احمد بخش از بنائر قدوة الواصلین زبدة العارفین هادی فی سبیل الله حضرت میانصاحب میاں عصمت الله غفرالله له "

(۳)

دستخط سکندر نامه | " باتمام رسانید توفیق ایزد منان و اعانت خالق سبحان نسخه متبرکه سکندر نامه من تصنیف حضرت نظام الدین گنجوی قدس سره بروز سه شنبه بوقت چاشت تاریخ بیست یکم شهر شعبان نیل الامانی والآمال سنه ۱۲۵۱ھ بدستخط فقیر حقیر احمد بخش نبیره قدوة الواصلین زبدة العارفین حضرت شاه حاجی محمد نوشه گنج بخش قادری قدس الله سره العزیز

ے

هر که خواند دعا طمع دارم　　زانکه من بندهٔ گنه کارم

ے

قاریا بر من مکن زجر و عتاب　　من نوشتم آنچه دیدم در کتاب "

(۴)

دستخط کریما | " تمام شد کتاب پند نامه روز یکشنبه تصنیف حضرت شیخ سعدی شیرازی قدس سره بتاریخ بیست دویم ماه ربیع ثانی سنه ۱۲۵۶ھ دستخط فقیر حقیر احمد بخش برائے پاسخاطر برخوردار غلام حسن تحریر یافته الله تعالیٰ نصیب کناد "

قاریا بر من مکن زجر و عتاب　　من نوشتم آنچه دیدم در کتاب "

Marfat.com

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند حافظ غلام محمد تھے۔ جو لاولد فوت ہوئے۔

تاریخ وفات | سید احمد بخش کی وفات آٹھویں محرم ۱۲۷۴ھ ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق انتیسویں اگست ۱۸۵۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاون عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ ۲۲ سنہ بائیسواں جلوسی تھا۔

اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ کیننگ تھا۔ اُسوقت اُس کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار گورستانِ نوشاہیہ۔ ساہنسپال شریف۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

"ریاضِ ربانی" ۱۲۷۴ھ

Marfat.com

(۲)

آکرالدین

فقیر آکرالدین برقندازی لاہوری؟

آپ فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ علم توحید و تصوف کے علاوہ نجوم۔ جفر اور رمل وغیرہ سے بھی واقف تھے۔ عملیات میں بھی خاصی دسترس تھی۔ لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔

مدح و توصیف آپ کے مریدوں میں سے مولوی احمد یار مُرالوی رح مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے فارسی نظم میں ایک مکتوب آپ کی طرف بھیجا۔ جس میں آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ اور عمل مقہوری اعدا۔ اور عمل محبت۔ طلب کئے ہیں۔ اور علم رمل سیکھنے کی التماس کی ہے۔ اس میں پہلے حمد۔ نعت۔ مناجات۔ مدح خلفائے راشدین۔ اور مدح غوث اعظم میں اٹھتیس ۳۸ اشعار لکھے ہیں۔ اس کے بعد اپنی عرض پیش کی ہے۔ وہ مضمون یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مکتوب میاں احمد یار مُرالوی در عرض احوال خود

اے ز غیر حق رخت برتافتہ — زیورِ الفقر محمدی یافتہ

مرآت اللہ از جمالت آشکار — بستہ الانسان سرّی را نگار

رونقِ ارباب دیں از روئے تو — روح را مشکیں مشام از بوئے تو

کسوتِ ابرار را دادہ نوی — صورتِ پاکت دلیلِ معنوی

مقدمت این سرزمیں را از قدوم — کردہ خشندہ با نوارِ علوم

دردہ غرضِ مستمنداں را نظام — متقیِ دیں اِ آکر الدین نام

بر درت نامحرماں را راہ نیست — غیر خاصاں ہیچ کس آگاہ نیست

Marfat.com

در خمِ تو شاہ صبّاغِ ازل — احسن صبغ من اللہ عزّ و جل

در مکانِ لامکاں تمکینِ تو — دَرع را کحل البصر آئینِ تو

ایں درِ تو بارگاہِ کبریاست — ذاتِ حق زیرا کہ ذاتِ او لیاست

کاشفِ اسرارِ حق عند الوجوب — اے تو سند الصالحین کشف القلوب

غیرِ حق را حالِ من معلوم نیست — سائل از درگاہِ تو محروم نیست

دُونِ یزداں چوں ولی اللہ نیست — کاز انتم الفقرا غیر اللہ نیست

سائلے نومید دیدہ ام آشفتہ حال — میکنم در بارگاہِ تو سوال

صاحبِ ارشاد اے عالی نژاد — مادرِ گیتی چو تو پورے نزاد

دستِ من گیر اے جنابِ قادری — بر ہمہ زیرا کہ شانِ فاخری

راہِ حق میجویم از امدادِ تو — میکنم بیعت باستر شادِ تو

مہربانی کُن بحالِ زارِ من — مُردہ دہ بر دلِ غمخوارِ من

از رہِ یزداں جدا افتادہ ام — دُور از کیشِ خدا افتادہ ام

ایں دل از افسردگی چوں سنگِ سخت — از تو بیداری ست اے بیدار بخت

از توجہ وارز بکمالِ التفات — بخشیم از پنجۂ شیطاں نجات

فردِ کامل چوں توئی مردِ خدا — میکنم از دل بذاتت اقتدا

آرزو دارم بہ لطفِ عام تو — خواہم از فیضِ خدا انعامِ تو

از نمِ وجہِ معیشت کُن بروں — تا خیالِ دُوں نگردد از درُوں

باز شوقِ ایزدی دارم ہوس — اے ترا بر دیں و دنیا دسترس

از غمِ نان و نمِ خرجِ عیال — میدہم آزادی اے صاحب کمال

اوّلاً از بہرِ انفاسِ کریم — محض بہرِ ذاتِ غفّارِ قدیم

باز غم بر داری اے اہلِ مدار — تا فرو ننشیند از بینش ایں غبار

Marfat.com

باز متجلی شود نورِ ازل — پاک بینم ذرتِ پاکِ لَمْ یَزَل

از پئے عشقِ خدا لبریز جام — نہ بکف اے ساقیِ کاس الکرام

جرعۂ پیرِ محمد پیرِ خویش — برفشاں بر خاکِ دامنگیرِ خویش

بیکساں را آشکارا او نہاں — ہست از صد نوع دشمن در جہاں

بہر ایشاں اسلحہ خواہم درست — تا کہ باشم از بداں بیباک و چست

آنچناں خنجر بنہ بر کف مرا — تا کہ نتواند عدو زد نف مرا

سیف بہرِ دشمنانِ جسم و جاں — تا کہ باشد حرزِ عالم جاودان

خواہم از درگاہِ والائے فقیر — تا نگردد دشمنے گردِ حقیر

گاہے افتد بہر مطلب اتفاق — بار فیقے آرزوئے اتفاق

نے مونث باشد آں مطلوبِ دہر — نے کسے باشد زمعشوقانِ شہر

نے بود از غرضِ دُوں کارِ کدام — نے بدونِ راستی وجہِ حرام

گرچہ در خانہ نباشد اتفاق — کار آید زود بے حب و شاق

یا کسے نعوید از بہرِ حلل — کش ضرر افتد بوقتِ اختلال

نقش بستن یا کسے خواندن کلام — کو دہد مر خستگاں را انتظام

چوں حسد در تو ندیدم مرشدا — از حسد دُور راندم مر دانِ خدا

للاجرم آدیختم در دامنت — دستِ ہمت گشتہ ام پیرامنت

از جنابِ تو تمنائے من ست — زانکہ از یمنِ جمیلت روشن ست

مہربانی تو آمد کار ساز — دردمندانِ حزیں را چارہ ساز

چونکہ حُب و بغض از بہرِ خدا ست — بغض بہر آنکہ او در رہِ حق جداست

حُب باید مجلسِ احباب را — در رہِ دین و ذکا ارباب را

در کفِ من ایں گُل و ایں تیغِ تیز — در شتن شاید نمے باید دریغ

Marfat.com

گل پئے بوئیدن اہلِ نظام — تا کنند از عشقِ حق مشکیں مشام

تیغِ رخشاں گر بود بر کف پدید — باشد ابوابِ مقاصد را کلید

رعبِ الدائے سیفِ اہلِ نفاق — دشمناں را آتشِ ذی احتراق

از برائے آنکہ دادت علم و دیں — در جہاں کردت سراجِ راہ بیں

ایں کرم مبذول داری بر سرم — دستِ من گیری خدا را از کرم

آنکہ ازوے ینفع الناس آمدہ — در حدیثِ مصطفیٰ ناسی آمدہ

باز دارم سوئے تو درسِ دگر سوال — اے مصوّرِ ذاتت از نورِ تعال

از تلامیذی خویشم شرف دہ — دستِ شفقت بر سرِ شاگرد نہ

مستفق خواہم از تو در علمِ رسل — تا شود ایں شعبۂ تعلیم حل

گرچہ منسوخ ست ایں علمِ قدیم — نیز ہے دانندہ ذی علمے علیم

عملِ او اکثر نگیرم ز استناد — تا نخواہم داشت رہ سوئے عناد

نے کنم مشہور ایں علمِ گہن — از انکہ مستور ست نزد اہلِ فن

ہم چو استادِ گرامی در جہاں — نزد خواہم یافت دُرِّ گرانبہا

آرزو دارم بنامِ چند کس — دارم از روئے ہوا داری سمر

نیک ایشاں اہلِ دنیا بودہ اند — لاجرم دادہ ست حق ایشاں را

ایں سوال ہر تشنہ دارم آشکار — اے ابوالکاسم دہی

بر حبابت آمدم امیدوار — اے امید تو

او تلا ایں ہر تشنہ انعامم بتش — ما

اے رخت روشن ز انوارِ اگر — و

از تہمتہائے ذاتِ پاک تو — و

آرزو ندم بہ فہمیدے عیاں — تا

Marfat.com

صحبتِ تو علم دیں روشن کند — جامۂ تقوٰے بتن جوشن کند

زانکہ خواندم در کتاب مثنوی — از زبانِ موسوئ معنوی

یک زمانے صحبتے با اولیا — بہتر از صد سالہ بودن در تقا

بخش تبدیلم باخلاقِ کریم — رز تہِ افعال و اوصافِ ذمیم

خستۂ رامرہیے از مرحمت — رز کمالِ عاطفت کن مرحمت

دردمندم اے دوائے دردِ من — رز دمم بیخِ ضلالت را بکن

اَلْمَدَدْ اے پیرِ نوشاہی فقیر — سینہ از افسردگی شد زمہریر

جُرعۂ از سوئے خود نہ بر لبم — بگذرد در عشقِ یزداں ثابتم

اے کرم فرما مرا فریاد رس — رز زبانِ ذاکرانِ چوں جرس

کاندرونِ شاں ز حق آگاہ نیست — نام مستی را در ایشاں راہ نیست

غیرِ حق را در دلِ خود دادہ جا — ہم چو طشتِ خالی از بیروں صدا

اعتقادِ من برایشاں گشت سُست — بے لقا بے خیمہ کے باشد درست

رز ہمہ سُو رُو بہ تو آوردہ ام — چشمِ جاں را جادہ جو آوردہ ام

رز درِ خویشم مراں اے نیک نام — کیں ذرت آمد درے دار السلام

کیف حالی عند آلام شدید

ہست احمد یارِ عاصیِ مرید

Marfat.com

(۳)

آلہ داد

چودھری آلہ داد تارڑ ساہنپالوی رح

چوہدری غازی خاں ولد محمد یار ولد خان محمد تارڑ کا بیٹا تھا۔ اور موضع ساہن پال شریف کی نمبرداری سکھوں کے عہد حکومت میں اسی کے نام تھی۔

حضرت مولانا سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری سجادہ نشین ساہنپال شریف کی جناب میں ارادت رکھتا تھا۔ مستشرع اور شب بیدار تھا۔

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح سے عقیدت راسخہ حضرت نوشہ صاحب رح اور اُن کی اولاد امجاد کے ساتھ اس کو خاص عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ دریائے چناب میں کشتی پر سوار تھا۔ کوئی بات ہوئی تو ایک اجنبی سید نے جو وہاں موجود تھا۔ اس کی پشت پر لات ٹھوکر ماری اور کہا۔ "واہ مرید تو نے اچھی بات کہی ہے" جب یہ شام کو گھر آیا تو چوپانوں نے اکر بتایا کہ چار بھینسیں گم ہو گئی ہیں۔ اس نے کہا مجھے گم ہونے کی وجہ معلوم ہے۔ اُسی وقت درگاہ شریف حضرت نوشہ صاحب رح پر حاضر ہوا۔ اور عرض دیا۔ یا حضرت میں نے تو اُس سید کو نہیں کہا تھا کہ میں تیرا مرید ہوں۔ وہ خود ہی اپنی زبان سے مرید بنا۔ میں تو آپ کا مرید اور خادم ہوں۔ جب گھر آیا تو بھینسیں خود بخود آ گئیں۔

گاؤں کا جنگ سے محفوظ رہنا اس کا پوتا چودھری حاکم ولد تاجا [illegible] رجب ۱۲۶۵ھ ایلبرار دو سو پینسٹھ ہجری مطابق ۱۸۴۸ء ایلبرار آٹھ سو اٹھتالیس عیسوی میں سکھوں اور انگریزوں کی لڑائی ہوئی۔ سکھوں کی فوج نے ساہن پال شریف سے مشرق کی طرف کیمپ لگا دیئے اور یہ میدان جنگ کے لئے مناسب سمجھا۔ اس وقت

Marfat.com

گاؤں کی بربادی کا سخت خطرہ لاحق ہوا۔ اُسوقت چودھری اگرداد نے درگاہ شریف کی طرف منہ کرکے کہا۔ "یا گنج بخش دیہو بھورے دا پلّہ" پھر سکھوں کی طرف منہ کرکے آواز دی۔ "مہاراج کا حکم ہے۔ کہ گاؤں کے پاس ڈیرہ نہ کرو۔" امراکہی سے یہ آواز ہرموجی کے کان میں پڑی۔ اُسی وقت اُنہوں نے کیمپ اُٹھا لئے۔ اور سعد اللہ پور کے پاس لڑائی ہوئی اور گاؤں غارت ہونے سے بچ گیا۔ [1]

اولاد | اس کے دو بیٹے تھے۔

۱ چودھری گوھر رہ

۲ چودھری "ناجار"

تاریخ وفات | چودھری اگرداد کی وفات سنہ ۱۲۷۰ھ ایکہزار دوسو ستر ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۴ء ایکہزار آٹھ سو چون عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی ہوئی اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اُس کی گورنری کا ساتواں سال تھا۔

مدفن | اس کی قبر گورستان لوناھیہ۔ ساہنیال شریف۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"نیک منظر" ۱۲۷۰ھ

---

[1] بیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ ص ۱۵۶ = ف اولیاء اللہ کی امداد روحانی ممکن ہے "جب جواہر سنگھ جاٹ نے دہلی کو لوٹا۔ اُس وقت ایک برہمن نے درگاہ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رح میں عرض کی تو وہ بستی لوٹ مار سے محفوظ رہی۔ اسیطرح گورنمنٹ انگریزی کی لوٹ مار میں بھی وہ بستی محفوظ رہی" [تذکرہ اولیائے ہند۔ ج ۱ ص ۱۳۰] شرافت۔

Marfat.com

(۴)

آلہی بخش

میاں آلہی بخش سچیاری نوشہروی رح

آپ میاں پرتھی بخش ولد سلطان محمد سچیاری نوشہروی رح کے فرزند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات الشواھید کے چھٹے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

فوج خالصہ میں کمیدان ہونا آپ جوانی کے زمانہ میں سکھوں کی فوج میں ملازم تھے۔ بڑے جوانمرد اور بہادر تھے۔ لڑائیوں میں داد شجاعت دیتے تھے۔ اور کمیدان کے عہدہ پر متقرر تھے۔ آپ کے جنگی کارناموں کے چند تاریخی حوالے یہاں لکھے جاتے ہیں۔ ظفرنامہ رنجیت سنگھ میں ہے۔

۱۔ **وقائع** سمت ۱۸۵۹ بکرمی۔ سنہ ۱۸۰۲ عیسوی سنہ ۱۲۱۸ ہجری۔

" نیز دریں سال آلہی بخش نامی از گروہ علاقہ بندان درچوب کہ لفظ آفرین بر زبان دُر افشان کارآوردہ کہ گذشت فی الحال دفتح او را سپاہیانہ دیدہ در اندک زمانے توپ خانہ کلان تبحویلش دادہ بہ میاں آلہی بخش کمیدان رشتہ بار نمودہ ممتاز فرمودند " [1]

اس سال میں آلہی بخش نام ایک درچوب کے علاقہ بندوں کے گروہ سے ایسا کام کیا کہ [مہاراجہ رنجیت سنگھ] کی زبان پر "آفرین" کا لفظ گذرا۔ اس کی دفتح سپاہیانہ دیکھ کر تھوڑے ہی عرصہ میں بڑا توپ خانہ اس کی تحویل میں دے دیا اور میاں آلہی بخش کمیدان کے اعزاز سے مشہور کیا۔

---

[1] ظفرنامہ رنجیت سنگھ ص ۲۶ ۔ شرافت۔

Marfat.com

۲ - وقائع سمت ۱۸۷۴ بہ ۱۸۱۷ء / ۱۲۳۲ھ - قلعہ ملتان کے متعلق لکھا ہے۔

"چوں ہشت روز بریں عنوان گذشت
وتوپخانہ آلہی بخش کمیدان درگوشۂ متحصنان
کہ آیہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا برخواند
و در بارودخانہ نواب گولہ آتشیں برافتاد
قریب دو ہزار آدم ہدف گلولہ تقدیر شدند
وکنگرہ ہائے قلعہ از ہم شکست. و سخت
شورشے دراں سرزمین افتاد" [۲]

جب آٹھ روز اسی طرح گذرے اور آلہی بخش کمیدان کے توپ خانہ کی آواز قلعہ بندوں کے کان میں آیت اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھی، اور نواب کے بارودخانہ میں آگ کا گولہ پڑ گیا۔ دو ہزار اشخاص کے قریب تقدیر کا نشانہ بنے۔ اور قلعہ کے کچھ کنگرے بھی ٹوٹ گئے۔ اور اس علاقہ میں بڑا شور پڑ گیا۔

۳ - سمت ۱۸۷۴ بہ ۱۸۱۷ء - ۱۲۳۲ھ

بسرکردگی کنور کھڑک سنگھ ولد رنجیت سنگھ، کوٹ کمالیہ پر چڑھائی ہوئی۔ اس کے ساتھ میاں آلہی بخش کمیدان۔ دیوان رام دیال۔ مصر دیوان چند۔ دیوان مونی رام۔ اور دیوان بھوانی داس بھی تھے۔ ظفرنامہ میں ہے۔ "طرفہ شورشے درگنبد نیلگوں انداختند" [۳]

۴ - سمت ۱۸۷۵ بہ ۱۸۱۸ء - ۱۲۳۳ھ

"آلہی بخش کمیدان را بہ قلعہ ملتان تعینات شد" [۴]

آلہی بخش کمیدان کو قلعہ ملتان پر متعین کیا گیا۔

اولاد آپ کا ایک ہی بیٹا میاں سلطان بالا نام تھا۔

تاریخ وفات میاں آلہی بخش کی وفات ۱۲۶۴ھ ایکہزار دو سو چونسٹھ ہجری مطابق ۱۸۴۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ سنہ بارہ جلوسی تھا۔ اسوقت انگریزوں کیطرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اسکا پہلا سال تھا۔ آپ کا مزار نوشہرہ شریف متصل جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ "بیدار مغز" ۱۲۶۴

---

[۲] ظفرنامہ رنجیت سنگھ ص ۱۰۲ [۳] ایضاً ص ۱۰۲ [۴] ایضاً ص ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۵)

امام الدین

مولوی حافظ امام الدین روشن شاہی کھرلانوالہ

آپ مولوی حافظ نور محمد ولد یوسف خاں کھوکھر۔ کھرلانوالہ کے فرزند اکبر اور مرید وخلیفہ وسجادہ نشین تھے۔ بچپن سے ہی علم وفضل اور حفظِ قرآن کی دولت سے مشرف تھے۔ یادِ الٰہی کا شوق تھا۔

چلہ نشینی آپ اپنے والد صاحب کے حکم سے بھڑی شاہ رحمان میں گئے اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ صاحب حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالوی رح کے حجرہ متبرکہ میں جو حضرت شاہ عبدالرحمن پاک صاحب رح کے روضہ اطہر سے جنوبی طرف ہے پچاس روز تک چلہ نشین رہے اور نیضیاب ہوکر واپس ہوئے۔

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی خاصی دسترس تھی۔ بیاض اوراد نقشبندیہ سے دو عمل لکھے جاتے ہیں

ترکیب زکوٰۃ سورہ یٰسٓ فرمایا، روزانہ نماز عشا کے بعد بہتر مرتبہ سورہ یٰسٓ پڑھے سات ھر مبین پر سلام قولاً من رب رحیم گیارہ مرتبہ پڑھ کر آگے پڑھے۔ اکتالیس روز تک بلا ناغہ پڑھا کرے۔ کوئی بدبودار چیز نہ کھائے۔ چلہ پورا ہو جانے کے بعد گیارہ مرتبہ روز پڑھا کرے

حب کے لئے فرمایا۔ نماز عشا کے بعد یا مقلب القلوب قلبنی الخ گیارہ سو مرتبہ پڑھا کرے۔ [1]

ان کے بعد بیاض میں لکھا ہے "اجازت از حضرت امام الدین کھرلانوالہ صاحب گرفتہ شد"

[1] بیاض اوراد نقشبندیہ قلمی۔ مملوکہ سید عاشق علی ولد سید علی برخورداری ساہنپالوی۔ تراوت

Marfat.com

شعرگوئی آپ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ آپ کی سیحرفی سے ایک شعر لکھا جاتا ہے۔

ے

د درشن پیاریاں سجناں دا ساں ویچ قصور ضرور دیانا
بانکے نینیاں دا بانکڑا کٹک چڑھیا وچ بُنیسر چالاہیو نے آن تھانا

امام دین کیے گل ایہا چنگی ہووے یار دے کول ہمیش رہنا

علمی مقالہ

میاں دولا بخش لاہوری نے سوانحعمری سید چراغ علی شاہ چشتی سبزواری میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

جوازِ سماع و وجد مولوی امام الدین صاحب سکنہ کھرل، عالم اجل اور مولوی فاضل، نوشاہی خاندان کے رکن رکین تھے۔ ..... ایکدفعہ موقعہ سماع و مجلس میں مولوی صاحب شریک و جلیس تھے۔ اکثر صوفیا کو وجد ہوتا تھا۔ کوئی تو حالتِ وجد و جذبۂ شکر کی حالت میں آہ و زاری کرتا تھا اور کوئی ان میں سے شور و فریاد کر کے ناچتا اور تالی بجاتا تھا۔ ایں غلام نے حضرت مولوی صاحب سے اس کی نسبت دریافت کیا کہ ایسا کرنا ان صوفیوں کا شرعاً درست ہے یا کیا؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ سب عشق الٰہی سے بحالت اضطرار ہو تو اس کے درست ہونے پر کچھ کلام نہیں ہے۔ اگر اختیاری ہو تو دو حال سے خالی نہیں۔ اوّل اگر نیت میں اخلاص ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ کسی کی مانند اچھا حال ہمارے اندر ہووے۔ تو یہ تکلیف بھی جائز ہے اور عمدہ امر ہے۔ اس کو اصطلاح صوفیا میں تواجد کہتے ہیں۔ اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف صحیح میں وارد ہے۔ اور فتاوٰے شامی میں بھی لکھا ہے کہ تکلف سے وجد لانے میں کچھ حرج نہیں۔ اگر نیت میں اخلاص ہے۔ دوڑے بھی تو سزاوار ہے۔ اس شخص کو جس کو بُلاوے مولا۔ وہ دوڑے سر کے بل یعنی جس کو جذب الٰہی ہو

Marfat.com

لائق ہے کہ وہ پاؤں سے رقص نہ کرے۔ بلکہ سر کے بل رقص کرے۔ تب ہی احسن و محمود ہے۔ دیکھو بھائی تکلیف سے وجد لانے میں کچھ حرج نہیں۔ کشش ربانی، تجلی نعیف سبحانی سے اگر عاشق جانباز کشتہ خنجر تسلیم تڑپا کرے۔ تو کیسے ممنوع ہو سکتا ہے۔ اس کی لذت اور کیفیت بیان کرنا محال ہے۔

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیے ۔۔۔ کس طرح جاتا ہے دل بسمل سے پوچھا چاہیئے

کیا تڑپنے میں مزا ہے قتل ہونا پیارے کے ہاتھ ۔۔۔ اس کی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیئے

اور امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ وجد کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ کہ خود بخود دل پر ہجوم کرے۔ دوسرے یہ کہ بہ تکلف وجد کیا جائے۔ اس دوسری صورت کے وجد کو تواجد یعنی حال لینا کہتے ہیں۔ اور تواجد میں اگر مقصود یاد ہو۔ یا احوال شریفہ کا اپنے اندر لانا ہو بطریق ریا کے حالانکہ واقع میں اس سے وہ مفلس ہے۔ تب تو برا ہے۔ اگر اس لئے ہے کہ احوال شریفہ کا اپنے اندر حاصل کرنا مقصود ہو تو نیک کسب کرتا ہے۔ اور تدبیر سے کھینچ لانا چاہتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تلاوت قرآن مجید میں فرمایا کہ جس شخص کو رونا نہ آوے وہ رونے کی صورت بنا وے۔ اور بہ تکلف حزن کرے۔ کیونکہ یہ احوال اگرچہ ابتدا میں تکلف کیا جاتا ہے مگر انجام میں ثابت اور مستحکم ہو جاتا ہے۔

مولانا حضرت کرامت علی صاحب زاد اللہ فیوضہ میں فرماتے ہیں۔ کہ وجد اس کو کہتے ہیں کہ بندہ کے باطن پر کسب سے یعنی ذکر بشغل سے ایک خوشی یا حزن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ تب بندہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور تعریف میں کہا حضرت ابوالحسن نوری رح کہ وجد ایک شعلہ ہے۔ باطن میں ابھرتا ہے۔ اور شعلہ شوق کے سبب سے ظاہر ہوتا ہے۔ تب ہاتھ اور پاؤں وغیرہ سب اعضا اس وجد کے وارد ہونے کے سبب سے بارے خوشی یا غم کے بے قرار ہوتے ہیں۔ اور وجد آیا اور چلا گیا بمثل بجلی کے۔ اور بعضے ایک وجد سے کرتے رہتے دوسرے وجد میں آ ملتا ہے۔ سو وجد بمثل برق کے ہے۔ [illegible] اس کو قرار نہیں ہوتا ہے

Marfat.com

آیا اور چلا گیا۔ اور غلبہ ایک ایسا حال ہے۔ جیسے بجلی جب پے در پے چمکنے لگتی ہے۔ تو پہلی چمک دوسری چمک میں آملتی ہے۔ سو غلبہ باطن اس کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ غلبہ ایک حال ہے کہ بندے پر ظاہر ہوتا ہے یعنی اس حالت میں سب کا ملاحظہ اور ادب کی رعایت باقی نہیں رہتی یعنی شریعت کے ادب کو نگاہ نہیں رکھ سکتا۔ اور بغیر قصد کے بے اختیار اس سے بے ادبی کے کام ہو پڑتے ہیں۔ اس کی خودی اور ہوش کو ایسا لے لیتے ہیں کہ جو کام آئندہ ہونے والا ہے اور جو بات آگے آنے والی ہے اس کی تمیز نہیں رہتی اور غلبہ کے سبب آدمی بیہوش اور مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور مولانا صاحب نے دلیل معذور ہونے صاحب غلبہ کے دو قصے بیان کئے ہیں۔

۱۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حدیبیہ کی لڑائی میں صلح کرنی چاہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا۔ حالانکہ حضرت پر اعتراض کرنا ممنوع ہے۔ جناب پیغمبر خدا علیہ السلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو معذور رکھا۔ کیونکہ حالت غلبہ میں معترض ہوئے تھے۔

۲۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی۔ تو ابو طیبہ اس سینگی کا خون پی گئے۔ اور آنحضرت ﷺ نے معذور رکھا۔ کیونکہ انہوں نے حالت غلبہ میں یہ حرکت کی تھی۔ بلکہ بشارت دی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو کہ تو دوزخ کی آگ سے بچا۔

اس طرح کے اور بہت سے قصص مشہور ہیں جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ غلبہ حالت اچھی ہے۔ اور جو بات غلبہ کی حالت میں درست ہوتی ہے سکون کی حالت میں وہ درست نہیں ہوتی۔ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رح نے وجد اور سماع کی بابت بہت سے دلائل حدیث اور قرآن اور پیران طریقت کے افعال اور اقوال سے ثابت کر کے بڑی طوالت اور خوبی کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے مختصراً چند بطور نمونہ کے بیان کرتا ہوں

Marfat.com

باقی اس سے زیادہ کتاب کیمیائے سعادت وغیرہ کے دیکھنے سے بخوبی اطمینان دلاتے ہیں

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھا یا کسی نے آپ کے سامنے پڑھا۔ ان لدینا انکالاً وجحیماً وطعاماً ذا غصۃٍ وعذاباً الیماً۔ پس آپ بے ہوش ہو گئے اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اسطرح اُس کا اثر بدن پر ظاہر ہو جاتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور اتنا روئے کہ داڑھی مبارک تر ہو گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی جیسے دیگ میں جوش ہوتا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ حدیث میں وارد ہے دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ جو رویا اللہ کے خوف سے۔ یہاں تک کہ دودھ تھن میں پھر جاوے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے۔ آنکھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جبکہ وہ قرآن پڑھتے تھے۔ اور حبیب ابن مطعم رض نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ام خلقوا من غیر شیٍٔ ام ھم الخالقون۔ تو گویا میرا قلب اُڑ گیا خوف سے۔

احیاء العلوم میں ہے زرارہ بن ابی اوفی رقہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے کسی رکعت میں یہ آیت پڑھتے تھے۔ فاذا نقر فی الناقور فذٰلک یومئذ یوم عسیر۔ اس کو پڑھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے اور محراب ہی میں مر گئے۔

اور حضرت عمر خطاب رض نے سنا کہ ایک شخص پڑھتا ہے ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع آپ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے۔ لوگ مکان پر اُٹھا لائے۔ ایک ماہ بیمار رہے۔

اور ابو جریر تابعی رض کے سامنے صالح سری نے قرآن مجید میں سے کچھ پڑھا۔

Marfat.com

سنتے ہی چیخ ماری اور گر کر مر گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

اور فضیل بن عیاض رح نے کسی قاری کو پڑھتے سنا۔ ھٰذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون۔ آپ غش کھا کر گر پڑے۔

ایسے بہت سے دلائل کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ اور امام غزالی رح کی کتاب احیاء العلوم چھپا جلد ہے۔ اور مکہ معظمہ وغیرہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ کیمیائے سعادت اور سراج السالکین اور منہاج العابدین یہ بھی امام صاحب کی ہیں۔ ملاحظہ فرمالو۔ اور صحابہ کرام رض جو قرآن مجید پڑھ کر متاثر ہوئے۔ ان کی نقلیں بہت سی ہیں۔ بعض نے پچھاڑ کھائی۔ بعضے روئے۔ بعض غشی کی حالت میں مر گئے۔ اور اولیائے کرام کی بھی یہی حالت تھی۔ چنانچہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح حالت سماع میں، جب قوال احمد جام کا یہ شعر پڑھتے تھے۔ ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زماں از غیب جانِ دیگر ست

سمعِ اول پر بروایتِ مختلف چالیس گز اچھلتے تھے۔ اور سمعِ ثانی پر گرتے تھے۔ بعد تین دن کے جامِ وصال سے روح نے پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب کسی کو وجد ہو جاوے حضارِ جلوس پر لازم ہے کہ سب تعظیماً کھڑے ہو جاویں جو لوگ حالتِ وجد میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور تالی بجاتے ہیں اور ناچتے ہیں۔ عام لوگ ہوں یا خاص لوگ۔ اگر بے اختیاری سے یہ حالت ہووے تو معذور ہے۔ شارع نے اس کو معذور رکھ کر معاف کیا ہے۔

اور حجۃ الاسلام امام غزالی رح کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ جو شخص صوفیوں کے وجد و حال سے انکار کرتا ہے۔ وہ اسکی تنگدلی اور کم ظرفی کی وجہ سے ہے۔ وہ اس انکار میں محض بے قصور اور معذور ہے۔ مثال اس کی یہ ہے جیسا کہ غنی اس سے اگر کہا جاوے کہ صحبت کرنے میں بڑی لذت ہے۔ تو وہ انکار سے پیش آئے گا

Marfat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے شہوت ہی نہیں دی، جو لذتِ شہوت سے بہرہ یاب ہو اور وہ مثل اندھے کی ہے کہ اگر اندھے سے کہا جاوے کہ سبزہ اور آبِ رواں دیکھنے میں بڑی لذت ہے۔ تو وہ انکار کرے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اُسے آنکھ ہی نہیں دی۔ جو نظارہ بازی کی لذت کو جانے۔ اور وہ مثال لڑکے کی ہے۔ مُلک داری ریاست وغیرہ میں جو لذت ہے۔ اگر لڑکا انکار کرے تو کیا تعجب ہے۔ کیونکہ وہ کھیل جانے۔ ملک داری کی لذت کیا پہچانے۔ اے بھائی! تو عاقل ہے یا جاہل صوفیوں کے وجد و حال اور سماع سے انکار کرنے میں مثل لڑکے کی ہے۔ جو بات تجھے ابھی حاصل نہیں اُس کا انکار کرتا ہے۔

دوسری جگہ باب سماع میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ صوفیوں کے وجد و حال، سماع سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جاہل لوگ جو حالتِ سماع میں وجد کرتے ہیں۔ اور عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اُن کو چاہیے کہ وہ عربی اونٹ سے مناظرہ کریں کہ اے اونٹ تو عربی سمجھتا ہے یا نہیں۔ یہ تجھ میں کیا جوش ہے۔ اونٹ حدی پر وجد کرتا ہے۔ اور مارے خوشی کے بوجھ بھاری لدے ہونے کے راہِ بعید طے کرتا ہے مارے وجد کے شوق سے رقص کرتا ہے۔ اور چلتا ہے۔

برادرم۔ جو لوگ اشعار کے معنے نہیں سمجھتے۔ وہ معنے سے کچھ غرض نہیں رکھتے صرف آواز پر قلب میں جنبش ہوتی ہے۔ اور وہ زیر و بم آواز۔ اور اصوات دلکش جو غذائے روحی ہے۔ اس کے لئے کتب احیاء العلوم، کیمیائے سعادت، عقیدۃ الطالبین اور راحت القلوب وغیرہ کے باب السماع ملاحظہ فرمائیں۔

اسقدر فرما کر آپ [مولوی صاحب] حالت وجد میں ہو گئے۔ اور [illegible] مبارک سے فرمائے۔ نظم

یار را مے بیں تو در ہر آئینہ — ہر زماں از روئے در ہر طور دگر

ہر چہ آید در نظر از خیر و شر — ہمہ ذاتِ حق بود اے بے خبر

Marfat.com

اوست در ارض و سما و لامکاں — اوست در هر ذرّہ پیدا و نہاں

سُنبل از گیسوئے او شد تابدار — لالہ از رُخسارِ او شد داغدار

صد زباں در وصفِ او سوسن تنید — غنچہ با صد شوق پیراہن کشید

نرگسِ بیمار چشم از سر کشاد — جامِ زرّیں در کفِ سیمیں نہاد

نخل سرو از قامتِ رعنائے او — سبزہ خرّم گشت سر تا پائے او

بلبل و قمری بہ بُستاں نوحہ گر — ہر یکے با نطق و اقرارے دگر

ہر طرف برخاست از وے بوئے و بُو — ہر زباں دارند از وے گفتگو

ہر چہ آید در نظر از جُزو و کُل — بُوم صحرا بلبلِ بُستان و گُل

ہر چہ بینی در حقیقت جملہ اوست — شمع و گُل پروانہ ہم بلبل از دوست

ہر چہ باشد آب و آتش باد و خاک — جملہ را مخلوق کرد از امرِ پاک

یار در تو پس چرا اے بے خبر — یار در خود تو چہ گردی در بدر

ہر کہ او سر باخت اندر کوئے او — بنگرد ہر بار جاناں سوئے او

تو مباش اصلاً کمال این ست بس — تو در و گم شو وصال این ست بس

ترا این پند بس در ہر دو عالم — ز جانت بر نیاید بے خدا دم[1]

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ مولوی حافظ شمس الدین المعروف شام دین۔ سجادہ نشین۔

۲ حافظ قائم الدین صاحب رح

۳ حافظ غلام محی الدین صاحب رح

۴ حافظ فتح الدین صاحب رح

---

[1] سوانحعمری سید چراغ علیشاہ چشتی مسند آرائی ۱۲۷۳ھ تا ۱۳۱۹ھ۔ مملوکہ مولانا محمد اقبال مجددی دارالمورخین رحیمیہ شرافت

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب و خلیفے یہ تھے۔

۱	مولوی حافظ شمس الدین المعروف تمام دین۔	فرزند اکبر	کھرل شریف ضلع ساہی وال
۲	حافظ قائم الدین	فرزند دوم	〃 〃
۳	حافظ غلام محی الدین	فرزند سوم	〃 〃
۴	حافظ فتح الدین	فرزند چہارم	〃 〃
۵	میاں علاؤ الدین ولد بدر الدین۔	برادر زادہ	〃 〃
۶	مولوی الٰہی بخش رح		موہل 〃
۷	میاں امیر بخش بھدرو		مہیال کے 〃
۸	میاں مراد۔ سنگو کا کھرل		چک سنگو کا۔ ادکار تحصیل 〃
۹	مولوی محمد شریف ولد مولوی ناصر الدین رح		مہر پور شیخوپورہ
۱۰	مولوی شاہ محمد ولد مولوی ناصر الدین رح		〃 〃
۱۱	میاں شہابل قوم جوئیہ		خونی بھٹیاں 〃
۱۲	رائے عیسیٰ ولد صدر الدین قوم بھٹی		ٹھٹھہ عیسیٰ 〃
۱۳	میاں ستار حجام۔ خادم حافر باش ساکن خونی بھٹیاں۔	مدفون چونیاں	لاہور
۱۴	میاں وارث الدین قوم جوئیہ		شمس آباد 〃
۱۵	بابا جوائے شاہ رح		〃
۱۶	بابا کھیون شاہ رح		〃
۱۷	میاں بوٹے شاہ رح		〃
۱۸	میاں جانی شاہ رح		〃
۱۹	میاں فتح الدین درزی رح		〃
۲۰	سائیں نواب شاہ رح		راج گڑھ 〃

Marfat.com

۲۱ سید عادل شاہ رح — بڈھیال سیدوں ۔ ریاست جموں

۲۲ سید خیر شاہ رح — دولر سیدوں

۲۳ میاں اللہ جوریا رح

تاریخ وفات مولوی حافظ امام الدین کھرلانوالہ کی وفات اتوار ۔ ساتویں ربیع الاوّل ۱۲۸۲ھ ایکہزار دو سو بیاسی ہجری ۔ مطابق تیئسویں جولائی ۱۸۶۵ء ایکہزار آٹھ سو پینسٹھ عیسوی ۔ موافق پندرھویں ساون سمت ۱۹۲۲ بکرمی کو بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی سنہ آٹھواں جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کا مزار موضع کھرل تریف ۔ جھگیاں عظیم تحصیل دیپال پور ۔ ضلع ساہی وال میں اپنے والد صاحب کے جوار میں ہے ۔

عُرس کتاب سوانحعمری سید چراغ علی شاہ چشتی مسند داری، ۶ ص ۱۷۹ میں ہے ۔

"مولوی امام الدین صاحب موصوف کا عرس تریف ہر پندرہ ماہ ساون کو دو جگہ پر بڑے تزک و شان و شوکت سے ہوتا ہے ۔ رات کو میاں فتح دین صاحب درزی اپنے مکان واقع لاہور میں نہایت ارادت سے کرتے ہیں ۔ اور اسی رات کی صبح کو حضرت سائیں نواب شاہ صاحب بمقام رائے کرکھ ۔ متصل انارکلی لاہور بدرجہ خلوص نیت سے اس خدمت کو بجا لاتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو سلامت رکھے ۔"

مادۂ تاریخ

"اکرام عظیم" ۱۲۸۲ھ

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد مولوی حافظ امام الدین رح

کھرلانوالہ

- مولوی حافظ امام الدین صاحب رح کے چار بیٹے تھے۔ حافظ شمس الدین۔ حافظ قائم الدین حافظ غلام محی الدین۔ اور حافظ فتح الدین۔
- حافظ شمس الدین المعروف شام دین سجادہ نشین کے دو بیٹے تھے۔ میاں قمر الدین سجادہ نشین اور میاں محمد عارف۔ دونو لاولد فوت ہوئے۔
- حافظ قائم الدین ولد حافظ امام الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں عمر الدین۔ اور میاں وہاب الدین۔
- میاں عمر الدین کے ایک فرزند میاں ابراہیم تھے۔
- میاں ابراہیم کے ایک فرزند میاں واصل حق ۱۳۷۶ھ میں موجود ہیں۔
- میاں وہاب الدین ولد حافظ قائم الدین۔ اپنے چچازاد بھائی کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے چار بیٹے ہوئے۔ میاں شیخ محمد۔ میاں ولی محمد۔ میاں علی محمد۔ اور میاں نذر محمد
- میاں شیخ محمد سجادہ نشین تھے۔ ان کے چھ بیٹے ہوئے۔ میاں نصیر الدین۔ محمد اسحاق، سلطان احمد۔ محمد لطیف لاولد۔ محمد اکبر لاولد متوفی ۱۰ محرم ۱۳۶۴ھ۔ اور عبد المجید۔
- میاں نصیر الدین ۱۳۸۴ھ میں سجادہ نشین موجود ہیں۔
- میاں ولی محمد ولد میاں وہاب الدین کے ایک فرزند میاں عبد الحق موجود ہیں۔
- میاں عبد الحق کا ایک لڑکا غلام سرور موجود ہے۔
- میاں علی محمد ولد میاں وہاب الدین ۱۳۷۶ھ میں ہوا اپنے دو بیٹوں کے درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح پر زیارت کے واسطے آئے۔ یہ سارا شجرہ اُن کی زبان سے مرتب کیا گیا۔ ان کے دو بیٹے ہوئے۔ محمد امین یہ موجود ہے۔ محمد حنیف بچپن میں فوت ہوگیا،
- میاں نذر محمد ولد میاں وہاب الدین کا ایک بیٹا محمد یٰسین نام موجود ہے۔

Marfat.com

محمد حسین کے تین لڑکے ۔ ظہور احمد ۔ محمد طفیل اور محمد نسیم موجود ہیں ۔

حافظ غلام محی الدین ولد مولوی امام الدین صاحب رح کے دو بیٹے تھے ۔ میاں قادر بخش اور میاں نبی بخش لاولد ۔

میاں قادر بخش کے ایک فرزند میاں حسن محمد المعروف نور حسن تھے ۔

میاں حسن محمد المعروف نور حسن کے دو بیٹے میاں محمد شفیع اور میاں منظور الٰہی اسوقت ۱۳۸۴ھ میں موجود ہیں ۔

حافظ فتح الدین ولد مولوی امام الدین صاحب رح کے ایک فرزند میاں صادق محمد المعروف صبح صادق تھے ۔

میاں صادق محمد المعروف صبح صادق کے ایک فرزند میاں فضل حق اسوقت ۱۳۸۴ھ میں موجود ہیں ، صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق ہیں ۔ ایکمرتبہ مجھے بھڑی شاہ رحمان میں حضرت شاہ عبدالرحمن پاکپتن صاحب رح کی درگاہ پر ملے تھے ۔ بڑے ادب اور عقیدت سے پیش آئے ۔

سلمہ اللہ تعالیٰ

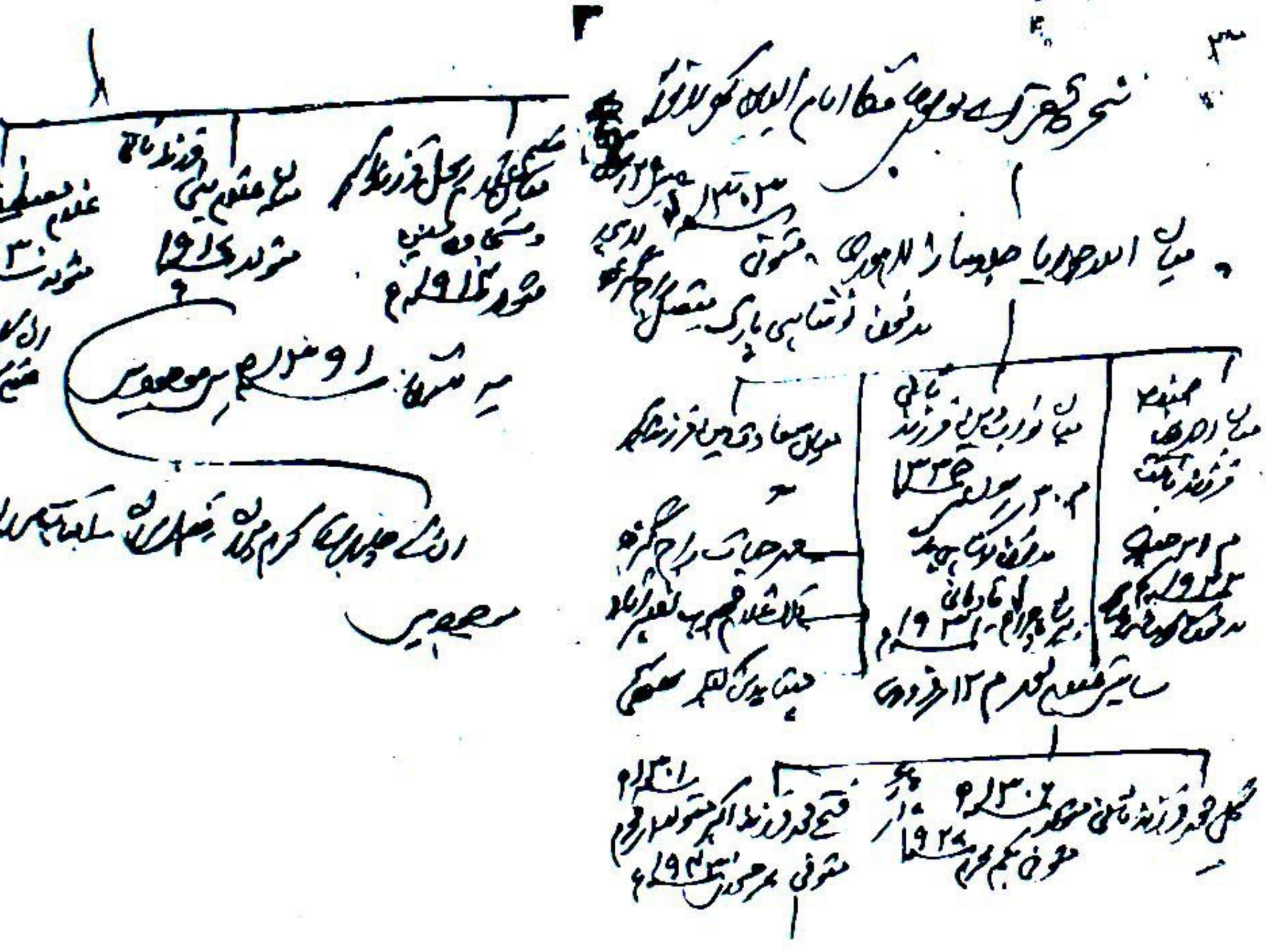

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولوی حافظ امام الدین صاحب کھرلانوالہ

- مولوی حافظ شمس الدین المعروف شام دین صاحب
  - میاں قادر بخش ولد غلام محی الدین کھرلانوالہ
    - میاں حسن محمد المعروف فلور حسن ولد قادر بخش
      - میاں محمد شفیع فرزند اکبر حسن محمد
      - میاں منظور الٰہی فرزند اصغر حسن محمد
      - مولوی سلامت اللہ ولد عبداللہ ۔ چک نورداں
      - مولوی کرامت اللہ ولد عبداللہ "
      - مولوی رحمت اللہ ولد عبداللہ "
      - میاں فضل حق ولد ابراہیم کھرلانوالہ
      - میاں احمد ڈوگر ۔ چک ۵ جیوں ضلع لائل پور
      - میاں سراج ولد احمد ڈوگر چک ۵
      - میاں سوہنا ڈوگر ۔ چک ۵
      - سائیں بلندا کمہار ۔ ساکن واں پوڑیاں متصل ذخیرہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور (سلسلہ نقشبندیہ)
      - میاں محمد شفیق ۔
      - میاں منظور شاہ ۔ اس کے ایک بیٹے پنجاب میں ایک شجرہ منظوم اور بارہ امام کی شاخ بنائی ہے جس کا نام کرتا علی ہے
    - میاں فضل حق ولد صادق محمد ۔
      - میاں برکت علی ولد محمد فاضل کھرلانوالہ
      - مولوی خلیل احمد امام مسجد حجاکلاں ضلع لاہور ۔
      - محمد امین ولد عبادہ ڈوگر چک ۵ ، ضلع لائل پور
      - صوفی نور احمد چوہدری امام مسجد ڈوگھر ۔ ضلع شیخوپورہ
      - مولوی محمد شریف امام مسجد ساسو شریف ۔ ضلع شیخوپورہ
      - ماسٹر بشیر احمد ۔ شاہ کوٹ ۔ ضلع شیخوپورہ
      - رائے غلام سرور ولد سلام بھٹی ساکن مکھی والا تحصیل شکار ضلع شیخوپورہ ۔ یہ میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے ۔ ۱۳۸۲ھ میں موجود ہے ۔ یہ شجرہ اسی نے مرتب کرایا ہے ۔ ۱۲
    - میاں محمد فاضل ولد محمد بخش کھرلانوالہ
    - میاں فرید ولد شہابل جوئیہ ساکن بھگٹیرہ علاقہ دلہوٹن ضلع شیخوپورہ
    - میاں مستقی ولد فرید جوئیہ ۔ بھگٹیرہ ۔
  - میاں صادق محمد ولد فتح الدین کھرلانوالہ
    - بابا رکن عالم
      - محمد سرور ولد محمد صادق

یہ بابا رکن عالم کا نواسہ ہے ۔ ساکن فتح محمد حال وارد ڈاکخانہ کنگن پور تحصیل چونیاں ضلع لاہور ۱۹۵۰ء میں میرے ساتھ خط و کتابت رکھی ۱۲

    - مولوی صدرالدین ساکن بہڑوال تحصیل چونیاں ضلع لاہور
    - میاں علما محمد ولد اللہ یار کھرلانوالہ
    - میاں ابراہیم ولد عمر الدین کھرلانوالہ
    - مولوی عبداللہ قوم وانور ساکن چک وانوراں تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہی وال
      - سائیں سلطان اوکاڑہ ۔ چک ۱۱۴
  - میاں عبداللہ جوریا
    - سائیں نوابدین
  - میاں علاؤالدین ولد بدرالدین کھرلانوالہ
    - میاں اللہ یار ولد علاؤالدین
      - میاں اصغر علی ولد اللہ یار

Marfat.com

(۶)

امام الدین

فقیر سید امام الدین اظہر بخاری برقندازی لاہوری

آپ کا نام امام الدین، اور تخلص اظہر تھا۔ فقیر سید غلام محی الدین بن سید غلام شاہ بخاری برقندازی لاہوری رح کے دوسرے بیٹے تھے۔ بیعت و خلافت فقیر فضل الدین نوشاہی برقندازی ساکن گوندلانوالہ، ضلع گوجرانوالہ۔ مدفون لاہور جو اردلِ ظاہر بندگی سے رکھتے تھے۔ اپنے والد سے بھی فیض پایا۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش چوتھی ربیع الاول ۱۱۹۶ھ ایکہزار ایک سو چھیانوے ہجری مطابق ستارہویں فروری ۱۷۸۲ء عیسوی میں ہوئی۔ مادہ تاریخ ہے۔ "منظور"

تولیت قلعہ گوبند گڑھ | تذکرہ شعرائے پنجاب میں ہے۔

"در زمانِ سلطنتِ مہاراجہ رنجیت سنگھ مے زیستہ و تولیتِ قلعہ گوبند گڑھ را در شہر امرتسر عہدہ داشتہ"[2]

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ حکومت میں شہر امرتسر میں قلعہ گوبند گڑھ کے متولی اور عہدہ دار تھے۔

محافظتِ خزائن | کتاب عبرت نامہ میں ہے۔

"فقیر امام الدین انصاری الفصالی متصدیاتِ امرتسر میکند۔ و عمارتِ رام باغ و قلعہ و تھانہ و محافظتِ خزائن وغیرہ و اسبابِ توشہ خانہ قیمتی لاکھہا روپیہ است بر ہر اس مقرر"[3]

فقیر امام الدین۔ امرتسر کے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں۔ اور رام باغ کی عمارت اور قلعہ اور تھانہ اور خزانوں کی نگہبانی۔ اور توشہ خانہ کی حفاظت جس میں لاکھوں روپیہ کا سامان ہے ان کے متعلق ہے

---

[1] بیاض قلمی خاندان فقیر صاحبان لاہور [2] تذکرہ شعرائے پنجاب ص۳۷ [3] عبرت نامہ ج ۲ ص۸۴ شرافت

Marfat.com

شاعری | آپ فارسی میں شعر کہتے۔ اور اظہر تخلص کرتے تھے۔ مگر آپ کا کوئی شعر نہیں ملا۔[۴]

فقیر سید امام الدین اظہر معاصرین کی نظر میں

آپ کے معاصرین آپ کی خوبیوں اور کمالات کے معترف تھے۔

(۱)

پیر قلندر شاہ قریشی متوفی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء اپنی ایک غزل میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

؎

"باد و صد شوخی قلندر سوز دارد طبع غزل — از امام الدین اظہر چشم میدارم جواب"[۵]

(۲)

مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح کتاب شاہ نامہ میں لکھتے ہیں۔

؎

دگر مالکِ مخزنِ اختشام — فقیر جہاں بخش دیں را امام[۶]

(۳)

منشی گنیش داس بڈہیرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

؎

"دوئم امام الدین کہ در دینِ خود متین ست" — متولد ۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء[۷]

اولاد | آپ کا ایک بیٹا فقیر سید تاج الدین تھا۔ اُس کا بیٹا فقیر سید معراج الدین۔ اور آگے اُس کا بیٹا جمیل الدین تھا۔ ..... متولد ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء۔

تاریخ وفات | فقیر سید امام الدین اظہر کی وفات بعمر ستاسٹھ سال، ہفتہ کے دن چھبیس[۶۷] ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ ایکہزار دو سو تریسٹھ ہجری مطابق پانچویں دسمبر ۱۸۴۷ء ایکہزار آٹھ سو سینتالیس عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی سنہ گیارہ جلوسی تھا۔ اُسوقت کلارڈ ولی رڈنگ کی گورنری کا دوسرا سال تھا۔ فقیر لاہوری نے تاریخ وفات فرمائی۔

---

[۴] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۶ [۵] ایضاً ص ۱۵ [۶] نسخہ مخزنِ غرائب قلمی ص ۲۶ [۷] شجرہ طریقت پنجابی قلمی ورق ۱۰ [۶۷] شجرہ بیاض مخطوطہ خاندانی

Marfat.com

ب

(۷)

بابرشاہ

فقیر مولانا بابرشاہ برقندازی پشاوری رح

آپ حضرت فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری لاہوری رح کے مرید اور خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل اور خط نسخ اور نستعلیق کے خوشنویس تھے۔ پشاور میں سکونت رکھتے تھے۔

دستخط کتاب پشتو ایک قلمی کتاب پشتو زبان میں مخطوطات پروفیسر سراج الدین خان آف پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے جس کے مصنف کا نام افضل خان بن اشرف خان بن خوشحال خان خٹک کرلانی۔ اور سال تصنیف ۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء ہے۔ اس کے متن کا کاتب خان محمد اور فارسی ترجمہ کا کاتب بابرشاہ نوشاہی ہے۔ وہ پورا دستخط یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد نسخہ میمون بروز سہ شنبہ وقت زوال بحسب فرمائش جالیجناب فیض مآب حضرت محمدی صاحبزادہ جیو طال اللہ عمرہ در حجتہ بدستخط فقیر پرتقصیر خاکپائے علما و فقرا عامی خان محمد ساکن و متوطن پشاور در محلہ سید میر شاہ محمد در مسجد یار خان خلیل مرحوم مرقوم نمودہ شد۔ تحریر تاریخ یازدہم شہر صفر سنہ ۱۱۸۱ ہجری اللھم اغفر لکاتبہ و ناظرہ و قارئہ ولوالدیہم ولجمیع المؤمنین اجمعین۔"

"ترجمہ یعنی افغانی بزبان فارسی از دستخط فقیر بابرشاہ نوشاہی بخدمت فیضدرجت متقبل حاجات وسیلہ مرادات افتخاری مرشدہ حقیقی راہبر یعانی حضرت مخدوم نوشاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ بروز پنجشنبہ بتاریخ یازدہم شعبان المعظم سنہ ۱۲۳۳ھ تحریر یافت عاقبت بخیر باد۔"

سنہ مطابق ۹ جولائی ۱۷۶۷ء سنہ نوشاہ ثانی غلام محی الدین کا سال وفات ۱۲۱۲ھ ہے کاتب ان کو ۱۲۳۳ھ میں رحمۃ اللہ علیہ لکھ رہا ہے۔ یہ اسکی عبارت "بخدمت فیضدرجت الخ" سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ اُن کے سامنے لکھا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ ہوا لکھا گیا ہوگا۔ سنہ ۱۸۱۸ء وفات

Marfat.com

(۸)

برخوردار

مولانا برخوردار رحمۃ اللہ علیہ

آپ قوم بھٹی راجپوت سے تھے۔ صاحب علم و فضل بزرگ تھے۔ حضرت اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنپالوی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ آپ نے بوقت بیعت اپنے پیر و مرشد سے عرض کیا تھا کہ میرا آخری وقت بہتر ہو اور دنیا سے ایمان سلامت لے جاؤں۔ چنانچہ حضرت اعلیٰ رح کی دعا سے آپ کا خاتمہ بہت اچھا ہوا۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ مولوی نظام الدین کاتب رح

۲ مولوی امام الدین رح

۳ مولوی علم الدین رح

۴ مولوی چراغ دین رح

— آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔

۱ حسن بی بی۔ منکوحہ سید فضل الٰہی بن سید غلام قادر برخورداری ساہنپالوی رح

۲ مہتاب بی بی۔

۳ کرم بی بی۔

۴ ستار بی بی۔

مدفن | مولانا برخوردار بھٹی موضع کوٹ وارث علاقہ نکودر ضلع گوجرانوالہ میں سپرد خاک ہوئے

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولادِ مولانا برخوردار وارثکوٹی ؒ

- مولانا برخوردار بھٹی وارثکوٹی کے چار بیٹے تھے۔ مولوی نظام الدین۔ مولوی امام الدین۔ مولوی علم الدین اور مولوی چراغ دین۔
- مولوی نظام الدین خوشنویس تھے۔ ان کے تین بیٹے تھے حکیم سراج الدین۔ میاں نورالدین اور میاں جلال الدین لاولد۔
- حکیم سراج الدین کے تین بیٹے تھے۔ منشی محمد خاں۔ میاں احمد خاں اور میاں رحمت خاں بدر۔
- منشی محمد خاں۔ ہائی سکول رسولنگر ضلع گوجرانوالہ میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کے آٹھ بیٹے ہوئے محمد اسلم۔ محمد اکرم۔ محمد فضل۔ محمد اشرف۔ محمد اجمل۔ محمد انور۔ محمد اکمل اور محمد اکبر لاولد۔
- محمد اسلم آجکل ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء لاہور بادامی باغ میں ٹیکنیکل سپروائزر ہیں۔ ان کے دو لڑکے ہیں محمد ارشد اور محمد اطہر۔
- محمد ارشد۔ لاہور میں بی۔ ایس۔ سی کا طالب علم ہے۔
- محمد اطہر ولد محمد اسلم۔ وہاڑی ضلع ملتان میں گھڑی سازی سیکھتا ہے۔
- محمد اکرم ولد منشی محمد خاں بلڑی میں حوالدار تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا ایک لڑکا محمد ہمایوں موجود ہے
- محمد فضل ولد منشی محمد خاں لاہور میں ٹھیکیداری کرتا ہے۔ صاحبِ اولاد ہے۔
- محمد اشرف ولد منشی محمد خاں گھوٹکی (سندھ) میں ریلوے میں ملازم ہے۔
- محمد اجمل ولد منشی محمد خاں۔ وہاڑی ضلع ملتان میں ایجنسی سمگلر ہے۔ صاحبِ اولاد ہے۔
- محمد انور ولد منشی محمد خاں۔ نوشہرہ ضلع پشاور میں ریلوے پولیس کا حوالدار ہے۔ صاحبِ اولاد ہے۔
- محمد اکمل ولد منشی محمد خاں۔ وہاڑی ضلع ملتان میں گھڑی سازی کی دکان رکھتا ہے۔ یہ سب بھائی ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں۔
- میاں احمد خاں ولد حکیم سراج الدین طبیب و کاتب بھی تھے۔ ان کا ایک بیٹا سعید احمد خاں ہے۔
- سعید احمد خاں نے لاہور میں ریڈیو کی دکان کھولی ہے۔ اس کا ایک لڑکا شمس نام موجود ہے۔

Marfat.com

- میاں رحمت خاں ولد حکیم سراج الدین - بدر تخلص رکھتا مرزائی مذہب اختیار کر لیا تھا لاہور احمدیہ بلڈنگس میں کتب فروش تھا۔ اس کے دو بیٹے ہیں، شوکت جاوید اور طارق پرویز۔
- شوکت جاوید میٹرک تک تعلیم رکھتا ہے۔ میڈیکل سٹور مزنگ چونگی لاہور میں ملازم تھے۔ مذہب مرزائیت سے تائب ہو گیا ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں۔ ندیم جاوید، فہیم جاوید۔ اور وسیم جاوید سب موجود ہیں۔
- طارق پرویز ولد رحمت خاں ایم اے تک تعلیم رکھتا ہے۔ پاسپورٹ کے دفتر میں سینیر کلرک ہے
- میاں نورالدین ولد میاں نظام الدین کے دو بیٹے تھے۔ محمد اسمٰعیل اور محمد اسحاق۔
- محمد اسمٰعیل۔ ہائی کورٹ لاہور میں ٹائپسٹ تھے۔ اس کے چھ بیٹے ہیں۔ ظفر احمد عرف ڈو سرفراز احمد۔ ذوالفقار احمد۔ افتخار احمد۔ امتیاز احمد۔ اور اعجاز احمد۔ سب موجود ہیں۔
- محمد اسحاق ولد میاں نورالدین - ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ریلوے آڈٹ ایجنسی کا انچارج ہے اس کا ایک بیٹا محمد نواز ہے۔
- محمد نواز ولن بلز بنوں میں اکاؤنٹنٹ ہے۔
- میاں امام الدین ولد مولانا برخوردار کے دو بیٹے تھے۔ مولوی محمد عبداللہ خاں۔ مولوی سعداللہ خاں دو نو مرزائی مذہب اختیار کر گئے تھے۔
- مولوی محمد عبداللہ خاں مہندر کالج پٹیالہ میں پروفیسر رہا۔ ۱۳۴۴ھ میں مجھے لاہور احمدیہ بلڈنگس میں ملا تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ ہمارے آباواجداد سلسلہ نوشاہیہ کے مرید تھے۔ اور اپنے دادا مولانا برخوردار کے پیر صاحب حضرت سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی رح کی کچھ کرامتیں بھی اس نے بیان کیں۔ کتاب مکتوبات نبوی اس کی تالیف ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب شریفہ اور ارشادات جمع کئے ہیں۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ مصطفےٰ اور مرتضےٰ۔
- مصطفےٰ کا ایک بیٹا آفتاب احمد ہے۔ جو امریکہ چلا گیا ہے۔
- مرتضےٰ ولد مولوی محمد عبداللہ خاں کے دو بیٹے ہیں۔ محمود احمد اور رشید احمد۔

Marfat.com

- محمود احمد کراچی میں اکاونٹ افسر ہے۔ صاحب اولاد ہے۔
- رشید احمد ولد مرحوم مسلم ٹاؤن لاہور میں بلڈنگ انسپکٹر ہے۔ صاحب اولاد ہے۔
- میاں علم الدین ولد مولانا برخوردار کے ۲ دو بیٹے تھے۔ مولوی حسام الدین۔ میاں فضل الدین لاولد
- مولوی حسام الدین۔ درگاہی والہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ بہترین خوشنویس تھے۔ خط نسخ میں کمال اُستاد تھے۔ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا قصیدہ بردہ میرے (نرائنٹ کے) کتبخانہ میں موجود ہے۔ ان کے ۲ دو بیٹے ہیں۔ مولوی عنایت اللہ۔ میاں ہدایت اللہ مرحوم
- مولوی عنایت اللہ صاحب علم ہیں۔ مشرب اہلحدیث رکھتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا مولوی کفایت اللہ ہے
- مولوی کفایت اللہ۔ کاتب ہے۔ اور کراچی کالج میں لیکچرار ہے۔ صاحب اولاد ہے۔
- میاں چراغ دین ولد مولانا برخوردار کے ۲ دو بیٹے تھے حکیم عبدالعزیز۔ بابو خیرالدین۔ دونو نے مرزائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔
- حکیم عبدالعزیز کا ایک بیٹا محمد صادق ہے۔
- محمد صادق۔ ہائیکورٹ لاہور کے ایک وکیل حمید الدین کا کلرک ہے۔ اس کے ۴ چار بیٹے ہیں۔ شمشاد احمد۔ سلیم احمد۔ اعجاز احمد اور تعلیم احمد۔
- شمشاد احمد۔ انارکلی لاہور میں کسی پرائیویٹ ملازمت میں ہے۔
- سلیم احمد ولد محمد صادق۔ ریڈیو فیکٹری مسلم ٹاؤن لاہور میں ملازم ہے۔
- اعجاز احمد ولد محمد صادق۔ پانچویں جماعت کا طالب علم ہے
- بابو خیرالدین ولد میاں چراغدین ریلوے کا گارڈ تھا۔ اس کا ایک لڑکا سردار خاں ہے۔
- سردار خاں ریٹائر ریلوے گارڈ ہے۔ گارڈن ٹاؤن لاہور میں رہتا ہے اس کے ۳ تین لڑکے سجاد احمد۔ مسعود احمد۔ محمد احمد
- سجاد احمد ائیر فورس میں سارجنٹ ہے۔
- مسعود احمد ولد سردار خاں۔ ہائی کورٹ لاہور میں ایڈووکیٹ ہے۔
- محمد احمد ولد سردار خاں۔ پاکستان ائیر فورس میں پائلٹ ہے۔ یہ سب سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں۔

Marfat.com

(۹)

بہادر شاہ

بابا بہادر شاہ شمس والرح

آپ کا نام بہادر شاہ مشہور بادے شاہ۔ مریدوں میں سنجی بہادر شاہ کہے جاتے تھے۔
بیعت و خلافت بابا مراد شاہ صاحب ہردیو والرم سے تھی۔

تاریخ ولادت | آپ قوم مراسی سے تھے۔ سنہ ۱۲۱۰ ایکہزار دو سو دس ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۶ ایکہزار سات سو چھیانوے عیسوی میں موضع بھکنہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ [۱]

خلوت | آپ بہت مدت تک گوشہ نشین رہے۔ صبح صادق کے وقت حجرہ میں داخل ہوتے۔ عشا کے وقت باہر نکلتے۔ سورج کی روشنی سے پرہیز رکھتے۔ یاد الٰہی میں اوقات بسر کرتے۔ حتٰے کہ معرفت الٰہی کا دروازہ آپ پر کھل گیا۔ اور نور باطن حاصل ہوا۔ [۲]

آپ کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور حاضر رہتا تھا۔ [۳]

حرارت عشق | آپ میں عشق کی حرارت اسقدر تاب افروز تھی کہ ہمیشہ صندل پانی میں گھس کر دماغ پر لیپ کیا کرتے۔ [۴]

توکل علے اللہ | ایک روز آپ کی اہلیہ نے حجرہ میں آکر عرض کیا کہ ہم نو روز کے فاقہ میں ہیں۔ گھر میں کوئی چیز کھانے کی موجود نہیں۔ ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھیں کہ ایک شخص گوشت لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے بی بی! اگر تو اور ذرا صبر کرتی تو شاید رزق کی بجائے خود رازق تمہارے گھر آجاتا۔ [۵]

---

[۱] مکتوب سائیں برکت علی درویش سکھانوی [۲] مکتوب سید فضل حسین بخاری قادر آباد۔
[۳] مکتوب سائیں برکت علی۔ [۴] [۵] مکتوب سید فضل حسین ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

کرامات

آپ سے خوارق و کرامات کا ظہور ہوتا تھا۔ [۶]

ایک سکھ کو عہدہ سے معزول کرنا | ایک بار آپ قلعہ شیخوپورہ میں سردار سوبھا سنگھ اہلکار کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ ننگے پاؤں آپ کے استقبال کو دروازہ تک آیا اور عزت و احترام سے مسند پر بٹھایا۔ آپ نے اُس کو پوچھا تمہارے دروازہ پر ہجوم کیسا ہے؟ اُس نے کہا ایک چور پکڑا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ تو سب لوگ پابزنجیر نظر آتے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ اصل میں چور تو ایک ہی ہے۔ مگر ہم کو سرکار مہاراجہ سے اختیار ہے کہ جس کو چاہیں قید کر دیں۔ آپ کی طبیعت میں بہت طیش آیا اور اُسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اگر یہ بات ہے تو ہم کو بھی سرکار عالی سے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ جس کو چاہیں عہدۂ حکومت سے معزول کر دیں چنانچہ اُسی روز واقعی لاہور سے اُس کی معزولی کا پروانہ آگیا۔ پھر وہ ساری عمر آپ کا خدمتگار بنا رہا۔ [۷]

بکری کا تین سال تک شیردار رہنا | ایک مرتبہ آپ کچھ بیمار ہوئے۔ طبیب نے آپ کو گولیاں دیں کہ بکری کے دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ آپ نے ایک چرواہے کو کہا کہ ایک بکری ہمارے لئے خاص کر دو۔ اُس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری آپ کے لئے مقرر کر دی۔ تین سال تک آپ وہ گولیاں روزانہ کھاتے رہے اور تین سال تک وہ متواتر دودھ دیتی رہی۔ اور اتنے عرصہ میں وہ بار دار نہ ہوئی۔ [۸]

سکھوں کا مطیع ہونا | آپ سو صنع تمسہ میں سکونت پذیر تھے۔ وہاں سکھوں کا زور تھا۔ وہ مسلمانوں سے سخت عداوت رکھتے تھے۔ آپ کے تصرف سے وہ ایسے مطیع و مسخر ہوئے کہ مرید ہو گئے۔ اور میلہ کے دنوں میں سب فقرا کی دل و جان سے خدمت کیا کرتے۔ [۹]

یارانِ طریقت | آپ کی صلبی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	بابا منگے شاہ سجادہ نشین	شمسہ شریف	ضلع شیخوپورہ
۲	سید مردان شاہ بخاری رح	قادر آباد	گجرات

---

[۶] مکتوب سائیں برکت علی درویش [۷] [۸] [۹] مکتوب سید فضل حسین قادر آبادی۔ شمرافت۔

Marfat.com

۳	سید حیات شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری ؒ	قادر آباد	گجرات
۴	بابا محرم درزی	〃	〃
۵	بابا فتح الدین درزی	〃	〃
۶	بابا سیدے شاہ سیتد	〃	〃
۷	بابا رحیم شاہ کمہار	جگ اگو۔ کلار	گوجرانوالہ
۸	بابا محکم شاہ نیلاری	سیکھم	〃
۹	بابا حسن شاہ مراسی	سوہیاں	امرتسر
۱۰	بابا میراں شاہ مراسی	بھکنہ	〃

تاریخ وفات بابا بہادر شاہ کی وفات بعمر پچاسی سال آٹھویں رجب ۱۲۹۵ھ ایکہزار دو سو پچانوے ہجری مطابق آٹھویں جولائی ۱۸۷۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھتر عیسوی موافق پچیسویں ہاڑ سمت ۱۹۳۵ ایکہزار نو سو پینتیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۲۱ اکیسواں جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا روضہ موضع شمس شریف۔ ڈاک خانہ مرزا در کلاں ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ ہر سال بتاریخ مذکور بڑا میلہ ہوتا ہے۔ قوالیاں ہوتی ہیں۔ وجد و حال کا بازار گرم رہتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"سرمست جام فنا" ۱۲۹۵ھ

Marfat.com

شجرۂ فقرائے بابا بہادر شاہ شمس والا رح

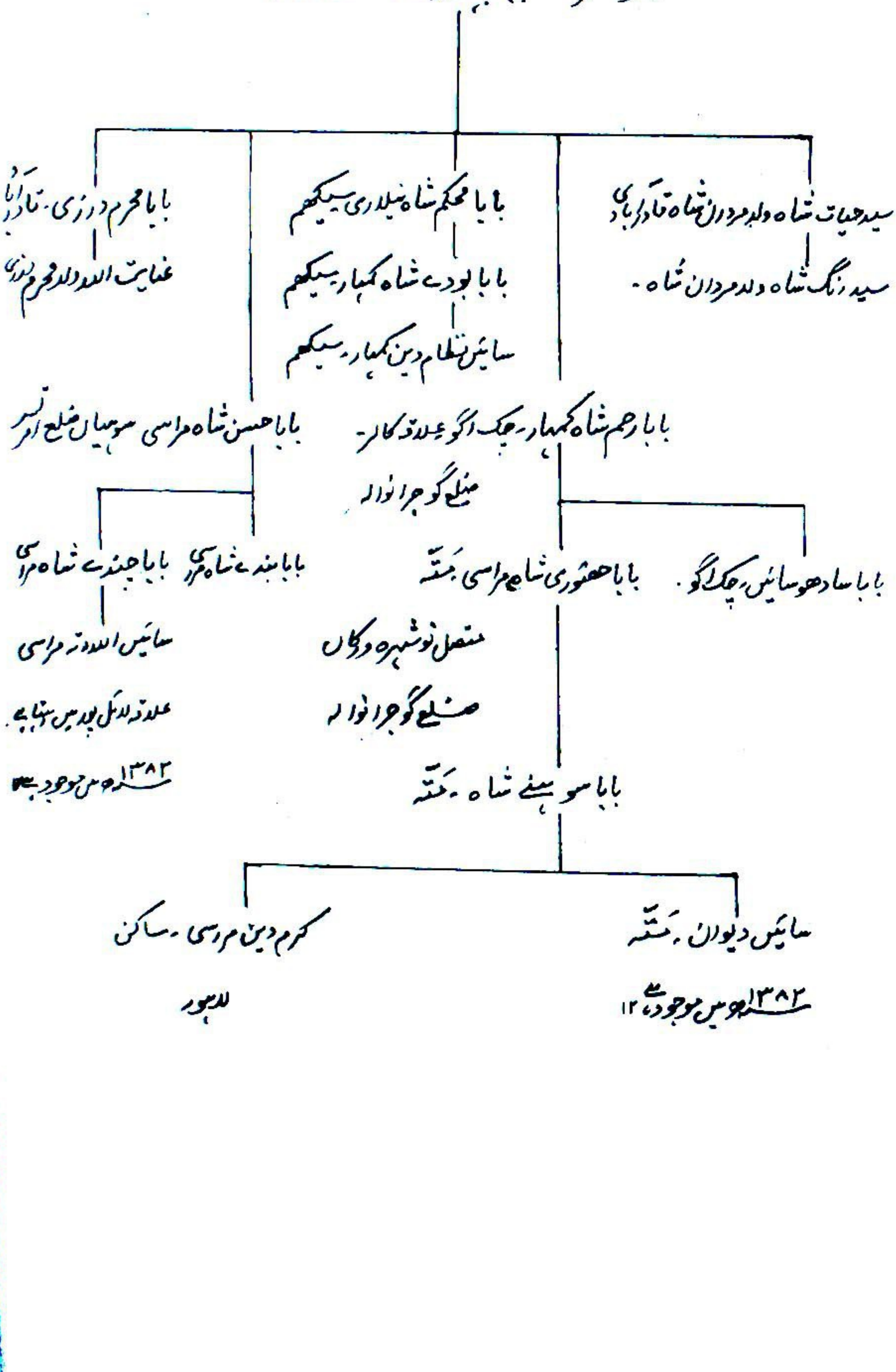

Marfat.com

(۱۰)

بھرپور شاہ

بابا بھرپور شاہ دتو والے رح

یہ حضرت سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری سیالپیالوی رح کا مرید تھا۔ قوم سندھو تھی۔ آبائی وطن ستراہ سندھواں ضلع سیالکوٹ تھا۔ وہاں سے چل کر موضع دتو میں آکر سکونت گزین ہوا۔ جو ضلع گجرات میں قصبہ کھاریاں کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اپنے پیر کا عاشق و شیدا اور خدمتگار تھا۔ ہمیشہ فقری اختیار کیا۔

مختصر تذکرہ اولاد بابا بھرپور شاہ رح

- بابا بھرپور شاہ کا ایک بیٹا سائیں فضل علی تھا۔ جو دتو میں آباد رہا۔
- سائیں فضل علی کے تین بیٹے تھے۔ سلطان علی۔ قاسم علی اور مردان علی۔
- سلطان علی کھاریاں میں جا بسا گیا۔ اس کے دو بیٹے اللہ دتہ اور برکت علی ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔
- اللہ دتہ کا ایک بیٹا نواب علی موجود ہے۔ انگلینڈ میں چلا گیا ہے۔ اسکا بیٹا کا طارق نام ہے
- برکت علی ولد سلطان علی کے دو بیٹے۔ اکبر علی اور امام علی موجود ہیں۔
- امام علی کے تین لڑکے ہوئے آزاد علی۔ سجاد علی۔ ذوالفقار علی۔ دو لڑکا فوت ہو گئے ہے۔
- قاسم علی ولد سائیں فضل علی کا ایک بیٹا محمد علی۔ کھاریاں میں اسوقت موجود ہے۔
- محمد علی کے دو لڑکے اشرف اور جاوید موجود ہیں۔
- مردان علی ولد سائیں فضل علی کا ایک بیٹا ہاشم علی تھا۔
- ہاشم علی کا ایک بیٹا سردار علی کھاریاں میں رہتا ہے۔
- سردار علی کے دو لڑکے یوسف اور یونس اسوقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

Marfat.com

ویپ

(۱۱)

پیلے خاں

میاں پیلے خاں چاریاری رح

یہ موضع چاریاری کا رہنے والا تھا جو قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ کے متصل جنوبی طرف ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ والدہ نے جس کا نام مریم المعروف مریاں تھا۔ اس کی پرورش کی۔ جوان ہو کر حضرت سید حافظ الٰہی بخش بن حق ابن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات بزرگواری سابنیالوی رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا۔ کاشتکاری کیا کرتا۔ اپنی کمائی سے ایک جوگ کی داھی اپنے مرشد صاحب کو نذرانہ میں دیا کرتا تھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریر نیاز نامہ سے ظاہر ہے۔

نیاز نامہ کی تحریر

"مسمّاۃ پیلے خاں پسر بائی مریاں مسلمانِ چاریاری ام۔ درین وِلا معاملہ کشتکار یک جوگ سابق برداشتہ ازانِ میانصاحب شاہ الٰہی بخش پسر فضیلت پناہ میاں شاہ نور اللہ جیو۔ برائے عند اللہ و نیاز حضرت رسول اللہ م معاف و مرفوع القلم نمودہ شد کہ مال حاصل آں را فصل بفصل حرفہا یحتاج خود نمودہ بدعائے ازدیادِ دولت و ترقی مراتب ایں جانب در درگاہِ ایزد سبحانہٗ و تعالیٰ خمس الاوقات بحضور روضہ مبارک حضرت نوشہ صاحب گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز اشتغالِ مواظبت بنمودہ باشند۔ انشاء اللہ تعالیٰ تاحین عمل دخل خود ایں جانب و کسے دیگر از متعلقانِ ایں جانب بعلتِ محصول وغیرہ مزاحم احوالِ میانصاحب موصوف نخواہد شد۔ و ازاں کہ بدہِ سوم کار بیگار و ابواب تکلیف شمار بالائش راہ نخواہد یافت۔ بنابراں ایں چند حرف بطریق نیاز نامہ نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند معتبری باشد تحریر بتاریخ ششم ماہِ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ مطابق تاریخ ہفتم ماہ چیت سمت ۱۹۱۷ بکرماجیت" [یہ نیاز نامہ خطی پیر کتبخانہ میں موجود ہے۔ شرافت

Marfat.com

(۱۲)

بابا پیر شاہ

بابا پیر شاہ جلالپوری رح

آپ میاں عبدالغفور ولد میاں شہاب الدین ساکن جھنگی ہاہی شاہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ کامل اولیاء اللہ سے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ میاں شرف الدین قاری رح

۲ بابا امام شاہ گورداسپوری رح

مدفن | بابا پیر شاہ کا مزار۔ موضع جلال پور۔ متصل میانی افغاناں۔ ضلع ہوشیارپور۔ تحصیل دسوہہ مشرقی پنجاب میں ہے۔ وہاں کچھ اراضی معافی دربار کے نام درج ہے۔ [تذکرۃ المشائخ]

شجرۂ تعارف بابا پیر شاہ جلالپوری رح

بابا امام شاہ گورداسپوری

میاں جامون شاہ راجپوت۔ ساکن جھاپہ بطرف شمال متصل قلعہ شیخوپورہ۔

میاں شرف الدین قاری۔

کمال الدین بابا کاہو شاہ۔ ساکن شیخوپورہ

عبدالغنی ارائیں۔ ساکن چک ۷۲ ضلع فیصل آباد۔ سکنہ حسین آباد۔ سکنہ منگانہ ضلع شیخوپورہ۔ سنہ ۱۳۸۲ھ

میں مجھے نوشہرہ شریف کے عرس پر ملا تھا۔ [illegible]

سنہ ۱۳۵۲ھ [illegible] ج بھی کیا ہے۔ صاحب تاثیر

پابند شریعت ہے۔ صاحبزادہ پیر سراج جھنگی والا مصنف

تذکرۃ المشائخ سے اکثر ملاقات ہوتی ہے۔ وہ اس کے

حسن اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ [illegible]

Marfat.com

ج

(۱۳)

جمعہ شاہ

بابا جمعہ شاہ لاہوری[1]

آپ مرید و خلیفہ بابا دلیل شاہ بٹہ والا رح کے تھے۔[2]

ابتدائی حالات | جوانی کے زمانہ میں آپ نوکری کرتے تھے۔ کسی عورت سے محبت ہوگئی۔ اُس کے پاس ایک رات غلیہ میں کوٹھے پر بیٹھے تھے کہ اُس کا شوہر آگیا۔ آپ نے کوٹھے سے چھلانگ لگائی۔ اتفاقاً آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ خیر! عشق مجازی میں تکالیف کا سامنا ہونا ہی ہے۔ آخر تائب ہوکر راہِ حق کی طرف ساعی ہوئے۔[3] اور اپنے پیر کی نگاہ سے منازلِ فقر پر عبور کیا۔[4]

سکونت | پہلے آپ موضع گرداوالی ضلع امرتسر میں رہے۔ وہاں سے لاہور چلے آئے۔ چند گڑھی شاہو میں اپنے مرید بابا نمانے شاہ کے تکیہ پر رہے۔ وہ آپ کے آنے سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ پھر اُن کے مرید بابا باگھے شاہ نے آپ کو دادا مرشد ہونے کی حیثیت سے اپنے پاس موضع اچھرہ میں رکھا۔ وہیں وفات پائی۔[5]

یارِ طریقت | آپ کے مریدوں میں سے ایک درویش بابا نمانے شاہ لاہوری رح تھا۔

تاریخ وفات | بابا جمعہ شاہ کی وفات انتیسویں[29] شوال ۱۲۷۰ھ[12] ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق بارہویں[12] جون ۱۸۵۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی بروز تیسویں[30] جمعہ ۱۹۱۵ء ایکہزار دو سو پندرہ بکرمی میں بعہدِ سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہِ دہلی ہوئی۔[22] سنہ بائیسواں جلوسی تھا۔ اُسوقت انگریزوں کی طرف سے لارڈ کیننگ کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔

---

[1] باغ اولیائے ہند چمن اول ص۴۲ [2] ص۳ [3] تحقیقاتِ چشتی ص۶۵۵ ؛ ۶۵۷ شرافت

Marfat.com

مدفن | آپ کی قبر۔ موضع اچھرہ متصل لاہور۔ کے مغربی جانب ہے۔ اس پر آپ کے مرید الم رید بابا باگھے شاہ لاہوری رح نے روضہ بنوایا تھا۔ اس کا حال کتاب تحقیقات چشتی میں اس طرح لکھا ہے۔

"موضع اچھرہ کے غرب رویہ ایک مسجد پرانی ہے۔ جہت اس کی قالبوتی ایک گنبد والی اس کے مشرق کی طرف ایک دائرہ یعنی تکیہ۔ اس تکیہ میں ایک مقبرہ فقیر جمعہ شاہ کا۔ باہر اس کے چار قبریں جنوب کی طرف۔ چونکہ یہ جمعہ شاہ دادا مرشد باگھے شاہ کا ہے۔ باگھے شاہ نے اس روضہ کی تعمیر کرائی ہے۔ روضہ خورد مربع سفید۔ دروازہ اس کا جنوب رویہ سمت مشرق میں کوٹھہ خام۔ اور پیچھے ان کوٹھوں کے جنوب رویہ ایک اور ایسا دالان دردالان" ؎

مادہ تاریخ

"ظفرمند" ۱۲۷۴ھ

؎ تحقیقات چشتی ص ۵۶۴ شرافت

Marfat.com

(۱۴)

جواہر شاہ

بابا جواہر شاہ لاہوری رح

والد کا نام میاں کریم بخش قوم تیلی۔ لاہور کے باشندہ تھے۔ موچی دروازہ کے باہر لکڑی کا ٹال رکھتے تھے۔

واقعہ بیعت | ایک روز آپ ٹال پر لکڑی چیر رہے تھے کہ اتفاقاً بابا الٰہی شاہ لاہوری رح آگئے اور فرمایا اے جواہر، کلہاڑا پھینک دے اور آجا۔ آپ چونکہ فقیروں سے محبت رکھتے تھے اُسی وقت کلہاڑا پھینک دیا، اور اُن کے پیچھے ہو لئے۔ اُنہوں نے درگاہ حضرت شاہ کنٹھ نوشاہی پر لے جاکر آپ کو بیعت کیا اور توجہ باطنی سے عشق حقیقی سے لبریز کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں خلافت سے سرفراز فرمایا۔ [1]

تولیتِ درگاہِ شاہ کنٹھ رح | آپ تمام عمر درگاہِ حضرت شاہ کنٹھ رح کے مجاور بنے رہے تاریخ لاہور میں ہے۔ "پختہ مقبرہ شاہ کنٹھ کا۔ ۱۲۹۱ھ ہجری میں مسمی جواہر شاہ نے از سرِ نو بنوایا ہے مسجد بھی اس نے پختہ بنوائی ہے۔"

نیز تاریخ لاہور میں ہے۔ "جواہر شاہ سجادہ نشینِ حال۔ نوشاہی سلسلے میں پاک رحمان تک شجرہ ملاتا ہے۔ اس طرح پر کہ جواہر شاہ خادم الٰہی شاہ کا۔ اور وہ گامے شاہ کا۔ اور وہ محمد زمان کا۔ اور وہ شاہ عصمت اللہ کا، اور وہ شیخ عبدالرحمٰن المعروف پاک رحمان کا۔ اور وہ نوشاہِ گنج بخش کا۔" [2]

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ص ۱۷ [2] تاریخ لاہور ص ۳۰۷ شرافت

Marfat.com

حلیہ ولباس | آپ کا قد درمیانہ۔ رنگ گندم گون۔ داڑھی کو مہندی لگاتے ... سر منڈوق ، تا تھا۔ لباس سادہ فقیرانہ ہوتا۔ کھدر کا کرتہ پہنتے۔ کمر میں لنگی باندھتے۔

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا سائیں چنن نام تھا۔

یارانِ طریقت | آپ کے مریدوں کا حلقہ کافی تھا۔ ازانجملہ خواص یہ تھے۔

۱ سائیں چنن لاہوریؒ۔ فرزند آپ کا۔

۲ سائیں فتح الدین المعروف بابا ڈھینگے شاہ پراچہ لاہوری ،،

۳ سائیں عبدے شاہ حجام لاہوری ،،

۴ سائیں شادی تیلی لاہوری ،،

۵ سائیں کریم۔ از ڈھلانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

تبرکات | آپ کی تسبیح اور کنٹھ اور دستار۔ اولاد کے پاس محفوظ ہے۔

تاریخ وفات | باباجواہر شاہ کی وفات تیرہویں[۱۳] محرم ۱۳۰۲ھ یکہزار تین سو دو ہجری مطابق دسمبر نومبر ۱۸۸۴ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ عمر ستائیسویں جلوسی تھا۔ آپ کی قبر لاہور۔ بیرون موچی دروازہ۔ مقبرہ شاہ کنٹھ کے جوار میں چھوٹی سی باغ بختہ بنی ہوئی ہے۔

مادۂ تاریخ

"بخت منیر" ۱۳۰۲ھ

مختصر تذکرہ اولاد باباجواہر شاہ ؒ

- باباجواہر شاہ لاہوری ، کا ایک ہی بیٹا سائیں چنن تھا

- سائیں چنن پیشہ تعلیم گری کیا کرتا تھا۔ ۹ رجب ۱۳۸۱ھ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء [illegible]

ہوئے۔ سائیں دین محمد لاولد۔ اور میاں علی بخش۔

- میاں علی بخش کے دو لڑکے ہیں۔ فیض محمد و الدین اور نور محمد و الدین۔ تینوں باپ بیٹے [illegible] ۱۹۶۱ء ۱۹۶۱ء

میں موجود ہیں،

Marfat.com

شجرہ فقرائے بابا جواہر شاہ لاہوری ؒ

بابا ایمن چینن ولد جواہر شاہ ؒ

- میاں علی بخش ولد سائیر چینن ۔ لاہوری
  - نذر محمد میتلا ۔ کوٹ مبتلہ
  - نور محمد قصاب ۔ کاموں کے
  - محمد یعقوب منیس ۔ ڈھلانوالی
  - منظور احمد واہلہ ،
  - محمد شفیع دھوبی ،
  - نواب باشندہ ،
  - محمد لطیف حجام ،
  - محمد صادق ولد محمد دین حجام ،
  - [illegible] نے مجھکو یہ تمام شجرہ [illegible]
  - [illegible] لوائی
- بابا اکرم بخش ولد کرم الٰہی ۔ ڈھلانوالی
- محمد بوٹا ولد معراج دین بروالہ ،
- نتحدین ولد لال ارائیں ،
- برکت باشندہ ،
- محمد دین ولد جمعہ حجام ،
- سراج ولد اللہ بخش باشندہ ،
- خوشی محمد بال ،
- محمد بشیر ولد غلام باشندہ ،
- معراج دین ولد کمکو کشمیری ،
- مہر دین ولد بیرا ندتہ منیس ،
- حسن دین ولد ہلال منیس ،
- عبید ولد فضل دین گاذر ،
- [illegible] باشندہ ،
- محمد بشیر برمار ،
- [illegible] ارائیں ،

Marfat.com

چ

(۱۵)

چراغ

میاں شاہ چراغ جھنگی والے رح

آپ میاں عبدالغفور ولد میاں شہاب الدین صاحب جھنگی والے رح کے اکلوتے فرزند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ بابا لاہی شاہ صاحب رح کے دربار کی سجادگی آپ کو پہنچی۔ سلیم التواریخ میں آپ کا نام چراغ شاہ لکھا ہے۔

عبادت و ریاضت تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"حضرت شاہ چراغ بڑے کامل اکمل مکمل ولی اللہ تھے۔ آپ کی زبان سے جو نکلتا تھا وہی وقت ہو جاتا تھا۔ آپ شب و روز قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے اور سخت شرع تھے۔ پنجگانہ نماز کے علاوہ تہجد خوان بھی تھے اور آپ نے اپنے والد حضرت عبدالغفور سے دستار بیعت لی۔ اور فیض حاصل کیا۔ اور شب بیداری آپ کا معمول تھا۔"

اولاد آپ کے سات بیٹے تھے۔

۱ میاں احمد شاہ صاحب۔

۲ میاں علی محمد صاحب رح

۳ میاں محبوب علی صاحب رح

تاریخ وفات میاں شاہ چراغ صاحب رح کی وفات ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء بمقام جھنگ میں ہوئی۔ آپ کا مزار [illegible]

Marfat.com

جلوسی تھا۔ قبر جھنگی بابا ماھی شاہ ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب میں ہے۔

مادۂ تاریخ

«محبوبِ خدا ترس» ۱۳۲۳ھ

مختصر تذکرہ اولادِ شاہ چراغ جھنگی والا رح

- میاں شاہ چراغ صاحب رح کے تین بیٹے تھے۔ میاں احمد شاہ۔ میاں علی محمد۔ اور میاں محبوب علی
- میاں احمد شاہ۔ اپنے والد کے مرید تھے۔ ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۲ء جمعرات ۴ بجے دن۔ اچانک چاہ کلاں دافعہ دربار بابا ماھی شاہ میں گر پڑے۔ اور فوت ہو گئے ان کے چار بیٹے تھے۔ میاں محمد یوسف۔ ڈاکٹر محمد موسےٰ۔ ڈاکٹر طفیل محمد۔ مولوی پیر میر احمد۔
- ڈاکٹر محمد موسےٰ اپنے والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے ۱۳۵۱ھ میں موجود تھے۔
- پیر میر احمد ولد احمد شاہ۔ منشی فاضل اور مولوی فاضل تھے۔ اپنے بزرگوں کے حالات میں ایک کتاب تذکرۃ المشایخ تصنیف کی۔ انقلاب کے زمانہ ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء میں سکھوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔
- میاں علی محمد ولد شاہ چراغ کے تین بیٹے تھے۔ منشی محمد ایوب۔ میاں نبی بخش اور میاں پیر احمد
- میاں محبوب علی ولد شاہ چراغ۔ میاں غلام محمد ولد محمد بخش صاحب کے مرید تھے۔ کامل بزرگ پابند شریعت تھے۔ کئی چلے بھی کئے۔ رجوعاتِ خلق بہت تھی۔ ان کا ایک لڑکا فقیر محمد عرف بابا نام ہے۔

Marfat.com

(۱۶)

چراغ دین

فقیر چراغ دین برقندازی گوندلانوالیہ؟

آپ حضرت فقیر فضل دین برقندازی گوندلانوالیہ رح کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔
سنہ ۱۲۰۴ھ ایکہزار دوسو چار ہجری مطابق سنہ ۱۷۹۰ء ایکہزار سات سو نوے عیسوی میں پیدا ہوئے۔
گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

قابلیت آپ اپنے سب بھایوں میں سے لائق اور مختار کار تھے۔ آپ نے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کی جاگیر کو بعدالت منشی شیوسہائے صاحب قائم مقام ڈپٹی کلکٹر مہتمم بندوبست اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ اپنے اور اپنے بھایوں کے نام تجدید کرایا۔

یادِ طریقت آپ کا چھوٹا بھائی فقیر نصر دین آپ کا بھی مرید و خلیفہ تھا۔

Marfat.com

چوغطے شاہ

بابا چوغطے شاہ۔ گنگ بلگن والا رح

آپ بابا دیس شاہ بادشاہ پٹنہ والا رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ ادب اور اعتقاد میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔

خدمات شیخ آپ بچپن سے مفلوج (لولا) تھے جسم کا نچلا حصہ کمزور تھا چل پھر نہیں سکتے تھے۔ آپ نے بارہ ۱۲ سال تک اپنے پیر صاحب کے لنگر خانہ میں چکی پیسنے کی خدمت کی۔ جو کچھ لنگر میں پکتا۔ وہ آپ کے ہاتھوں کا پسا ہوا آٹا ہوتا۔ اگر کوئی شخص آپ کو ملنے کے واسطے آتا اور خیر خیریت پوچھتا تو آپ چکی کو ٹھہرا کر اُس سے بات نہ کرتے تھے۔ بلکہ چکی کو تیز کر دیتے اور اُس شخص سے پوچھتے کہ "تم یہ بتاؤ کہ میری پیروں رینہ آوے گی یا نہیں۔" اور زار و قطار روتے۔ [1]

عطائے خلافت بارہ ۱۲ سال کے بعد مرشد صاحب نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ اور فرمایا۔ تو نے ہماری خدمت کی ہے۔ سب لوگ تمہاری خدمت کریں گے۔ چنانچہ اپنے گاؤں گنگ بلگن میں آئے۔ آپ کے کمالات و کرامات کا عام شہرہ ہو گیا۔ لوگ آپ کو پالکی میں یا مونڈھوں پر اُٹھا کر اپنے دیہات میں لے جاتے۔ اور آپ کی دعا سے مستفید ہوتے آپ کی زبان سے جو نکلتا۔ وہ ہو جاتا تھا۔ [2]

رعب و ولایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ صاحبزادہ سلطان ملک ولد سلطان محمد سجیاری نوشہروی ہمراہ قریباً ہشتم سفر میں تھے۔ ایک گاؤں بوسال نام میں پہنچے۔ وہاں سکھوں نے اُن کی

---

[1] محمد شاہی تاریخ جلد اول ص ۱۶۵ - شرافت

Marfat.com

گھوڑی چُرالی بہتیرے لوگوں نے مانگی مگر سکھوں نے نہ دی۔ صاحبزادہ صاحب نے آپ کو طلب کیا، آپ کسی درویش کے کندھوں پر سوار ہو کر آئے۔ سکھوں پر ایسا رعب چھایا کہ وہ دست بستہ ہو کر عجز عورتوں اور بیٹیوں کے آپ کے قدموں پر آ گرے۔ اور معافی مانگی اور گھوڑی واپس کی اور نذرانہ بھی دیا۔ آپ نے صاحبزادہ صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا، یہ کیا وجہ ہے؟ کہ آپ کے مانگنے پر سکھوں نے گھوڑی نہ دی اور میں آپ کے بزرگوں کے غلاموں کا غلام ہوں، میرا نام سُنتے ہی سکھوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہی بتائیں۔ آپ نے فرمایا۔ آپ پیرزادہ کہلاتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی میں مبتلا ہیں۔ ریشمی کپڑے اور سونے کے کڑے زیب تن کئے ہیں۔ یہ اُتار دو اور اپنے آباؤ اجداد کا راستہ اختیار کرو۔ اُسوقت سلطان ٹلک صاحبؒ آپ کے مرید ہو گئے اور رات کا سونا اور دن کا کھانا اپنے نفس پر حرام کر دیا۔ چنانچہ ساری عمر صایم الدھر اور قایم اللیل رہے۔ ریاضت و مجاہدہ کے برکات اور آپ کی توجہات سے مقام ولایت تک پہنچ گئے۔ ؎

کرامات

کشف کونی ایک مرتبہ آپ نے اپنے گھوڑے فرما دیا۔ کہ میرے مرشد صاحب کے توشہ خانہ کو آگ لگ گئی ہے۔ چنانچہ واقعی اُسوقت وہاں آگ لگی تھی۔ باغ اولیائے ہند میں ہے۔

مصرع خادم آکھے پیر میرے نوں توشہ خانہ سڑیا ہے[3]

آپ کی بکریوں کا احترام آپ کے [illegible] بکریاں۔ کہ کسانوں کے کھیت [illegible] کر جائیں تو وہ ناراض نہیں ہوتے۔ آپ کے نام کے احترام سے بکریوں کو چھانے بھی نہیں۔ باغ اولیائے ہند میں ہے۔ ؎

ہور چوغطے شاہ دیاں بکریاں ایس زمانے یار[4] کھیتی وچوں کوئی نہ موڑے کر دیاں پھرن اجاڑ

---

[3] [4] باغ اولیائے ہند صفحہ ۲۱ شرافت۔۔۔ بحوالہ فیض محمد شاہی قلمی ج ۱ ص ۱۲۴۔ شرافت

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش صاحب سلسلہ یہ تھے۔

۱ میاں سلطان ملک ولد سلطان محمد بچیاری نوشہروی رح

۲ بابا رمضان شاہ رح

۳ بابا گھیسی شاہ رح

۴ بابا سوداگر شاہ رح

۵ بابا جوائے شاہ رح

۶ بابا رحم شاہ رح

۷ بابا محبوب شاہ رح

۸ بابا حبیب شاہ رح

مدفن | بابا چوغطے شاہ کا مزار موضع کنگ بلگن ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ روضہ بنا ہوا ہے۔

شجرۂ فقرائے بابا چوغطے شاہ کنگ بلگن رح

ف یہ فقرا کی تفصیل گلزار فقرا مصنفہ مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی ساکن بیگووالہ ضلع سیالکوٹ سے لکھی گئی ہے۔ ۱۲

Marfat.com

ح

(۱۸)

حسن محمد

میاں حسن محمد لکھنوالی ؒ

آپ میاں غلام حمید ؒ ولد میاں دیدار بخش صاحب لکھنوالی ؒ کے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے موضع گگڑ والی ضلع سیالکوٹ میں چلے گئے۔ وہیں مدفون ہیں۔ کتاب قادری بوستان[1] تحفہ دیوان منؒ میں ہے۔

ہڈ کے پھیرنہ دیس پنجابے اونہاں پھیرا پایا — حسن محمد گگڑ والی اپنا ڈیرہ لایا
صاحب جاہ ایہ مرد گرامی وڈیاں شاناں والا — حلم خلق دا وارث مخبر صاحب علم کمالا
کوڑے کیاں توں اُرلے پاسے نالے کنڈھے بھائی — رد منہ سندا حسن محمد واہ واہ جُوہ سوہائی

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں مفضل احمد ؒ

۲ میاں برکت علی ؒ

---

[1] قادری بوستان مصنفہ دیوان مست عسر قادری گنج مغلی محمد ؒ دیوان حمید یہ علمی ادبی

مولانا محمد قطب الدین کھوکھر ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ ؒ شرافت

Marfat.com

(۱۹)

حیات شاہ

میاں حیات شاہ تھریالوی رح

عرف محمد شاہ

آپ میاں پیر شاہ تھریالوی رح کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ بقول دیگر بابا پیر شاہ راجپوت کے مرید تھے۔ وہ مرید آپ کے دادا شیخ ہاشم شاہ تھریالوی رح کا تھا۔

آپ نے تعلیم و تربیت اپنے جد امجد اور والد بزرگوار سے پائی۔ ہمیشہ خدا کی طرف دھیان رکھتے۔ اور دل کو خیالات غیر سے مصفا رکھتے۔ [تذکرہ ہاشمیہ صفحہ ۲۶]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں عالم شاہ رح

۲ میاں خورشید عالم رح

یار طریقت | آپ کے چھوٹے بھائی میاں ننھے شاہ آپ کے مرید و خلیفہ تھے۔

تاریخ وفات | میاں حیات شاہ کی وفات، نویں سو بیسویں ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ ایکہزار تین سو چالیس ہجری مطابق ستائیسویں اگست ۱۹۲۲ء ایکہزار نو سو بائیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم دلد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۳ سنہ تیرہواں جلوسی تھا۔ آپ کی قبر تھریال تحصیل ماردوال ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"خواجہ حیات شاہ" ۱۳۴۰ھ

شجرۂ اولاد میاں حیات شاہ رح

- میاں حیات شاہ کے دو بیٹے تھے۔ میاں عالم شاہ اور میاں خورشید عالم۔
- میاں عالم شاہ کے دو بیٹے ہیں۔ میاں علی اکبر سجادہ نشین جگدیو۔ اور میاں علی اصغر۔ موجود ہیں۔

Marfat.com

(۲۰)

حیدر شاہ

سید حیدر شاہ ماکھہ والا رح

والد کا نام سید غلام قادر بن سید محمد علی شاہ بن سید احمد شاہ تھا۔ آپ کے آباو اجداد جھنگ کے رہنے والے تھے۔ آپ کامل ولی اللہ تھے۔

آپ میاں عبد الغفور ولد میاں شہاب الدین ساکن جھنگی ماہی شاہ کے مُرید وخلیفہ تھے۔ شریعت کے پابند عامل کامل تھے۔ آپ سے بہت لوگوں نے روحانی فیض پایا۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید گنج بخش صاحب ہیں۔ میاں غلام محمد ولد محمد بخش جھنگی ماہی شاہ والا رح کے مرید ہیں۔ صاحب تذکرۃ المشائخ نے اِن کی تعریف میں لکھا ہے "پابندِ شرع عابد زاہد صاحب خرق عادات ہیں۔ ۱۳۵۳ھ میں موجود ہیں۔"

مدفن | سید حیدر شاہ رح کا مزار موضع ماکھہ تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں ہے۔ آپ کا روضہ ہشت پہلو ہے۔ آپ کے دربار میں کچھ ارضی بنام خانقاہ اندراج کاغذات ہے۔

Marfat.com

خ

(۲۱)

خدا بخش

میاں خدا بخش پنڈی دالہ

والد کا نام میاں عبد النبی تھا۔ حضرت میاں سلطان حاجی بن میاں سلطان شاہ سچیاری نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

ادب و خدمتِ شیخ | کتاب اذکار الابرار صفحہ ۱۳۵ میں ہے۔

"آپ بڑے کامل اکمل خدا یاد تھے۔ تمام عمر اپنے پیر خانہ کی طرف پیٹھ نہ کی، نہ ادھر پاؤں پھیلائے۔ جو ہدیئے اور نذرانے ہمراہ لاتے سب اپنے پیر صاحب کی خدمت میں بھیج دیتے۔ پیر صاحب نے اپنا کلاہ خاص مرحمت فرمایا تھا۔ ایکبار سلطان حاجی صاحب پنڈی میں تھے۔ ان کو درد ذات الجنب ہوا۔ فصد کروایا تو سارا خون آپ پی گئے۔"

وجد و ذوق | میاں محمد صلاح الدین ولد میاں نبی بخش سچیاری نوشہروی رح بیان کرتے تھے کہ میاں خدا بخش کو اس شعر پر وجد ہوتا تھا۔

اِت دَل پاواں گری چھوہ را اِت دَل پاواں کھوپا
رُٹھڑا یار منیندا ناہیں میں دَر دَر دے رہی ہوکا
اِت ویلے نوشہ نوڑی دا

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں فضل الدین رح
۲ میاں کرم الدین رح

Marfat.com

۳ میاں الہ دین رح

تاریخ وفات | میاں خدا بخش صاحب رح کی وفات ۱۲۸۴ھ ایکہزار دوسو چوراسی ہجری مطابق ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاسٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ دسواں جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع پنڈی اعواناں المعروف پنڈی شیلیاں تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"ہادی بیدار مغز" ۱۲۸۴ھ

Marfat.com

س

(۲۲)

رمضان شاہ

سید رمضان شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوریؒ

آپ سادات بخاری سے تھے۔ اپنے والد سید بڈھے شاہ لاہوری رح کے مرید ہو کر کمالات حاصل کئے۔ نوشاہی سلسلہ کی شاخ فاضل شاہی کے مشہور ترین بزرگوں سے تھے۔ لاہور میں اکثر فیض و ہدایت آپ سے جاری ہوا۔ خاندان نوشاہی کے مشائخ سے کافی عقیدت رکھتے تھے۔ اپنے آپ کو فقیر نوشاہی کہلاتے تھے۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا سید سردار شاہ تھا۔ وہ آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

تاریخ وفات | سید رمضان شاہ کی وفات گیارہویں رمضان ۱۲۹۲ھ ایکہزار دو سو بانوے ہجری مطابق گیارہویں اکتوبر ۱۸۷۵ء ایکہزار آٹھ سو پچھتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی، ۱۸ء اٹھارہواں جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر بیرون بھاٹی دروازہ لاہور میں درگاہ داتا گنج بخش سے شمال کیطرف ہے۔ آپ کے بیٹے سید سردار شاہ نے روضہ تعمیر کرایا ہے۔ اُس پر یہ کتبہ لگا ہے۔

"تاریخ تعمیر روضہ یکم ماہ رمضان ۱۳۰۴ھ۔ بانی روضہ سید
سردار شاہ خلف سید رمضان شاہ فقیر نوشاہی ساکن شہر لاہور
دروازہ بھاٹی"

مادہ تاریخ

"آثار شریف" ۱۲۹۲ھ

Marfat.com

(۲۳)

روشن دین

میاں روشن دین شرقپوری رح

آپ میاں غلام مصطفےٰ ولد میاں الٰہی بخش شرقپوری رح کے اکلوتے بیٹے اور مرید وخلیفہ تھے۔ فقیر صورت درویش سیرت تھے۔ صاحب سوز و گداز اور وجد و سماع تھے۔ دُنیا کے کاروبار میں کم دخل دیتے۔ ٹوپی پوش فقیر تھے۔ میں نے (شرافت نے) آپ کو ۱۳۴۶ھ میں دیکھا ہے۔ اُسوقت آپ ضعیف العمر تھے۔ آپ کی نظر بند تھی۔

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند حکیم صوفی حاجی میاں نیک محمد صاحب موجود ہیں۔

تاریخ وفات میاں روشن دین کی وفات اتوار بیسویں ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری مطابق سولہویں اپریل ۱۹۳۴ء ایکہزار نو سو چونتیس عیسوی مطابق چوتھی بساکھ ۱۹۹۰ ایکہزار نو سو نوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ ۲۴ چوبیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر شرقپور ضلع شیخوپورہ میں چاہ شرقیہ والہ المعروف میانی کھوہی پر ہے۔

مادۂ تاریخ

" روشن دین بادشاہ بحر و بر " ۱۳۵۱ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں روشن دین شرقپوری رح

— میاں روشن دین شرقپوری رح کے ایک فرزند مولوی صوفی حکیم حاجی میاں نیک محمد صاحب ہیں جن کا سال ولادت ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء ہے۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ خلق مجسم۔ شرافت مجسم۔

Marfat.com

کے پابند ہیں۔ علم طب میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ شرقپور میں ایک مسجد بھی تعمیر کرائی ہے۔ حرمین الشریفین کے حج اور زیارات کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔ جب حج کو گئے۔ تو نادر کتابیں خرید کر لائے تفسیر ابن کثیر۔ سنن بیہقی۔ مبسوط شمس الائمہ سرخسی تیس جلدیں۔ فتوحات مکیہ آٹھ جلدیں۔ وغیرہ۔ دعائے حرز یمانی کے عامل ہیں۔ ایک کتاب بنام وظائف مصطفائی ۱۳۴۵ھ میں چھپوا کر مفت شائع کی۔ پیر (شرافت کے) ساتھ بھی بہت محبت رکھتے ہیں۔ درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش اور دربار حضرت پیچیار صاحبؒ کی زیارت سے کئی بار مشرف ہو چکے ہیں۔ ان کے اوصاف سلف صالحین سے حسن ظن رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کتابیں مجھ کو تحفۃً دیں۔

۱ وظائف مصطفائی مرتبہ خود چار عدد۔

۲ مجموعہ وظائف قادری۔ مرتبہ پیر سید عبدالغفار شاہ لاہوریؒ حامئی اشاعت درود شریف

۳ مدارج النبوۃ فی معارج القوۃ بمصنفہ شیخ ابوالمجد والمفاخر شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

۴ دیوان حافظ۔ مصنفہ خواجہ شمس الدین حافظ شیرازیؒ

ان کی ایک مختصر سوانحعمری ۳۲ صفحات کی بنام تذکرۃ الشیخ مسٹر ظہور احمد بوتر تیوری مدیر ہفت روزہ نصرت لاہور نے لکھی ہے۔ میاں صاحب اسوقت ۹۵ سال ۱۹۷۱ء میں بعمر بیانوے سال موجود ہیں۔ دماغی قوے ابھی تک بہت اچھے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا میاں نور محمد نصرت ہے۔

صاحبزادہ مولانا نور محمد نصرت ۱۶ مئی ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں میٹرک پاس کیا۔ جامعہ رضویہ لائل پور سے درس حدیث ختم کر کے ۱۹۵۹ء میں دستار فضیلت پائی۔ اسی سال منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ علم طب کی تکمیل اپنے والد صاحب سے کی جو ممتاز نباض اور حاذق طبیب ہیں۔ ان کی پیدائش سے پہلے ہی میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی برخورداری ساہنیالویؒ بذریعہ مکتوب ان کے والد میاں نیک محمد صاحب کو بشارت دی تھی کہ اللہ کریم آپ کو لڑکا عطا فرماوے گا۔ جو صاحب علم و فضل ہوگا چنانچہ اُن کی یہ بشارت حرف بحرف پوری ہوئی۔ وہ مکتوب اصل نصرت صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

Marfat.com

نصرت صاحب کا تاریخی نام اعلیٰ حضرت نوشاہی رح نے "محمد مختار یزدی" رکھا۔ فقہ۔ حدیث طب اور ادب وغیرہ علوم میں کامل مہارت رکھتے ہیں۔ مقرر فصیح البیان۔ خوش الحان۔ موسیقی سے واقف ہیں۔ کچھ عرصہ جامع مسجد شرقپور کے خطیب رہے ہیں۔ انہوں نے میرے رسائل انوار نور اور ارمغانِ المہندیہ کے پیش لفظ لکھے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو اور انگریزی کے بہترین شاعر ہیں۔ ملک کے کئی جرائد اور رسائل میں ان کے مقالات اور منظومات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ریڈیو پاکستان لاہور کے قومی پروگرام میں گاہ بگاہ کسی مسئلہ پر تقریر بھی کیا کرتے ہیں۔ ان کا ایکسٹرا کا بنام معین نوشہ ہے۔ جو ۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو پیدا ہوا اور آجکل زیر تعلیم ہے۔

صاحبزادہ نور محمد نصرت کی ایک نظم یہاں لکھی جاتی ہے۔ جو انہوں نے ماہنامہ عارف لاہور اگست ۱۹۵۹ء کے پرچہ میں خالد بزمی کی نظم دیکھتے ہوئے بعنوان "شرقپور" لکھی۔ اور اپنے عہد کے شرقپور کا اخلاقی و تہذیبی نقشہ پیش کر کے اپنی حق گوئی کا ثبوت دیا۔ یہ ہے۔

شرقپور

اب کے راس آتی نہیں ہم کو فضائے شرقپور
جس میں کچھ باقی نہیں ہے ان در و دیوار میں
کچھ یہاں عزت نہیں تسکیں نہیں راحت نہیں
معصیت کیشی جفا کاری ستم کوشی یہاں
ہم نشینوں میں مروت اس جگہ مفقود ہے
شرک و بدعت فرقہ بندی انتشار و خلفشار
سود خواری مے پرستی سینہ زوری اور ستم
لڑتی رہتی ہیں ہمیشہ ہر گلی میں عورتیں
بعض ایسے عیب جو ناقابلِ گفتار ہیں
شیخ قوموں کی زبردستی زمینداروں کا رعب

اپنے باشی کو ستے یارب ستائے شرقپور
گویا اک قاتل کی صورت ہے سرائے شرقپور
دل اُڑاتی ہے جلاتی ہے ہوائے شرقپور
اور سیرت نیک لوگوں کی مٹائے شرقپور
ہر بھلے انسان کے دل کو دکھائے شرقپور
ان بُرے افعال سے بلّے گنوائے شرقپور
اپنے دامن سے یہ سب کچھ ہی لگائے شرقپور
اور دھڑے بندی سے ہے داغی ردائے شرقپور
ان سے لوگوں نے بنا ڈالی قبائے شرقپور
اک عذاب ناگہاں دیکھا برائے شرقپور

Marfat.com

اک طرف دریا تباہی کر رہے ہے رات دن — اک طرف شیطاں نے گھیری ہے بنائے شرقپور

ہم نشینِ صد مری یہ سرزمیں بیشک سہی — لیک حُسنِ زلیت کی بُو تک نہ پائے شرقپور

علم سے کیا واسطہ اور عالموں سے کیا غرض — ہے تجارت اور پیسہ سے بنائے شرقپور

زندگی یاں پر غریبوں کی زبوں حالی میں ہے — اونچی قوموں کے جرائم کو چھپائے شرقپور

اک زمانہ تھا کہ یہ خطہ سراپا نور تھا — اب وہ وقف آیا کہ تاریکی بڑھائے شرقپور

کون اپنے دیس کی کرتا بُرائی ہے عزیز — ہم تو سچ کہتے ہیں گو اوروں کو بھائے شرقپور

لوگ کہتے ہیں شریف اس کو خلافِ مصلحت — میں نہیں سمجھا کہ کیوں ایسے بھائے شرقپور

زندگی یاں پر جہنم ہے نہیں ہے زندگی — کیونکہ ہے ماحول گندہ اور بلائے شرقپور

ذوالفقار و نصرت و الطاف و اختر ہوں جہاں — پھر بھلا کیسے نہ یہ برباد جائے شرقپور

یوں رہی حالت تو پھر نصرت نہ ہوگا اس جگہ
اس لئے بزمی کو بھی اللہ نہ لائے شرقپور

تاریخ وفات حکیم میاں محمد صاحب شرقپوری

۴۵ اپریل ۱۹۷۲ء بروز سوموار ۳ بج کر ۳۵ منٹ

۱۳۹۲ھ ۱۵ ربیع الاول ، بکرمی ۲۰۲۹

Marfat.com

س

(۲۴)

ساون شاہ

بابا ساون شاہ برقندازی راہوں والے

آپ شیخ سرفراز شاہ برقندازی پٹیالوی رح کے مرید و خلیفہ اعظم تھے۔ آبائی وطن موضع راہوں ضلع جالندھر تھا۔ آپ کے برکات کی وجہ سے راہوں شریف بولا جاتا تھا۔ آپ قوم سیلی سے تھے۔

واقعہ بیعت و تعلیم ایک مرتبہ شیخ سرفراز شاہ پٹیالوی رح ایام عیسی سے راہوں تشریف لائے اور آپ کو بیعت کر کے طریقت کی تعلیم دی۔ اور فیضان نوشاہی برقندازی سے نوازا۔ اور فرمایا بیٹا ہم نے تمہارے گلے میں لعل ڈال دیا ہے کہ دین کو دنیا کی طرح اس کو ضائع نہ کر دینا۔ اور کچھ ظاہری تعلیم پانے کی کوشش بھی کرنا۔ یہ نصیحت فرما کر وہ تو واپس چلے گئے اور آپ نے چند سے علم حاصل کر کے قصبہ والی کی مسجد میں نماز پڑھانے خواندگی شروع کر دی۔

مجاہدات و ریاضات آپ نے اذکار و اوراد قادری نوشاہی پر پوری پوری مواظبت رکھی۔ ساٹھ سال تک ریاضات و مجاہدات و مراقبات میں سرگرم رہے۔ اور کمالات و کرامات

کرامات

بارش کا بند ہونا بابا روشن شاہ نوری سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آپ سفر میں تھے۔ میں بھی ہمرکاب تھا۔ راستہ میں بارش شروع ہو گئی۔ بارش اتنی زور کی ہوئی کہ چلنا دشوار ہو گیا۔ آپ واقعہ میں بیٹھ گئے۔ اسی وقت بارش تھم گئی اور بادل نے

Marfat.com

دوسری طرف کا رُخ کیا۔

مفوبہ عورت کا واپس آنا | بابا روشن شاہ صاحب سے منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت میں آکر عرض کیا کہ میری لڑکی محلہ کا کوئی شخص اغوا کر کے لے گیا ہے اور آجکل پٹیالہ میں ہے۔ آپ دعا فرماویں کہ وہ خود بخود واپس آجاوے۔ آپ نے فرمایا کہ تین روز تین تین آوازیں پٹیالہ کی طرف رُخ کر کے کرو۔ وہ آجاوے گی۔ اُس نے ایسا کیا، مگر وہ لڑکی نہ آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے آوازیں آہستہ دی ہوں گی۔ آپ نے بلند آواز سے اُس لڑکی کا نام لے کر بلایا، اُس روز شام کو وہ لڑکی واپس گھر آگئی، اور اُس نے بیان کیا کہ مجھے آج اسقدر کشش ہوئی کہ دل چاہتا تھا کہ پرواز کر کے راہوں شریف پہنچوں۔

عملیات

چیل کو بُلانا | بابا روشن شاہ صاحب سے منقول ہے کہ ایکبار میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا قبلہ حُب کس کو کہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ درویش سر سے لے کر پاؤں تک سارا حُب ہی ہوتا ہے۔ آؤ تم کو نظارہ دکھاؤں۔ آپ نے ایک نقش لکھ کر اپنے پاؤں کے انگوٹھے کے نیچے دبا لیا، ایک چیل فضا میں اُڑ رہی تھی، وہ نیچے اُتر کر آپ کے پاؤں کے پاس آ بیٹھی۔ آپ نے وہ نقش پاؤں کے نیچے سے نکال لیا۔ تو وہ چیل اُڑ گئی۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱ بابا روشن شاہ نوری لُدھیانوی۔ یہ آپ کے بھائی کے پوتے تھے۔

۲ بابا کرم بخش مجذوب۔ ایکمرتبہ آگ میں گھٹنوں تک جل گئے مگر محسوس نہ ہوا۔

۳ بابا مکھن شاہ کمہار۔ ساکن راہوں شریف۔

۴ بابا حُب علی درویش۔

مدفن | بابا ساون شاہ کی قبر راہوں شریف تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر مشرقی پنجاب میں ہے۔

Marfat.com

آبادی راہوں کا تذکرہ

(۱)

منشی گنیشن داس مدرّس قانونگوے گجرات۔ چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"راہون۔ قصبہ اعیمت کہ او را پرگنہ داردک گویند مذ میندار آنجا رنگھڑ راجپوت اند و عہدۂ قانونگوئی بنام قوم کھتری عرف گھنے ست چنانچہ لالہ دل سنگھ ازاں قوم مشہور ست۔ و خانہ لالہ سلامت رائے دفتری در ہمانجا ست از متوطنانِ آنجا قوم کھوسلہ و جگوتا د لبسبھو مشہور اند۔ و در ازمنہ ماضیہ راجو نام کشنہ در انجا بہ مردت شہرت داشت کہ تا حال سخنانش بر زباہا است۔ سو نزدیک شہر کولابے ست کہ آں را سورج کنڈ گویند و پرستشگاہ دانند۔ اکثر ہندوال مردہ را ہماں طرف بہ آتش سپرند"[1]

راہون ایک قصبہ ہے کہ اس کو پرگنہ داردک کہتے ہیں۔ یہاں زمیندار رنگھڑ راجپوت رہتے ہیں۔ اور قانونگوئی کا عہدہ قوم کھتری عرف گھنے کے نام مقرر ہے چنانچہ لالہ دل سنگھ اس قوم سے مشہور ہے۔ لالہ سلامت رائے کھتری کا گھر بھی یہیں ہے۔ یہاں کے باشندوں سے قوم کھوسلہ اور جگوتا اور لسبھو مشہور ہیں۔ پچھلے زمانہ میں راجو نام کشنہ یہاں مردت میں مشہور تھا۔ اب تک اس کی باتیں زبانوں پر جاری ہیں۔ شہر کے نزدیک ایک تالاب ہے جس کو سورج کنڈ کہتے ہیں۔ اور پرستشگاہ جانتے ہیں۔ اکثر ہندو لوگ اپنے مردوں کو وہیں لیجا کر جلاتے ہیں۔

(۲)

مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"راہون۔ جالندھر دوآب کے قصبوں میں یہ بہت پرانا قصبہ ہے۔ عمارتیں اچھی بہت پختہ۔ اور پرانے کھنڈرات بھی موجود ہیں۔ راجپوت زمینداروں کا اور ان کے سوائے ہندو مسلمان سید مغل قریشی بھی بہت رہتے ہیں۔ بازار اس قصبہ کا

---

[1] چار باغِ پنجاب قلمی۔ ورق ۱۴۲۔ شرافت۔

Marfat.com

بہت لمبا ہے جس میں ہر ایک چیز کی سوداگری ہوتی ہے۔ پیدائش غلہ، اور گنا اور روئی وغیرہ کی بہت ہوتی ہے۔ گڑ بیاں کا نوت اور شیرینی میں مشہور ہے۔ باہر شہر آنب کے درختوں اور باغوں کا عدد حساب نہیں ہے۔ دریائے ستلج بیاں سے تین کوس پر جنوب کے سمت کو واقع ہے "[۲]

شجرۂ فقرائے باباساون شاہ راہوں والے

بابا حُب علی رح

بابا لبھو شاہ رح

میاں غلام محمد

یہ۔ گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں

مجھے ملا تھا۔ ۱۲

---

[۲] مخزن پنجاب ص ۱۹۶۔ شرافت

Marfat.com

(۲۵)

بابا سدّے شاہ

بابا سدّے شاہ لاہوری رح

آپ شیخ سلطان شاہ روشن شاہی شیرگڑھی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ لاہور۔ انارکلی بازار میں سکونت رکھتے۔ پیشہ گلگوئی کرتے تھے۔ لاہور میں آپ کا فیض عام تھا۔ تارک مجرد درویش تھے۔

یاران طریقت آپ کے خواص مرید تھے۔

۱ بابا الٰہی بخش ساکن ساندہ لاہور۔

۲ بابا جانے شاہ۔ ساکن خواجپورہ۔ ضلع امرتسر

۳ بابا پیر شاہ رح

۴ بابا عبدے شاہ رح

۵ بابا مراد بخش۔ ساکن مزنگ۔ لاہور۔

تاریخ وفات بابا سدّے شاہ کی وفات چھبیسویں ۲۶ محرم ۱۲۷۶ھ ایکہزار دو سو چھہتر ہجری مطابق پچیسویں ۲۵ اگست ۱۸۵۹ء ایکہزار آٹھ سو اُنسٹھ عیسوی موافق نویں ۹ بھادوں سمت ۱۹۱۶ ایکہزار نو سو سولہ بکرمی میں عہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی برسر جلوس تھا۔

مدفن آپ کی قبر لاہور۔ بازار انارکلی۔ تکیہ انسلی والا میں ہے۔ چاردیواری میں دو مزار ہیں مشرقی آپ کا۔ اور مغربی آپ کے بھائی کا۔

ماده تاریخ "غریب نواز" ۱۲۷۶ھ

Marfat.com

(۲۶)

سلطان احمد

مولوی سلطان احمد فاروقی ددڈالوی رح

آپ میاں محمد بن مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید اپنے والد مولانا محمد اشرف صاحب رح کے تھے۔

آپ موضع ددڈالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ مسجد کی امامت آپ کے متعلق تھی۔ خوشنویس بھی تھے۔ کتاب اسرار الفاروق اور شمس العارفین آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے

سلہ میاں محمد کا تذکرہ اس کتاب کے پانچویں حصہ گوسوم یعنی عوارف الانوار میں کرنا چاہیئے تھا۔ مگر اس وقت حالات سے کچھ آگاہی نہ ہوئی۔ اب ان کی لکھی ہوئی دو کتابیں دیکھی ہیں جن کے دستخط یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

دستخط یوسف زلیخا "تمام شد نسخہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام و زلیخا تصنیف حضرت مولوی جامی بدستخطِ احقر العباد فقیر میاں محمد ولد محمد اشرف برائے خواندنِ برخورداران میران بخش و فقیر بخش تحریر یافت من ھجرۃ النبی علیہ السلام ۱۲۷۵ھ" [۱۸۵۸ء]

دستخط دار الشفاء "باتمام رسید نسخہ دار الشفا طب من تصنیف دیندار طبیب بدست خط فقیر حقیر میاں محمد ولد حضرت قبلہ گاہی محمد اشرف مرحوم ساکن موضع کانے والہ بجہت یاد خاطر برخوردار پیر بخش و نور چشمان امیر بخش و فقیر بخش زاد اللہ عمرھما سنہ ہجری ۱۲۸۱ = [۱۸۶۴ء]

من نوشتم صرف کردم روزگار من نمانم این بماند یادگار

+ میران بخش کو دوسرے دستخط میں امیر بخش لکھا ہے۔ * فقیر بخش۔ میران بخش کے بھائی تھے۔ شیر و نام فقیر علی تھا۔ یہ دونوں پیر بخش کے بیٹے تھے۔

ٹ پیر بخش بن فضل احمد۔ میاں محمد کاتب کے حقیقی بھتیجا تھے۔ شرافت

Marfat.com

ملاحظہ سے گذری ہیں، اُن سے آپ کے دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط اسرار قادری | "تمت تمام شد نسخہ میمونہ بہ اسرار قادر بتاریخ ۳ ماہ ربیع الاول وقت پیشین در روز چہار شنبہ برائے برخورداران رسول بخش و سید احمد تحریر یافت ۱۲۸۵ھ " [۱۸۶۸ء]

دستخط شمس العارفین | "تمت تمام شد نسخہ میمونہ شمس العارفین من تصنیف حضرت سلطان باہو متوطن شور قلعہ بید خط احقر العباد سلطان احمد ولد میاں محمد ولد میاں محمد اشرف متوطن موضع کالے والہ سکنہ موضع دوالہ در مسجد خود وقت عصر برائے خواندن برخورداران میاں رسول بخش و میاں سید احمد۔ تحریر بتاریخ ۱۴ ماہ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ تحریر یافت " [۵ جولائی ۱۸۶۸ء]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام رسول۔ لاولد۔

۲ میاں رسول بخش رح

۳ میاں سید احمد رح

آپ کی اولاد کی تفصیل۔ آپ کے جد امجد مولانا محمد اشرف صاحب رح کے ذکر میں اس کتاب کے چوتھے حصہ موسوم بہ مآثر الاخیار میں لکھی جا چکی ہے۔

Marfat.com

(۲۷)

سُلطان مست

حضرت میاں سلطان مست بخاری نوشہروی

آپ حضرت میاں سلطان مُلک بن سلطان محمد سجادہ نشین نوشہروی کے فرزند ارجمند و مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت شیخ بدھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف سے بھی فیض کامل پایا۔ آپ کے مفصل حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے چھٹے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں،

اولاد | آپ کے چھ بیٹے تھے۔

۱ میاں دسوندھی شاہ۔ بچپن میں فوت ہوئے۔

۲ میاں پریم شاہ اکبر۔ بچپن میں فوت ہوئے۔

۳ میاں غلام حسن رح

۴ میاں غلام حسین المعروف میاں وسن رح لاولد فوت ہوئے۔

۵ میاں غلام مصطفےٰ رح

۶ میاں پریم شاہ اصغر رح لاولد فوت ہوئے۔

تاریخ وفات | میاں سلطان مست کی وفات اٹھائیسویں محرم الحرام ۱۲۸۲ھ ایکہزار دوسو بیاسی ہجری مطابق چوبیسویں جون ۱۸۶۵ء ایکہزار آٹھ سو پینسٹھ عیسوی، موافق دسویں ہاڑ سمت ۱۹۲۲ ایکہزار نوسو بائیس بکرمی بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی شما آٹھواں جلوسی تھا۔ قبر نوشہرہ شریف میں ہے۔ مادۂ تاریخ

" مرغوب دل " ۱۲۸۲ھ

Marfat.com

شجرۂ فقرائے میاں سلطان مست نوشہروی

میاں غلام حسین المعروف میاں وتسن نوشہروی

سید کرم شاہ ۔ آبائی وطن کوٹیاں متصل سرائے عالمگیر ضلع گجرات ۔ مدفون چک بیگا متصل کنجاہ ضلع گجرات ۔ روضہ بنا ہوا ہے۔

سائیں محکم الدین ۔ موچی ۔ آبائی وطن ۔ جہانگیر پور متصل مگھووال ضلع گجرات ۔

مدفون ۔ چکدارو ڑی ۔ ضلع سرگودھا

نور محمد ۔ برادر زادہ محکم الدین ۔ متوفی ۱۲ رجب ۱۳۸۱ھ

۲۲ دسمبر ۱۹۶۱ء

مدفون چک ۱۰۰ جنوبی ضلع سرگودھا

جلال الدین حجام ۔ ساکن ۔ گوڑھا ۔ منڈی بہاالدین ضلع گجرات

یہ شخص ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ کو گوڑھا منڈی

میں ملا ۔

Marfat.com

(۲۸۶)

سونے شاہ

بابا سونے شاہ فاضل شاہی لاہوری رح

آپ مرید بابا لعل شاہ کے۔ وہ مرید بابا نور شاہ کے۔ وہ مرید شاہ فاضل قلندر المعروف داتا فاضل شاہ لاہوری رح کے۔ [1]

سکونت | آپ لاہور کے متصل موضع اچھرہ میں تکیہ سبحان شاہ پر رہا کرتے تھے۔ جو گاؤں سے شمالی طرف ہے۔ صاحب تحقیقاتِ چشتی نے اس تکیہ کا حال اس طرح لکھا ہے۔

" **تکیہ سبحان شاہ والا۔ واقع موضع اچھرہ** | یہ تکیہ اچھرہ کے شمال رویہ واقع ہے۔ اس میں ایک قبر چشتی سبحان شاہ کی۔ اُس کے غرب رویہ ایک کوٹھہ خام غیر مسقفہ۔ اس کے صحن میں چار دیواری خام۔ جس کی اونچائی چھ[2] فٹ۔ اس میں عامہ قبور قریب ایک سو[100] کے۔ اب یہاں ایک فقیر سونے شاہ رہتا ہے۔[3] "

زمانہ حیات | آپ سالِ تصنیفِ تحقیقاتِ چشتی سنہ ۱۲۸۰ ایکہزار دوسو اسی ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۳ ایکہزار آٹھ سو ترسٹھ عیسوی میں بقیدِ حیات تھے۔

---

[1] داتا فاضل شاہ لاہوری رح کا ذکر اس کتاب کے تیسرے[3] حصہ یعنی سوم بہ معارف الابرار میں لکھا جائے گا

[2] تحقیقاتِ چشتی ص ۲۹۲ ۔ شرافت

Marfat.com

ش

(۲۹)

شاہ محمد

خواجہ شاہ محمد دہلویؒ

آپ کا نام شاہ محمد تھا، خواجہ برادری سے تھے۔ آبا و اجداد سے شہر دہلی کے متمول خاندان سے تھے۔ تجارت کا کاروبار کیا کرتے۔

واقعہ بیعت ایک بار آپ دہلی کے بازار میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک درویش خضر صورت آتا ملا، آپ نے سلام و آداب کیا، پوچھا آپ کا کیا نام ہے۔ فرمایا "میرا نام نوشہ ہے۔" پھر وہ درویش اسی وقت غائب ہو گیا، آپ کو اُس کی کشش غالب ہو گئی۔ تلاش کرتے ہوئے ساہن پال شریف پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کو نے دو سو سال کے وفات پا چکے ہیں۔ آپ مایوس ہو گئے۔ پھر خیال کیا کہ آپ کی اولاد کی زیارت کر لوں چنانچہ جوں جوں صاحبزادگان درگاہ شریف پر آتے سب کی زیارت کرتے۔ جس وقت سید محمد حسن[1] بن سید خدا بخش بن شاہ نقن صاحب برخورداری ساہنپالوی رح تشریف لائے تو آپ اُٹھ کر اُن کی تعظیم بجا لائے۔ اور کہا کہ یہی وہ فقیر صاحب تھے جنہوں نے مجھے اپنا نام نوشہ بتایا تھا۔ چنانچہ آپ اُن کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔

ریاضت و مجاہدہ آپ نے چند عرصہ درگاہ نوشاہ عالیجاہ رح پر ریاضت و مجاہدہ کیا۔ اور فیضیاب ہوئے۔ پیر صاحب نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ اور آپ کا نام نامی چراغ علی مقرر کیا۔ بعض شجروں میں آپ کا نام شاہ محمد۔ اور بعض میں چراغ علی آتا ہے۔

---

[1] سید محمد حسن کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھا جائے گا۔ شریف

Marfat.com

درگاہِ سلیمانیہ کی مجاورت | آپ کو پیر روشن ضمیر نے درگاہِ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری ؒ پر بھیج دیا۔ آپ مدتالعمر بھلوال شریف میں اُن کی مجاورت کرتے رہے۔ بہت لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ بلکہ سخی بادشاہ کی اولاد آپ کے حلقہ غلامی میں داخل ہوئی۔

یارِ طریقت | آپ کے خواص مریدوں میں سے شیخ بُدھا ولد شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف تھے۔ اُنہوں نے آپ کو اپنے پاس رکھا۔ اور خدمات بجا لاتے رہے۔

مدحیہ اشعار | مولوی الٰہی بخش کنڈلوی ؒ نے اپنے منظومہ شجرہ شریف میں آپ کا نام اس طرح مدحیہ لکھا ہے۔

حضرت شاہ محمد صاحب شاہ جمال جلالی — وانگ زلیخا عاشق کیتے جاں اُس زلف نکالی
مُوتُو اوالا شربت پی کے مست پھراں لا اُبالی — ایہا ہفت قدیم تساڈی دل دی جھوک وساوے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق شراب پلاوے

مدفن | خواجہ شاہ محمد کا مزار، چاوہ شریف ضلع سرگودھا میں ہے۔ پالکی بنی ہوئی ہے میں بھی ایک مرتبہ زیارت سے مشرف ہوا ہوں،

Marfat.com

(۳۰)

شاہ محمد

میاں شاہ محمد رسول نگری

والد کا نام میاں سلطان احمد ولد میاں قطب الدین تھا۔ آپ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑیوالہ کے بھائی شیخ برخوردار رح کی اولاد میں سے تھے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت میاں امام شاہ ولد میاں نور شاہ رحمانی بھڑیوالہ رح سے تھی۔ خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

اولاد ہونے کی دعا دینا | ایک دن آپ تہجد پڑھنے کے واسطے مسجد میں گئے۔ کانوں میں ایک سارنگی بجانے والے قوال کی آواز آئی۔ آپ کی طبیعت خوش ہوئی۔ تو اس کے حق میں اولاد ہونے کی دعا کی۔ پہلے وہ اولاد نرینہ سے محروم تھا۔ اس کے بعد صاحب اولاد ہوا۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد بخش۔ شاعر۔

۲ میاں کرم الٰہی۔

تاریخ وفات | میاں شاہ محمد کی وفات سوموار کی رات دسویں محرم ۱۲۷۷ھ ہجری دو سو ستتر ہجری مطابق انتیسویں جولائی ۱۸۶۰ء ایکہزار آٹھ سو ساٹھ عیسوی ستارہویں ساون ۱۹۱۷ء ایکہزار نو سو سترہ بکرمی۔ عہد سلطنت [illegible] سکھ تین جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع رسول پور چھمبہ متصل قصبہ علی پور چھمبہ ضلع لودھراں والہ میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

وفات نامہ | آپ کے بیٹے میاں محمد بخش صاحب رح آپ کا وفات نامہ پنجابی زبان میں بطرز پوربی نادر شاہ نظم کیا ہے۔ اُس کے ابتدائی چند اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں۔

اول صفت ستار ۔ جو بخشنہار ہے
آ ہے دھندو کار ۔ جہاں واحد یک سی
ہویوس شوق اظہار ۔ محبت عشق تھیں
کُن فیکون پکار ۔ آوازہ ہو ئیا
لے پیدا کیتوس یار محمد نور تھیں
خاطر اُس سنسار جوں سارا سرجیا

الیٰ آخرہٖ

تاریخ

"باغِ لالہ زار" ۱۲۷۷ھ

Marfat.com

(۳۱)

شمس الدین

حضرت سید شمس الدین برخورداری ڈھلوالہ رح

آپ سید اللہ دتہ صاحب ڈھلوالہ رح کے بڑے بیٹے تھے۔ اپنے دادا صاحب حضرت سید فتح الدین بن سید محمد عظیم نوشاہی برخورداریؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کے حالات میں سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہاں آپ کی ایک مملوکہ کتاب کی عبارت لکھی جاتی ہے

دستخط دلائل الخیرات | "کمل کتاب دلائل الخیرات وشوارق الانوار بخط اضعف العباد عاصی جلیل الدین ابن شیخ تاج الدین مرحوم تھانیسری غفر اللہ تعالیٰ لہ ولوالدیہ

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم"

"این کتاب دلائل الخیرات حق و ملک میاں شمس الدین۔ اگر دیگر کسے دعوی کند کاذب باشد"

اولاد | آپ کے ایک فرزند سید پیر محمد صاحب تھے۔

تاریخ وفات | سید شمس الدین کی وفات ستائیسویں ربیع الآخر ۱۲۸۵ھ ایکہزار دو سو پچاسی ہجری بمطابق ستائیسویں اگست ۱۸۶۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاسٹھ عیسوی کو [illegible] کلہ دکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۱۱ گیارہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ اپنے والد اور دادا صاحب کے درمیان۔ مقام ڈھلہ تحصیل [illegible] ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

"مظہر علم" ۱۱۸۵ھ

Marfat.com

(۳۲)

شیر شاہ

سید شیر شاہ کرھالوی ؒ

آپ سید احمد شاہ عرف امیر علی شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید سید صدر الدین کے۔ وہ مرید شاہ کمال کے۔ وہ مرید شاہ جمال پٹی دارم کے تھے۔ آپ اوائل میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔

ذکر الٰہی | آپ ہر وقت ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے۔ اکثر آپ کا ذکر یہ تھا۔ لَا یُحَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوْ۔ مریدوں کو بھی اس ذکر کی تلقین کرتے۔ رات کے وقت سب درویشوں کو الگ الگ حجروں میں داخل کر دیتے۔ اور وہ عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ [۱]

سخاوت | آپ سخی پیشہ تھے۔ آپ کے درویش گدائی کرتے۔ اور جو کچھ لاتے وہ آپ کے پیش کرتے۔ آپ نے لنگر جاری کیا ہوا تھا۔ آئندہ روندہ کو روٹی ملتی تھی۔ [۲]

کرامات

دولتمندی کی دعا | ایک مرتبہ موضع کرھالہ کا ایک سکھ آپ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا کہ مجھ کو قرضہ نے تباہ کر دیا ہے اور میری تمام جائداد پر ساہوکاروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس کی ہتھیلی پر تھوکا۔ اور کہا کہ اس کو اپنے ہاتھوں پر مل لو۔ اور جا کر اپنی زمین میں ہل جوت دو۔ تم کو کوئی شخص نہ روک سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اپنی ملکیت پر قابض ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں دولتمند ہو گیا۔ [۳]

تصرف | ایک مرتبہ آپ نے سپاہیا نام خوجہ دکاندار سے شکری مانگی۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی نہیں۔ آپ نے کہا تو اپنے برتنوں میں دیکھ تو سہی۔ جب اس نے دیکھا

---

[۱] تا [۳] اذکار الابرار در حالات شیخ پیر محمد سیہار۔ ص ۱۵۸۔ شرافت۔

Marfat.com

تو سب برتنوں میں مصری پڑی تھی۔ وہ یہ کرامت دیکھ کر مرید بن گیا۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سید فلک شیر کرہالوی رح

۲ بابا سپاہیے شاہ کرہالوی رح

تاریخ وفات | سید شیر شاہ کی وفات ساتویں رمضان ۱۳۱۰ھ ایکہزار تین سو دس ہجری مطابق پچیسویں مارچ ۱۸۹۳ء ایکہزار آٹھ سو ترانوے عیسوی موافق تیرہویں چیت سمت ۱۹۴۹ ایکہزار نو سو انچاس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۳۶ چھتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا روضہ کرہالہ ضلع امرتسر۔ مشرقی پنجاب میں ہے۔ مسافروں کے لئے کمرے اور تیرہ گھماؤں زمین دربار کے نام ہے۔ تین بیگھے باغ ہے۔ تین کنوئیں اور چار پکے ڈیرہ پر موجود ہیں۔ بوہڑ اور بیریوں کے درخت ہیں۔

مادۂ تاریخ

"رحیل جوالمکت" ۱۳۱۰ھ

شجرۂ فقرائے سید شیر شاہ کرہالوی رح

سید فلک شیر

- سید عالم علی شاہ۔ ساکن بھاگوکے۔ ۴ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۲ فروری ۱۹۲۹ء میں موجود ہے۔
  - سید خادم حسین ولد سید علی شاہ بیٹے والد متوفی ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء مدفون بھاگوکے۔ ذاکخانہ بھاگوکے تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔
    - محمد شفیع المعروف ستارے شاہ ولد۔ ساکن بھاگوکے۔ ذاکخانہ نوشہرہ دکھاں۔ ضلع گوجرانوالہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ کو بعمر اٹھائیس سال مجھ کو (فقیر کو) شاہین بال ترغیب دے کر اللہ
  - سائیں محمد شاہ
    - حاجی محمد الیاس شاہ جالندھری۔ ۱۳۴۷ھ ۱۹۵۸ء میں [illegible]
  - بابا حاجی شاہ
    - مولوی محمد عنایت اللہ۔ [illegible] ضلع سانگلہ [illegible] ۱۹۰۱ء

Marfat.com

ع

(۳۳)

عبدالحکیم

بابا عبدالحکیم برقندازی پٹیالوی رح

آپ شیخ سرفراز شاہ برقندازی پٹیالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم اور حلیم تھے طب میں کمال حاصل تھا۔ راجہ صاحب والئی ریاست پٹیالہ کے شاہی طبیب تھے۔ اپنے مرشد ارشد نے دعا دی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں شفا ڈال دے گا۔ اس لئے آپ جس مریض کا علاج کرتے بفضل حق تعالیٰ وہ شفا پا جاتا۔

مدفن | آپ کی قبر شہر پٹیالہ میں اپنے پیر شیخ سرفراز شاہ رح کی چاردیواری میں ہے۔

Marfat.com

(۳۴)

غریزالدین

حکیم فقیر سید غریزالدین رضا بخاری برقندازی لاہوری رح

؎ شریف ذاتش و الاخر دیباچہ اُم
قبول حاجی نوشہ بفرّ و لطف و رضا

آپ حضرت حکیم فقیر سید غلام محی الدین برقندازی الملقب بہ نوشاہ ثانی ابن سید غلام شاہ بخاری لاہوری رح کے فرزند اکبر اور مرید تھے۔ خرقہ خلافت اور بعض طریقت اپنے نانا صاحب فقیر فضل الدین برقندازی رح ساکن گوندلانوالہ متصل گوجرانوالہ سے پایا تھا۔[1]

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش پندرھویں[15] ربیع الاول ۱۱۹۱ھ[2] ایکیس[21] اپریل ۱۷۷۷ء[23] ایکہزار سات سو ستتر عیسوی میں بمقام لاہور ہوئی۔ تاریخ ولادت لفظ "فرشتہ رُو" سے ظاہر ہوتی ہے۔

تحصیل علوم | آپ نے علمائے وقت سے علوم مروّجہ معقول و منقول حاصل کئے۔ اس کے بعد علم طب لالہ حاکم رائے لاہوری سے پڑھا۔ پھر حیرپور جا کر حکیم محمد یار سے طب کے علاوہ دیگر علوم پڑھے۔[3] پھر ڈاکٹر مارٹن سے دوا سازی اور کیمیاگری سیکھی۔[4]

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں اعزاز پانا | ایکبار مہاراجہ رنجیت سنگھ کو [illegible] لالہ حاکم رائے طبیب نے آپ کو مہاراجہ کے دربار میں پہنچایا۔ ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء میں علاج کی غرض سے

---

[1] شاہنامہ۔ مولوی احمد یار مرالوی۔ [2] بیاض خاندان فقیر صاحبان لاہور قلمی [3] رموز الاطبا جلد دوم ص۲۵
[4] رسالہ الطبیب لاہور۔ نومبر ۱۹۴۲ء ص۱ شرافت۔

Marfat.com

پہنچے۔ علاج کرنے سے مہاراجہ کو شفا ہو گئی۔ آپ نے اپنی لیاقت و حذاقت کے باعث مہاراجہ کو گرویدہ کر لیا۔ رنجیت سنگھ کو آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ چنانچہ اُس نے آپ کو وزیر خارجہ بھی بنا دیا تھا۔ آپ کی سیاسی خدمات بہت زیادہ ہیں جن کا بیان موجب طوالت ہے۔ ؎

آپ مہاراجہ کے وزیر اعظم و مشیر و طبیب خاص تھے۔ مہاراجہ صاحب مہمات ملکی میں آپ کے مشوروں پر عمل کرتے تھے۔ کتاب عمدۃ التواریخ اور عبرت نامہ آپ کے سیاسی کارناموں اور حسن تدابیر سے بھری پڑی ہیں۔ اُس وقت کے لوگ آپ کو "حاکم مزاج مہاراجہ" کہا کرتے تھے۔ ؎

حکومت گجرات کتاب چار باغ پنجاب میں لکھا ہے کہ سنہ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء سے لے کر سنہ ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء تک آپ حاکم گجرات رہے۔

اخلاق و عادات

آپ کے معاصر مولانا مفتی علی الدین لاہوری رح کتاب عبرت نامہ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

"فقیر عزیز الدین کے بزرگان سلف تمام علوم میں علمی و عملی طور پر ہر ملک میں اور حکومت کے ہر محکمہ میں علم حکمت اور طب کے جاری کرنے میں مفتخر اور ممتاز تھے۔ اس وقت فقیر صاحب کمالات علوم کی سب صنفوں سے جن سے مراد شریعت۔ طریقت حقیقت اور معرفت ہے موصوف ہیں۔ اور سب سے عجیب تر بات یہ ہے کہ ظاہر میں دن لوازمات مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مہمات کلی و جزوی میں کمال خیر اندیشی سے ایسے مشغول رہتے ہیں کہ گویا ایک لمحہ بھی فراغت نہیں رکھتے با ایں ہمہ تسبیح اور تہلیل میں بھی مشغوف ہوتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ "دست با کار و دل با یار" یہ صفت سوائے فقیر صاحب [عزیز الدین] کے کسی شخص میں پائی نہیں جاتی۔ چنانچہ ہزار دانہ کی تسبیح ہر وقت ہاتھ میں اور تفسیر یا حدیث یا فقہ یا تصوف کی کوئی کتاب بغل میں رکھتے ہیں۔ اور جب خدمت سے فراغت پاتے ہیں تو خدا تعالےٰ کی یاد اور کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

؎ تعلیم الہیہ مہر ص ۸۱ ؎ عبرت نامہ جلد دوم ص ۵۔ شرافت۔

Marfat.com

غرض کہ عقلِ معاد اور عقلِ معاش میں اسقدر ممتاز ہیں کہ اس زمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ابتدائی ایام میں مہاراجہ کے دربار میں کسبِ حکمت کی وجہ سے مستفید ہوئے ہیں۔ چونکہ ہر ایک سردار اور دوسرے لوگوں کے مطالبات کی کامیابی عریضہ رسانی کے طور پر ہے اور عرضیاں پڑھ کر سنانے کا عہدہ اور اُن کے جوابات صادر کرنا اور ہر طرف سے خطوط کا آنا اور اُن کے جواب لکھانا فقیر صاحب کے متعلق ہے۔ لہذا تمام مشیروں اور سرداروں کے سرمدار ہونے کے مرجع خواص و عوام ہیں۔ اس کے علاوہ قاعدۂ حکمت کی وساطت اور ازلی سرنوشت کے باعث مہاراجہ کے مزاج کو ایسا اپنے قبضہ اقتدار میں لائے ہیں کہ مہاراجہ کا اعتماد کسی دوسرے پرانے یا نئے حکیم پر نہیں رہا مثلاً اگر افلاطون۔ ارسطو اور لقمان بذاتِ خود مہاراجہ کے حضور میں پہنچ کر بیماری کی تشخیص کر کے اپنی دانائی اور خیر خواہی سے اور کتابوں کو دیکھ کر دوائی تیار کر کے کھانے کے لئے دیں تو مہاراجہ فقیر صاحب کی صلاح اور اجازت کے بغیر کبھی استعمال نہ کریں گے۔ [1]

حکیم حاکم رائے۔ حکیم حافظ روح اللہ شاہجہان آبادی [2] اور حکیم شریف خاں وغیرہ اگرچہ سرکاری اطبا میں سے ہیں مگر سب سے زیادہ اعتماد مہاراجہ کو فقیر صاحب پر ہے۔ [3]

کتابی شوق | آپ کو علمی کتابیں جمع کرنے کا بڑا شوق تھا چنانچہ میں نے آپ کا کتبخانہ رمضان ۱۳۵۱ھ میں دیکھا۔ اس میں بہت نادر کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری کا ایک قلمی نسخہ ۲۴۰۰ ہے۔ جو شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بقیمت دو ہزار سات سو روپیہ خریدا تھا۔ اس پر اورنگ زیب کی مہر ثبت ہے۔ اس کے بعد بھی جن شاہی کتب خانوں میں رہا اُن کی مہریں بھی ثبت ہیں۔

اس کے علاوہ بہت کتابیں قلمی نایاب اس کتبخانہ میں موجود ہیں۔ [4]

---

[1] عبرت نامہ۔ جلد دوم۔ ص ۸۲ [2] ایضاً ص ۸۳۔ [3] یہ کتبخانہ اکمل ۱۳۹۱ھ میں فقیر سید معین الدین بخاری کی تحویل میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور موجود تھا۔ فقیر صاحب مرحوم مشرب ہیں اہل علم حضرات کو کتبخانہ دکھانے سے دریغ نہیں کرتے۔ اب اسکی فہرست بھی بن گئی ہے۔ ترجمان

Marfat.com

تصنیفات

آپ کی متعدد تصانیف مخطوطات کی صورت میں موجود ہیں۔

۱۔ دیوانِ آزاد | آپ کے تخلص دو تھے۔ کہیں آزاد لکھتے۔ اور کہیں رضا۔ میرے پاس ایک مکتوب ہے۔ جس پر آپ کی مُہر ثبت ہے۔ جس کا یہ سجع ہے۔

"خادم الفقرا عزیز الدین رضا"

مگر آپ کا دیوان آزاد کے نام سے ہی مشہور ہے۔ اس میں غزلیات نظمیں اور رباعیاں مسطور ہیں۔ اس کا مخطوطہ فقیر خانہ میں جو میں نے دیکھا ہے۔ اس کے ورق ترانوے ۹۳ اور مسطور فی صفحہ گیارہ ہیں۔ خط نستعلیق ہے۔

بسم اللہ شریف کے بعد یہ عبارت شروع ہوتی ہے۔ "موزون طبعانِ سلیم تمام کلام ان بزم سخندانی و حسد خالقے ست"

دیوان کا مطلع یہ ہے۔

نوید شادمانی میرسد پیوستہ در دہا ز فیضِ شاہ محی الدین شد آساں جملہ مشکلہا

اس دیوان میں رباعیات کے ضمن میں ایک رباعی اپنے پیرانِ طریقت کی مدح و توصیف میں لکھی ہے۔

رُباعی

یارب بکمالِ حالِ شاہِ معروف کزوے شدہ حضرتِ سلیماں موصوف
باہر کفتِ عین شاہِ نوشاہ باشاہدِ عشقِ خود مرا کن مالوف

۲۔ روزنامچہ فقیر سید عزیز الدین رح | یہ فارسی نثر میں ہے۔ اس کا مخطوطہ میں نے ساتویں صفر ۱۳۷۱ھ ایکہزار تین سو اکہتر ہجری، مطابق ساتویں نومبر ۱۹۵۱ء ایکہزار نو سو اکاون عیسوی کو عجائب گاہِ لاہور میں دیکھا۔ اپنے قلم سے روزانہ کے واقعات لکھے ہیں۔

۳۔ بیاض متعلقہ ختم شریف غوثیہ | آپ ہر ماہ میں ختم گیارھویں شریف بڑے اہتمام سے کیا کرتے تھے اس بیاض میں اس کا سب خرچ تفصیل درج کرتے۔ یہ بیاض میں نے رمضان ۱۳۸۱ھ ایکہزار تین سو اکاسی

Marfat.com

فروری ۱۹۶۲ء ایکزیبیشن نوسو باسٹھ عیسوی میں عجائب خانہ لاہور میں دیکھا۔

شعر گوئی

فن شاعری میں آپ کا کلام بہت پایا جاتا ہے۔ آپ بدیہہ گوئی اور معما گوئی میں بھی اپنی نظیر آپ تھے۔ چند ایک صنف کلام یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی

وزو شد بہرہ ورشہ عبدالوہاب — کہ از فیضش شدند اقطاب اصحاب

وزاں شاہے ابونصرست جاوید — کہ او بر میخورد از شجر امید

وزو گردید صوفی شاہِ انور — وزاں شاہِ علی شد شاہِ اکبر

وزو شد شاہ میراں شاہ روشن — کہ زو گردید یارِ حق مبرہن

وزاں شد شاہ شمس الدین محمد — وزاں شاہ محمد شاہِ ارشد

وزاں شاہ محمد غوث تابید — بر افلاکِ ھدایت مثل تائید

بسید شاہ مبارک آمد آں جاہ — بہ تختِ فقر آمد آں شہنشاہ

معزز کرد آں فیاضِ جوّاد — شہے معروف را با دولت و داد

بشاہِ نوشہ آمد فرِ شاہی — منور گشت از مہ تا بماہی

نمود آں گنج بخش این فیض را عام — بافضال و بالطاف و بانعام

بلطف و فیض از آں بحرِ ذخار — رسید این منبعِ دولت بسیار

شہے پیر محمد پیر شاہاں — بشب بیدار شاہِ صبح گاہاں

پس آمد حافظِ قائم علم زد — مسیحا شاں باذن اللہ علم زد

رشادت آمد از آں شاہِ پُر نور — بشد عبدالغفور آں شاہِ مبرور

وزاں شاہِ امانت یافت دولت — بجاہ و حشمت و اعزاز و مہولت

امانت یافت از شاہِ امانت — نمود آں قطرہ نیساں خیالت

Marfat.com

جنابِ حضرتِ نوشاہِ ثانی — بجدِ خُلد ہم رضواں مکانی
وزاں قطرہ نمودے دُرِ شہوار — وزاں آبے گُہر شد بحرِ ذخّار [1]

بدیہہ گوئی | جب آپ کے والد بزرگوار فقیر سید غلام محی الدین نوشاہِ ثانی رح کی وفات ہوئی تو آپ نے اُن کے مزار پر ایک چھوٹا سا گنبد بنایا۔ کوئی ظریف شاعر اُس میں داخل ہوا تو یہ شعر بنا کر لکھ گیا۔

عزیز الدین عجب کارِ ریا کرد — بزورِ زر پدر را اولیا کرد

جب آپ کی نظر اِس شعر پر پڑی تو آپ نے اس کے نیچے جواباً یہ شعر لکھ دیا۔

بزورِ زر نگردد اولیائی — عزیز الدین نکرد او را خدا کرد [2]

معما طرازی | آپ معما گوئی میں بھی خاص ملکہ رکھتے تھے چند معما یہاں درج کیے جاتے ہیں،

معما چیستان تیغ یا شمشیر

چیست آں چیز کو ندارد پا — در شماری ہزار پا دارد
آتشیں پیکر ست و آہن دِل — از شرر دَرش خدا نگاہ دارد
ہست در شیر کج روش در اصل — ہم زبانے چو اژدہا دارد
نیست قطعاً محبتش با کس — لیکن با میاں وفا دارد

---

[1] مراسلات و روزنامچہ فقیر عزیز الدین لاہوری بہ خطی۔ جلد نہم۔ ورق ۲۰۱ مجموعہ مخطوطات حافظ محمود شیرانی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ فقیر صاحب کے اس شجرہ میں چند غلطیاں ہیں۔ (۱) سید عبد الوہاب کے بعد سید ابو نصر کا نام زائد ہے۔ (۲) سید صوفی کے بعد سید احمد و سید مسعود کے اسماء متروک ہیں۔ (۳) شاہ میراں نام نہیں، بلکہ سید شاہ میر ہے (۴) سید شمس الدین محمد کے بعد شاہ محمد کا نام زائد ہے (۵) شاہ معروف کے بعد شاہ سلیمان کا نام متروک ہے۔ [2] فیض محمد شاہی قلمی جلد پنجم ص ۷۰۰ شرافت

Marfat.com

معمائے توسن

یکصد و شش گرفتہ از یعقوب — دلِ یوسف بزیر پاش بود

ایضاً

ز کج فہمی نگہدارید خود را — سرے گر از سعادت داری اے دوست

ایضاً

از جوارِ عقربش خاصیتے ست — کز میانش شد عطارد دور گریز

معمائے کمان

آنکہ آتش کم ست از پس و پیش — راستاں را ازاں گریز بود

معمائے شیر

زپیکانِ تیرش بپائیش اثر — شعاعے سرے داد و پیلیش کمر [۱۲]

مکتوبات

آپ کے مکاتیب و مراسلات تو لاتعداد ہوں گے۔ مگر آج ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ صرف دو[۲] مکتوب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکتوب بنام سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفحات نوشاہی برخورداری سابقیالوی،

"بخدمت فیض درجت حافظ صاحب والا مناقب حضرت حافظ نور اللہ حسو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر خاکسار عزیز الدین رضا۔ بعد از عرض بندگیات و نیاز و شوق زیارات فیض بشارات مشہود ضمیر منیر باد کہ مہربانی نامۂ نامی در احسن اوقات و اسعد ساعات عز ورود فرمودہ معزز ساخت۔ ہر قدر کہ مقدور آدم باشد سعی مے نماید۔ لیکن اختیار کسے نیست۔ اگر پیش رفت شد تفاوت نخواہد بود۔ سعادت دارین ست۔ زیادہ بندگیات ست۔ عذر کاغذ معاف

---

[۱۲] بیاض خطی نمبر ۵۶۹، مجموعہ پروفیسر آذر۔ ورق ۲۲ ب۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ ترافت

Marfat.com

باید فرمود کہ عالم مفرست ،، (مکتوب ہذا کتبخانہ شرافت میں موجود ہے)

۲۔ مکتوب بنام پیر قلندر شاہ قریشی ،، ۵

اے قلندر شاہ اے عالی نژاد — حق ترا دارد بیاد خویش شاد

کیستم من تا ترا گویم جواب — تو چو بحر دمن ترا چوں جوئے آب

لیک میخواہم کہ غواصی کنم — دست و پا در بحر طبع تو زنم

تا مگر این قطرہ ذخاری کند — گریہ ام چوں ابر نطاری کند

اے کریم الطبع گر سازی معاف — گویمت مقصود خود را اصاف

مولوی معنوی خوش گفتہ است — دُرِ معنی را بساخوش سفتہ است

تا نگرید کودک حلوا فروش — بحر بخشائش نمے آید بجوش

ہم عطا و ہم شفا خواہم ز غیب — ہم اجابت خواہمش بے رنگ و ریب

وہ چہ گفتی گفتنت باشد قبول — برکتِ اصحاب و ہم آلِ رسول

ہست امید شفائم عنقریب — شربت وصل تو میگردد نصیب

خود ترا باشد معین و ہم قرین — باکمالِ فضلِ ربّ العالمین

از غمِ دنیا و دین آزاد باش — با عنایاتِ خدا دل شاد باش [۱۳]

مکتوباتِ احباب بنام تقریر سید عزیز الدین ؒ

یہاں چند مکاتیب درج کئے جاتے ہیں جو آپ کے احباب نے آپ کے نام لکھے۔ ان سے آپ کے علو مراتب و سمو مناصب کا پتہ چلتا ہے۔

۱۔ مکتوب مولانا احمد الدین ؒ بگوی ،،

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد لکائن العلویات والسفلیات۔ والصلوٰۃ علی

---

[۱۳] تاریخ جلیلہ ص ۲۱۱ ۔ شرافت۔

Marfat.com

النبی والہ وصحبہ خیر البریات ۔ وبعد فمن احمد الدین خادم شرعہ المبین
الی من زینۃ الیہ لاملاء کلمۃ الدین ۔ وخلدہ باقامۃ الملۃ والیقین ۔
کھف الغرباء وملاذ الفقراء وبناء الخطباء وملجاء الغرباء ۔ جامع الاخلاق
الحاتمی حاوی الاخلال العالمی ۔ مقنن قواعد الشرع والجود ۔ مفنن فوائد
الحکمۃ والوجود ۔ عزیز الملۃ والدنیا والدین ۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم
ثم امنہ وصلت الکوامل الی الدراویش المسیبین المحبورین ببید فقیر
ظہور الدین وقمر الدین طال اللہ عمرھما فی الاستانۃ الشریفۃ والمسجد
والمتفرقین والجاعین فی الاستانۃ المبارکۃ کل یوم لقرأۃ الحمل فجزاکم
اللہ تعالی خیر الجزاء وامنکم من افات الدنیا ویوم الجزاء مع الاخوان
والابناء والاقرباء ۔ لکن بقی نفرین مجائین جاءا بعد کتابۃ الاسامی فی
جنابکم وھما یخدمان الدراویش والاجراء الثمانیۃ الذین یبیتون
فی الاستانۃ الشریفۃ ویقیمون ھناک وکنت ما کتبت اسامیھم اعتمادا
علی علی بخش بان کتب اسامیھم لانھم یقیمون فی الاستانۃ الشریفۃ لکنہ
لم یکتب اسامیھم وھم محتاجون لیس علیھم الا جلباب واحد فقط
وبقی الکاتب محمد شاہ وانہ استاد الفقیر جمال الدین الانصاری
السلمانی التوشاھی طال اللہ عمرہ ونفعہ بالعمل والعلم فالکل
اثنی عشر نفرا ۔ فلو رحم علیھم باعطاء الکوامل فلا بعد من العطاء
الجودیۃ وصرفھما علیھم جعل اللہ صدقاتکم کمثل حبۃ انبتت سبع
سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ۔ بل ازید منھا ۔ صانکم اللہ من
افات الدنیا والدین وحفظکم مع الامان والایمان والامان مع الاخوان
والبنین ۔ امین یارب العالمین ۔ بمنہ وکرمہ وبحرمۃ النبی والہ الامجاد ۔

Marfat.com

وکذلک الاخباز کل یوم یقسم وکل لیلة بین الدراویش بید الفقیر فقط

والسلام مع الاکرام - " [۱۴]

۲ - مکتوب بقلمنعت غیر منقوط -

" عالم علوم کمال - مالک ملوک اکمال - موسس اساس اسلام - مجدد مراسم اکرام - سالک مسالک علو - راحل مراحل سمو - محرم اسرار ملک الصمد - مورد عطایا واحد الاحد - ماهر رسوم ایاد - عامل اعمال وداد - سردار اهل کرم - مطلع مهر حکم - حاکم عادل - کامل مکمل - ادریس مسلم - ارسطو اکرم - سلمه الله الملک السامع - وکوصه الله الصمد الواسع - محرر سطور را در دل در آمد که حمد ولایزدان - ملک کردگار - و درود بسردار عالم سالار اولاد آدم - وسردار حکمای عصر را ادا کرده و دوسه کلمه مدعا در کلک انشا در آورد -

لا اله الا الله محمد رسول الله - الحمد لله الملک العلام - والملک لله العمد السلام - و درود لامحصور و سلام لامحدود محمد رسول الله و آل او را و همه اهل اسلام را - کردگار سردار حکمای عصر را بموزه زیاده اطاف ایزد و اعطا - و درود طمطراق علو و ثنا محروس کرده - و همه احوال و همه اطوار بسرور و سرور دارد - محرر سطور در هیم الم در آمده - اگر سراتر حکما محرر را اطلاع دهد - ملک احد سردار حکما را مسرور دارد - و مرام سردار حکما عصر را در حصول در آرد - تا دام که کردگار عالم سماء و ثری را در دور دارد سردار علماء و حکماء را در کل احوال و اطوار در حکم و اعتبار دارد - امرکم مطاع و محمود. و حکمکم مسلم و مسعود " [۱۵]

۳ - مکتوب پیر مراد شاه متوفی ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء ابن پیر کرم شاه عرف میتا شاه قریشی ره

" اے عزیز جان اے جان عزیز اے سراپا عقل و اے دانا تمیز

---

[۱۴] خطوط و مراسلات و روزنامچہ فقیر عزیز الدین لاہوری ملقب بہ جلد نہم - ورق ۹۲ - ذخیرہ شیرانی -

[۱۵] مجموعہ خطوط بنام فقیر عزیز الدین قلمی ۱۷۹۲ء - ورق ۱۱ - ذخیرہ شیرانی مخزونہ کتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور شرافت

Marfat.com

اے فراقت حبیب صبرم میدرد — زاشتیاقت دل بہ پہلوے کلید

شد فزوں از ماہ ایام فراق — حق تعالیٰ کم کند نام فراق

آمدم روزے کہ من در کوئے لی — دل بلا ہو رست و تن در کوئے لی

نامۂ منثور رشک گلستان — وقت شب آمد مرا پاسبان

باغ دل گل گل شگفت از بوئے او — بود خود چشم عطارد سوئے تو

برمرادِ دیدۂ خود دیدمش — خواندم و بر دیدہ آں بالیدمش

شکر للہ ہست خیریت تمام — باش دائم برمرادِ دل مدام" ۱۲ سطر

۴۔ مکتوب پیر قلندر شاہ قریشی متوفی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

"اے عزیز جان و جان ہر عزیز — دست در دامان پاکت چوں طرر

از ازل ما در زدیم و دو ختیم — نقد عشقت را بجیب اندر ختیم

صد ہزاراں شکر بر افضال اوست — کہ ترا از بہر تو دارم دوست

نے تمنا دارم از تو ہیچ چیز — غیر دیدار اے خوبتر از ہر

فرقت ہجرانت اے جان جہاں — ہست سخت و بس گراں بر جانہا

نیک بہر کثرت ذوق حضور — ہست از محبوب مہجوری نمود

امر دد غبا بجا آوردنی ست — گرچہ دارد تلخ باشد خوردنی" ۷ سطر

۵۔ مکتوب پیر سکندر شاہ قریشی متوفی ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء

۵

اے عزیز دل و اسیر و دادہ — بند عشقت بجان ہ[ا]

ملک دل ز خیالت آبادان — جمال [ن]ہ و [ن]ہاں

۱۶ سطر ... سنہ ۱۲۵۲ھ / ۱۹۳۷ء ... ۱۸ سطر

Marfat.com

فقیر سید عزیز الدین مورخین کی نظر میں

مورخین نے آپ کے متعلق اپنی اپنی تصانیف میں بہت کچھ لکھا ہے۔ یہاں چند مصنفوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

مفتی غلام سرور لاہوری رح نے کتاب گنج تاریخ میں لکھا ہے۔

"فقیر عزیز الدین دربار لاہور کے عظمائے امرا سے تھے۔ بڑے صاحب سخاوت و مروت تھے۔ علم و ہنر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علم طب میں حق تعالیٰ نے آپ کو دم مسیحائی عطا فرمایا تھا۔"

(۲)

منشی گنیشن داس بڈھرہ قانونگوئے گجرات۔ کتاب چہار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"فقیر عزیز الدین انصاری کہ در علم حکمت و اصلاق یگانہ و طاق ست" سنہ ۱۹

فقیر عزیز الدین انصاری۔ جو علم حکمت اور اخلاق میں یگانہ اور یکتا ہیں۔

(۳)

علامہ شریف عبدالحی بن فخر الدین الحسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنو کتاب نزہۃ الخواطر جلد ہفتم میں آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"سنہ ۳۵۳ ۔ الفقیر عزیز الدین اللاھوری ۔ الامیر الفاضل عزیز الدین بن محی الدین بن غلام شاہ البخاری اللاھوری المشہور بالفقیر ولد ونشاء بلاھور قرأ العلم علی من بھا من العلماء ثم نظمت علی حاکم دائے

نمبر ۳۵۳ ۔ فقیر عزیز الدین لاہوری ۔ امیر فاضل عزیز الدین بن محی الدین بن غلام شاہ بخاری لاہوری ۔ المشہور بہ فقیر صاحب ۔ پیدائش اور نشوونما لاہور میں ہوئی ۔ اپنے وقت کے علماء سے علم حاصل کیا ۔ پھر حاکم رائے طبیب لاہور سے طب پڑھی ۔ اس نے

Marfat.com

الطبیب الوثنی اللاهوری فقربه
الی رنجیت سنگھ ملک پنجاب فداواه
فی مرضه الذی اصابه فی العین فصار
سعیه مشکورًا فی ذلک فجعله رنجیت سنگھ
طبیبًا خاصًا لهٗ واقطعه اراضی واجیة
ووظفهٗ وقربهٗ الیه نوجعله مرجعًا
الیه فی مهمات الامور لاسیما فی
المعاهدات الدولة فلم یزل معتمدًا
الی ایام کھڑک سنگھ وشیر سنگھ
وکان بارعًا الی الطب والانشاء فصیحًا
دادها وتدبیر وسیاسة لم یکن فی
زمانه مثله فی ذلک وهو الذی بنی
مدرسة عظیمة بلاهور فتخرج منها
جماعات من الفضلاء ماتت نحو احدی
وستین ومائتین والف بلاهور"

رنجیت سنگھ بادشاہ پنجاب کے روبرو کیا
آپ نے اُس کی آنکھ کی بیماری کا علاج
کیا، آپ کی کوشش کامیاب ہوگئی، اس
رنجیت سنگھ نے آپ کو اپنا طبیب خاص
بنالیا اور کچھ زمین جاگیر میں دے دی
اور کچھ وظیفہ بھی مقرر کیا اور اپنا مقرب بنایا
ہر تمام مہمات امور میں مرجع بنایا، خصوصًا
وزارت خارجہ کا عہدہ دے دیا، آپ کھڑک سنگھ
اور شیر سنگھ کے زمانہ تک اس عہدہ پر رہے
اور آپ طب اور انشاء میں بلند مرتبہ اور فصیح
تھے۔ تدبیر ملکی اور سیاست میں اپنے زمانہ میں
عدیم المثل تھے۔ آپ نے لاہور میں ایک بڑا
بڑا کالج جاری کیا، جس سے فضلاء کی
جماعتیں تیار ہو کر نکلیں۔ آپ ۲۶۱ھ
ایکہزار دو سو اکاسٹھ ہجری میں لاہور میں فوت ہوئے

(۴)

صاحب عقد الرشید۔ کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھتے ہیں۔

"نمبر ۲۔ آزاد۔ فقیر عزیز الدین لاہوری
از خوش سخنان و شیرین کلامان شہر لاہور بود
و در زمان مہاراجہ رنجیت سنگھ بوجہ وزارت

نمبر ۲۔ آزاد۔ فقیر عزیز الدین لاہوری"
شہر لاہور کے خوش کلام اور شیریں سخن شعراء
سے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں

Marfat.com

رسیدہ۔ وے طبیب ماہر و شاعر بے مانند
دیوانش ہنوز چاپ نگردیدہ است
امانگارندہ در لاہور پیش پسران بزرگش
دیدہ ام۔ ولے حیا سفانہ شعرے ازاں
دیوان بیادم نماندہ است۔ قلندر شاہ
لاہوری در مدح وے و دیوانش چنیں
گفتہ است۔

دل قلندر آزاد را بدست آورد
چو نامِ امیِ آزاد را گرفت قلم
قلندرانہ بہ آزادگی و بے قیدی

وزارت کے عہدہ پر پہنچے۔ آپ ماہر طبیب
اور بے مثل شاعر تھے۔ آپ کا دیوان ابھی تک
چھپا نہیں۔ مگر میں نے [مولف نے] آپ کی
اولاد کے پاس لاہور میں دیکھا ہے۔ لیکن افسوس
کہ اُس دیوان میں سے کوئی شعر مجھے یاد نہیں رہے
قلندر شاہ لاہوری آپ کی اور آپ کے دیوان
کی تعریف میں اسطرح کہتے ہیں۔

دریں زمانہ بود دلربائے لاثانی
برآید از ہمہ بند و نماند زندانی
بوصفِ یار بر آید سخن بہ طغیانی" [۲۱]

(۵)

رسالہ نقوش لاہور نمبر میں ہے۔

"فقیر عزیز الدین بڑے باذوق سخن شناس۔ اور سخنور بھی تھے۔ ہم عصر اہلِ علم سے آپ کے گہرے مراسم تھے۔" [۲۲]

اولاد آپ کے چھ صاحبزادے تھے۔

۱	فقیر سید نادر الدین صاحب رح	متوفی	۱۲۲۹ھ	۱۸۱۴ء
۲	فقیر سید فضل الدین صاحب رح	متوفی	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء
۳	فقیر سید شاہ دین صاحب رح	متوفی	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء
۴	فقیر سید چراغ دین صاحب رح	متوفی	۱۲۶۷ھ	۱۸۵۱ء

[۲۱] تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۔ [۲۲] رسالہ نقوش لاہور نمبر صفحہ ۵۱ شرافت۔

Marfat.com

۵ فقیر سید جمال الدین صاحبؒ اکسٹرا اسسٹنٹ۔ حال پنشن خوار، وسب جسٹرار
متوفہ ۱۲۴۹ھ سنہ ۱۸۳۳ء۔ [تاریخ لاہور کنہیا لال]

۶۔ فقیر سید رکن الدین صاحبؒ۔ متولد ۱۲۵۶ھ سنہ ۱۸۴۰ء

تاریخ وفات فقیر سید عزیز الدین کی وفات کے سال میں اختلاف ہے۔

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے کتاب گنج تاریخ میں سال وفات ۱۲۶۰ھ ایکہزار دوسو ساٹھ ہجری لکھا ہے۔ اور خواجہ عبدالرشید نے تذکرہ شعرائے پنجاب میں مفتی صاحب کے حوالہ سے یہی سنہ وفات لکھا ہے۔

۲۔ لالہ کنہیا لعل لاہوری نے تاریخ لاہور میں فقیر صاحب کا سال وفات ۱۸۴۵ء ایکہزار آٹھ سو پینتالیس عیسوی لکھا ہے۔ جس کے مطابق ہجری سال ۱۲۶۱ھ ایکہزار دوسو اکسٹھ ہوتا ہے۔ سر لیپل ایچ گریفین صاحب نے بھی کتاب رئیسان پنجاب میں اسی سال کو اختیار کیا ہے۔ اور علامہ شریف عبدالحی بن فخر الدین الحسنی لکھنوی رحمہ کتاب نزھۃ الخواطر میں یہی سال وفات تحریر کرتے ہیں۔

۳۔ مگر آپ کے خاندانی قلمی بیاض میں آپ کی وفات بعمر ستر سال دوسری ذی الحجہ ۱۲۶۲ھ ایکہزار دوسو باسٹھ ہجری لکھی ہے۔ میرے نزدیک یہی صحیح و معتبر ہے۔ تقویم تاریخی میں اس کے مطابق اکیسویں نومبر ۱۸۴۶ء ایکہزار آٹھ سو چھیالیس عیسوی تھی۔

فقیر سید عزیز الدین کا انتقال بعہد سلطنت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی۔ ابن اکبر شاہ ثانی گورگانی ہوا۔ ۱۸۵۷ء میں جلوسی تھا۔

اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ہارڈنگ تھا۔ اس کی گورنری کا تیسرا سال تھا۔

مدفن آپ کا مزار لاہور۔ اندرون بھاٹی دروازہ۔ باہر والد صاحب کے پاس محل شریف میں محفوظ ہے

مادۂ تاریخ "مظہر العجائب" ۱۲۶۱ھ

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد فقیر سید عزیز الدین بخاریؒ

- فقیر سید عزیز الدین بخاری سرفندازی لاہوری کے چھ بیٹے تھے۔ نادر الدین، فضل الدین شاہ دین، چراغ دین، جمال الدین، اور رکن الدین۔ سوائے چوتھے بیٹے کے سب لاولد فوت ہوئے۔
- فقیر سید چراغدین کے پانچ بیٹے تھے۔ سراج الدین، شہسوار دین، شہنواز دین نجیب الدین اور حسین الدین۔ سوائے بڑے بیٹے کے سب لاولد فوت ہو گئے۔
- فقیر سراج الدین کے دو بیٹے تھے۔ فیروز الدین اور سلطان الدین۔
- فقیر فیروز الدین۔ ریاست بہاول پور میں نواب صاحب کا وزیر اعظم تھا۔ وہاں قتل ہو گیا

انتباہ

یہ تفصیل تاریخ لاہور مصنفہ کنہیا لعل سے لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد کوئی پتہ نہیں کہ فقیر صاحب کی اولاد باقی ہے یا نہیں۔

فقیر صاحبان مذکور کی تاریخہائے وفات کتاب نوادرات پنجاب ص ۲۴۱ میں سے دستیاب ہوئی ہیں جو یہاں درج کی جاتی ہیں۔

۱ فقیر سراج الدین بن چراغ دین م ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۳ء
۲ فقیر شہسوار الدین بن چراغدین م ۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء
۳ فقیر شہنواز الدین بن چراغدین م ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۸ء
۴ فقیر نجیب الدین بن چراغدین م ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء
۵ فقیر حسین الدین بن چراغدین م ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء

— فقیر فیروز الدین بن سراج الدین ولادت ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

Marfat.com

(۳۵)

عطا محمد

حاجی عطا محمد جھنگی والدؒ

آپ میاں شہاب الدین ولد بابا سیاھی شاہ ساکن جھنگی ماھی شاہ کے تیسرے بیٹے تھے بیعت وخلافت اپنے بڑے بھائی میاں عبدالغفور ولد شہاب الدین صاحب رح سے تھی۔

عبادات | صاحب تذکرۃ المشایخ نے لکھا ہے۔

"حضرت حاجی عطا محمد صاحب رح بڑے کامل اولیاء اللہ سے تھے۔ اور پابند شرع تھے۔ اور بڑے عابد زاہد تھے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت شب وروز کیا کرتے تھے۔ اور دور دراز ملکوں میں جاکر ہر دل خلائق کو بیعت عام سے مستفیض فرمایا۔ اور تمام خلق سے آپ کی چہ چاسنی جاتی ہے کہ بڑے کامل ولی اللہ صاحب حال تھے۔"

حج بیت اللہ شریف | تذکرۃ المشایخ میں ہے۔

"آپ نے ۹۰۳ ہجری [مطابق ۱۸۲۵ء ۱۲۴۱ھ] میں حاجی لعد کا حج کیا۔ و مکہ معظمہ سے مدینہ شریف جاکر زیارت روضہ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اور عرصہ پانچ سال کے بعد جھنگ کی شریف میں واپس آئے۔"

سماع اور وجد | تذکرۃ المشایخ میں لکھا ہے۔

"آپ کو حکم السماع معراج العاشقین سماع اللہ ... موافق ثابت شوق تھا اور حالت سفر میں بھی قوال آپ کے ہمراہ رہتے تھے اور وجد ... پڑاؤ کاوں میں شام کے وقت تشریف لے جاتے تھے تو گاؤں میں ... اگر شام ہو جاتی تو آپ کو ان کے مقام پر ... آپ کے ...

Marfat.com

آپ کو ہوش آئی اور زار زار رونا شروع کیا، تمام شہر میں آپ کی کرامت کی چرچا ہوئی۔
اور ہزاروں لوگ مطیع و تابع فرمان ہوئے۔"

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں جھنڈے شاہ صاحب۔[1]

۲ میاں رحمت علی شاہ صاحب۔

۳ میاں بڈھے شاہ صاحب۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	میاں جھنڈے شاہ	فرزند اکبر	جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیارپور
۲	میاں رحمت علی شاہ	فرزند دوم	" "
۳	میاں بڈھے شاہ	فرزند سوم	" "
۴	سائیں بوٹے شاہ رح		منڈاں "
۵	سائیں امام شاہ رح		ملیسم پور ابرتسر
۶	سائیں ثابت شاہ رح		گمتھالہ
۷	سائیں میراں بخش ساکن بون	مدفون	چوتنا گورداسپور

مدفن حاجی عطا محمد صاحب رح کا مزار، جھنگی ماہی شاہ۔ ضلع ہوشیارپور میں ہے۔

---

[1] سلیم التواریخ میں ان کا نام حیدر شاہ لکھا ہے، جو صحیح نہیں، اشرافت۔

Marfat.com

شجرۂ نقرائے حاجی عطا محمد جھنگی والے

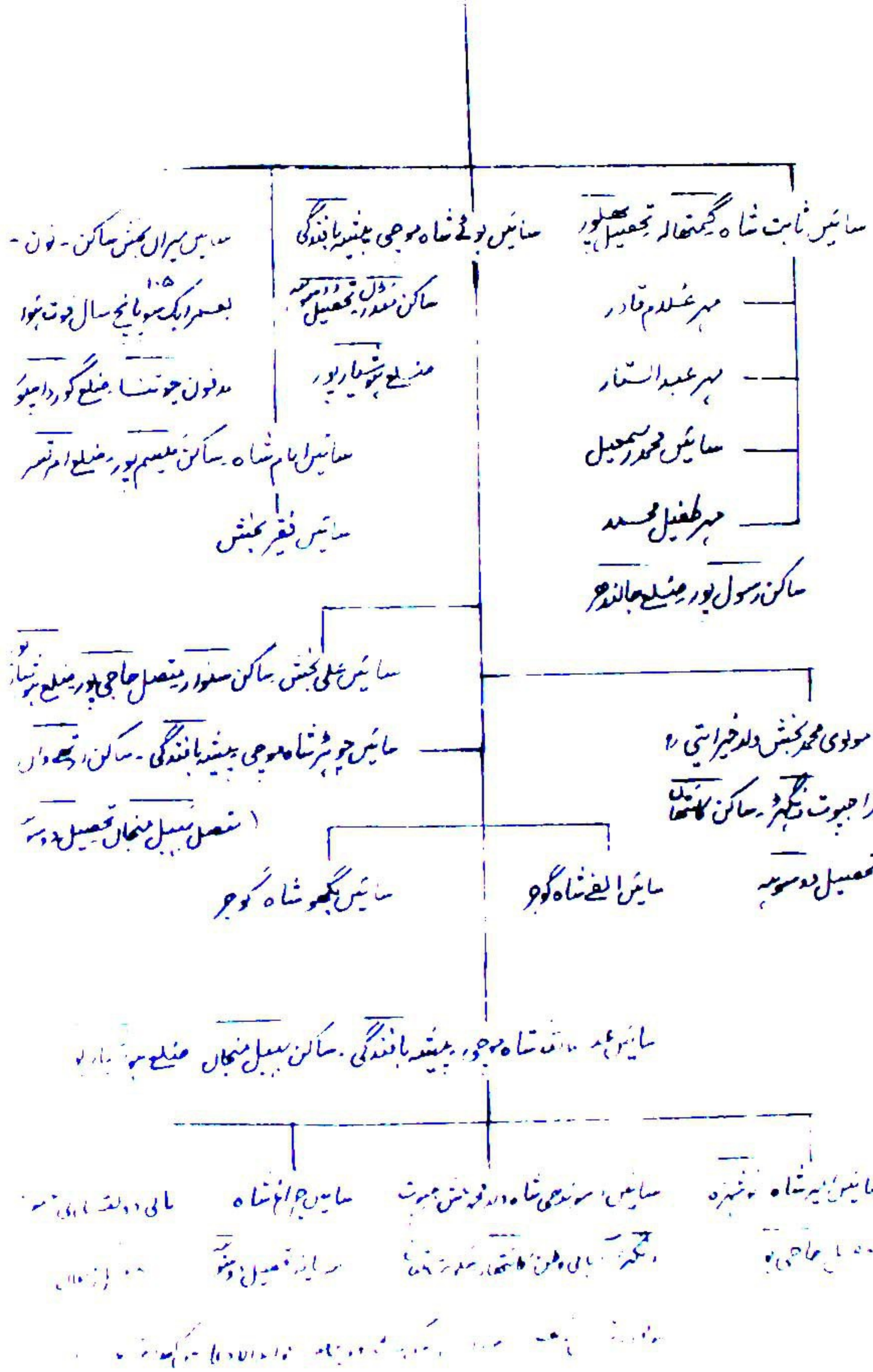

Marfat.com

(۳۶)

علم الدین

مولوی علم الدین کاتب بنڈی والہ رام

آپ سید فضل الدین ولد سید فتح الدین برخوردار ی بٹر جن والہ رام کے خلیفہ تھے۔ صاحب علم تھے اور فنِ کتابت کے ماہر تھے۔ موضع بنڈی ضلع میرپور میں سکونت رکھتے تھے۔

دستخطِ کریما آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پند نامہ کریما[1] سنہ ۱۳۷۷ھ ایکہزار تین سو ستتر ہجری میں میری نظر سے گذرا اُس پر سے دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

"تم تمام شد نسخہ کریما مبن تصنیف حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی قدس اللہ سرہ العزیز از ید فقیر حقیر درویش علم دین۔ در موضع بنڈی بقلم در آوردہ بتاریخ سنہ ۱۹۱۵ ب " سنہ ۳

---

[1] یہ نسخہ کریما۔ صاحبزادہ طالب حسین ولد سید محمد عالم بن سید نظام الدین برخورداری کے گھر بمقام بٹر جن علاقہ کسر گجران۔ ضلع میرپور میں موجود ہے۔ [2] مطابق سنہ ۱۸۵۸ء۔ سنہ ۱۲۷۴ھ۔ شرافت

Marfat.com

غ

(۳۷)

غلام حسن

میاں غلام حسن انصاری برقندازی جالندھریؒ

آپ اپنے والد اکرم حضرت مولانا محمد عظم انصاری برقندازی جالندھری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے علم نجوم و رمل و جفر اپنے والد صاحب سے سیکھا، اور علم طب اپنے چچا صاحب سے حاصل کیا، کامل طبیب ہوئے۔ [۱]

ریاضات آپ ہمہ تن محو ریاضات و عبادات رہتے عشروں پر عشرے۔ اور چلوں پر چلے کیا کرتے۔ حفظ مراتب اور نماز ہفتگانہ پر مواظب تھے۔ اور ادا خاندان کی دعوت زکوٰۃ ادا کیں۔ [۲]

کرامات

متعدد مکانات میں ظہور ایک مرتبہ آپ کے مرید سائیں شیر شاہ لاہوری نے آپ سے تعدد امکنہ اور تجدد امثال کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا۔ ہاں۔ آپ کے پاس کچھ پھول پڑے تھے۔ فرمایا یہ لے جاؤ۔ کچھ مولوی محمد عظم کے مزار پر اور کچھ قاضی محمد علی کی قبر پر اور کچھ شاہ عبدالغفور کی خانقاہ پر رکھنا۔ گرمی کا موسم اور دوپہر کا وقت تھا۔ آپ جس مکان میں لیٹے ہوئے تھے۔ فرمایا باہر سے اس کا قفل لگا جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب یکے بعد دیگرے تینوں مزارات پر گئے۔ تو آپ کو وہاں ہر جگہ موجود پایا۔ جب واپس آکر دیکھا تو قفل بدستور لگا ہوا تھا۔ جب کھولا تو آپ اندر سو رہے تھے۔ [۳]

---

[۱] [۲] [۳] انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی۔ ۱۲۔ شرافت۔

Marfat.com

طعام بڑھ جانا | ایک مرتبہ آپ موضع پرچیاں خورد میں گئے۔ جانی بافندہ نے دعوت کی۔ ایک مرغ اور دو سیر آٹا پکایا۔ کھانے کے وقت چالیس پچاس آدمی اکٹھے ہو گئے۔ وہ گھبرا گیا کہ اب کیسے انتظام ہو سکے گا۔ آپ نے اپنا رومال کھانے پر ڈال دیا اور خود لنگر تقسیم کیا۔ سب نے سیر ہو کر کھایا اور گھر والوں کے واسطے بھی بچ رہا۔ [۱]

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدوں کے نام صاحب انوار القادریہ نے یہ لکھے ہیں۔

۱ بابا قادر شاہ۔ المعروف قادو شاہ۔ المخاطب بہ شیر شاہ بن محمد صالح ندہ سال ساکن کوچہ ندہ سالاں۔ دہلی دروازہ لاہور۔ مدفون سلطان پورہ۔ لاہور۔

۲ سید رمضان شاہ۔ ساکن بھٹیاں باچھو واڑہ۔ ضلع لدھیانہ۔

۳ مولوی محمد بخش بن فیض بخش۔ ساکن کلیان پور

۴ میاں کرم بخش۔ ساکن کوٹلہ۔

۵ سید علی بخش۔ ساکن موندہ۔

۶ میاں امام بخش ارائیں۔ ساکن موندہ۔

۷ میاں دائم شاہ مراسی۔ ساکن موندہ۔

۸ میاں صدر الدین۔

۹ میاں عمر بخش ترکھان۔

۱۰ سائیں محکم شاہ ارائیں۔

۱۱ نورا بافندہ۔

۱۲ اکبر ولد دانا ارائیں۔

۱۳ نتھو ولد خدا بخش۔

۱۴ میاں بختیار۔

---

[۱] انوار القادریہ قلمی ۱۲ منہ

Marfat.com

۱۵ پیر بخش چیلہ

۱۶ کرم بخش ارائیں ساکن گیلی

۱۷ میاں غلام حسین۔ ساکن بہادرکی۔

۱۸ فرید بخش۔ ساکن سمی پور

۱۹ الٰہی بخش پروانہ باندہ ساکن کوٹلہ متصل نکودر۔

۲۰ سائیں توکل شاہ۔ ساکن کریالہ

۲۱ قطب الدین ڈوگر۔ ساکن لکھوکی منیالہ۔ ریاست کپورتھلہ

۲۲ سائیں سوندھے شاہ۔ ساکن بسی باباخیل۔

۲۳ سائیں محمد شاہ۔ ساکن باراں امام۔ محلہ گاڈی احاطہ۔ پیر منگارروڈ۔ کراچی۔

تاریخ وفات میاں غلام حسن انصاری کی وفات بقول صاحب انوار القادریہ سوموار کی رات۔ تیسری صفر ۱۲۷۷ھ ایکہزار دوسو ستتر ہجری مطابق بیسویں اگست ۱۸۶۰ء ایک ہزار آٹھ سو ساٹھ عیسوی موافق پانچویں بھادوں سمت ۱۹۱۷ ایکہزار نو سو سترہ بکرمی میں عہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ تین جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار۔ جالندھر۔ بستی شیخ درویش میں ہے۔

مادہ ہائے تاریخ

۱۔ "فرشتہ عالی مقام" ۱۲۷۷ھ

۲۔ "زین خانقاہ جنت" ۱۲۷۷ھ

شہ یہ نام انوار القادریہ میں درج نہیں۔ یہ ایک شجرہ فقرا سے لیا گیا ہے۔ اشرافت

Marfat.com

شجرۂ فقرائے میاں غلام حسن شاہ جالندھری رح

سائیں محمد شاہ - امام باڑہ گاڈی احاطہ - پیر سنگار روڈ - کراچی شہر

سائیں حضرت علی شاہ "

سائیں عشق علی شاہ "

سائیں صابر علی شاہ " متوفی جمعرات ۱۹ محرم ۱۳۸۰ھ ۱۲ جولائی ۱۹۶۰ء

سائیں مراد علی شاہ - ساکن گورداله ڈاکخانہ نانانوالہ ضلع شیخوپورہ ۱۳۸۱ھ میں موجود ہے

سب مریدانِ مراد علی شاہ ۱۳۸۱ھ سنہ ۱۹۶۱ء میں موجود ہیں ۱۲

- محمد دین ولد رحمان راول - نانڈیانوالہ
- محمد شفیع ولد اللہ دتہ راول - سرگہرہ گوجرانوالہ
- محمد صدیق ولد اللہ دتہ راول "
- حاجی علی ولد خیر دین راول "
- عبدالغفور ولد خیر دین راول "
- متھا ولد خیر دین راول "
- رمضان ولد فتح محمد راول "
- نذیر احمد ولد ستار دین راول "
- اللہ دتہ راول "
- دین محمد ولد اللہ دتہ ترکھان "
- کریم بی بی زوجہ ستار دین راول "
- نواب بی بی زوجہ فتح محمد راول "
- اللہ رکھو زوجہ رمضان راول "
- رحیم بی بی زوجہ اللہ رکھا "

عبداللطیف ولد نوابدین راول بلتے والہ ضلع گوجرانوالہ

- شفیع محمد ولد نواب دین راول "
- نعامت علی ولد بوٹا راول "
- نذیر احمد ولد بوٹا راول "
- نذیر احمد ولد حضدر خان راول "
- رشید احمد ولد حضدر خان راول "
- غلام نبی ولد نواب دین راول "
- گلزار احمد ولد دین محمد راول "
- محمد شریف ولد رشید دین راول "
- فرمان علی ولد شہابدین راول "
- دین محمد ولد حسین بخش راول "
- مراد علی ولد فضل دین راول "
- حشمت علی ولد فضل دین راول "

سراجدین ولد فضل دین راول - بلتے والہ - ضلع گوجرانوالہ

- حشمت بی بی زوجہ دین محمد راول "
- حمیدہ بی بی زوجہ محمد لطیف "
- سردار بی بی زوجہ حشمت علی "
- مولوی محمد علی امام مسجد "
- رحمت علی جوگی "
- بشیر احمد ولد غلام محمد جوگی "
- عنایت ولد بوڑا جوگی "
- اسمٰعیل ولد احمد دین جوگی "
- کریم بخش ولد عبدالرحمٰن کشمیری "
- خورشید احمد ولد نظام دین چوکیدار "
- شریف ولد الہدین چوکیدار "
- رحمت علی ولد بھا کمہار "

پیر دین چنگڑ - ساکن ہاتھی آنہ - مذہب سلسلہ

Marfat.com

(۳۸)

غلام حسن

فقیر غلام حسن برقندازی گوندلاں والیہ رح

آپ امیر کبیر فقیر فضل الدین برقندازی وزیر مہاراجہ گلاب سنگھ والی کشمیر کے تیسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ سکونت۔ موضع گوندلانوالہ۔ مضافاتِ گوجرانوالہ میں تھی۔

آپ کی ولادت ۱۲۲۹ھ ایکہزار دوسو انتیس ہجری مطابق ۱۸۱۴ء ایکہزار آٹھ سو چودہ عیسوی میں ہوئی۔

عہدہ داری آپ ظاہری علوم میں جید عالم ہوئے۔ فن کتابت اور طبابت میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ریاست جموں و کشمیر کے شاہی طبیب تھے۔ دبیر اول کا عہدہ بھی آپ سے متعلق تھا۔

مکتوب بنام میاں غلام محی الدین یہ مکتوب آپ نے اپنے کسی دوست میاں غلام محی الدین نام کی طرف لکھا ہے۔

" برادرِ عزیز دافر تمیز میاں غلام محی الدین۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

از طرف غلام حسن بعد از سلام مسنونِ اسلام۔ واضح باد کہ احوال ایں جائے بخیریت و خیریت آں ہمہ صاحبان از جنابِ پروردگار ہمواره مستدعی ست۔ دیگر آنکہ جو سوال رقیمہ گانِ سرکار کہ بدستِ حافظ حامد علی فرستادہ بود۔ تاحال [illegible] چہ گردید۔ باید کہ ہمہ احوال و گفت شنودِ طرفِ ثانی و ہم خبر کہ یافتہ باشد از سرکارِ جاللہ ھر ضرور بالضرور بایں طرف نوشتہ رسانید۔ و دریں جا ہر روز بارش میشود واز جہت گل تدارک نشدہ۔ ھرگز تفاوتِ بارش نمے شود۔ وقتیکہ جواب رقیمہ مرسلہ

Marfat.com

آئید و تا حاکم در اینجا آئید۔ آنوقت معلوم خواہد گردید۔ دیگر خبر قاسم نمی نویسید کہ در اینجا آمدہ است یا نہ۔ در اینجا معلوم نیست کہ در ین جا ہست یا نہ۔ باعث باران رحمت زیادہ خیر۔ ہمہ خوردو کلان را سلام واضح باد۔ والسلام والاکرام۔

دو روپیہ از محمد صدیق۔ اگر حیلہ و حوالہ در میان آرد نوشتہ از و طلبند فقط۔"[1]

---

[1] پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے مجموعہ مخطوطات شیرانی میں حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی متوفی ۱۱۷۳ھ کی کتاب تذکرہ نوشاہی کا ایک قلمی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۰ھ موجود ہے، اس کا نام "احوال حضرت نوشہ" تحریر ہے۔ اس کے باہر حفاظتی ورق پر یہ مکتوب تحریر ہے۔ شرافت

Marfat.com

(۳۹)

غلام حسین

میاں غلام حسین برقندازی بڑھکی والا رح

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی والا رح کے فرزند اکبر تھے۔ اور شیخ پیر بخش برقندازی پاک پتنی رح کے مرید خلیفہ تھے۔ بڑھکی بدھال میں سکونت رکھتے تھے۔

فن کتابت آپ عالم باعمل تھے۔ خطِ نسخ سیکھا ہوا تھا۔ قرآن مجید لکھ کر فروخت کر کے اپنا گذر اوقات کیا کرتے۔ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن مجید۔ آپ کے بھتیجے سائیں سید رسول صاحب کے پاس اس وقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہے۔

ایک شخص کو بددعا ایکمرتبہ آپ موضع چک بیلیخاں تحصیل گوجرخاں میں اپنے مریدوں کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نمازِ ظہر ادا کرنے کے واسطے مسجد کو چلے تو ملّ نام ارائیں کو فرمایا کہ ہم عصر کی نماز پڑھ کر ہی گھر آئیں گے۔ تمہاری گھوڑی کو دانہ ڈال کر توبرہ لگا دینا۔ جب آپ چلے گئے تو اُس نے گھوڑی پر تاہرو ڈال کر دو میل تک اِدھر اُدھر دوڑایا اور آکر جلدی سے توبرہ لگا دیا۔ جب آئے تو گھوڑی ہنہنائی۔ آپ نے فرمایا۔ مشکن! کیا کہتی ہے؟ پھر آپ نے توبرہ میں ہاتھ ڈالا تو ہاتھ کو مرغی کی بیٹ لگ گئی جو بھوسہ میں تھی۔ آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا۔ آگے آگے رزق اور پیچھے پیچھے ملّ ہو گا۔ چنانچہ واقعی وہ ساری عمر افلاس میں سرگرداں رہا اور اسی حال میں مر گیا۔ اکثر لوگ آپ کے مطیع اور مسخر ہو گئے۔ [1]

---

[1] مکتوب سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی مؤرخہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	سائیں علم الدین درویش	علاقہ گوجر خاں	ضلع راولپنڈی
۲	پیر مراد شاہ صاحب رح	ساروکے	گجرات
۳	سید ابراہیم شاہ ولد سید فتح شاہ صاحب رح	گکھڑ	گوجرانوالہ
۴	سید نواب شاہ صاحب رح	منصوروالی	〃
۵	سائیں موسیٰ کشمیری	〃	〃
۶	سائیں عیسیٰ کشمیری	〃	〃
۷	سائیں سلطان کشمیری	〃	〃
۸	مستری اللہ دتہ ترکھان	〃	〃

مدفن | میاں غلام حسین کی قبر موضع بکھی بڑھال۔ ضلع راولپنڈی میں ہے۔

Marfat.com

(۴۰)

غلام حسین

فقیر غلام حسین برقندازی گوندلانوالہ رح

آپ امیر کبیر فقیر فضل الدین برقندازی رح وزیر مہاراجہ گلاب سنگھ والی کشمیر کے دوسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ سنہ ۱۲۲۷ ایکہزار دو سو ستائیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۲ ایکہزار آٹھ سو بارہ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ سماع کے بہت شائق تھے۔

تجدید جاگیر آپ کے والد صاحب کے نام جاگیر تھی۔ اُن کے بعد آپ کے بڑے بھائی فقیر چراغ دین نے تجدید کرائی۔ اُن کی وفات کے بعد آپ نے موضع گوندلانوالہ کی معافی عدالت سے اپنے نام منتقل کرائی۔ اس کی نقل بلفظہ درج ذیل ہے۔ سند جاگیر

"بنام مسمی غلام حسین فقیر عمر للعہ سال۔ ساکن گوندلانوالہ۔ پرگنہ وضلع گوجرانوالہ"

منسلکہ نمبر ۲۶۔ نقشہ رپورٹ ہشتم جاگیرات دھرم ارتھاں درینوقت حسب الحکم امیر کبیر نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منعقدہ چٹھی انگریزی سکرٹری اعظم گورنمنٹ کشور ہند نمبر ۱۰۶۲ مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء۔ اسمی صاحبان بورڈ ممالک پنجاب وغیرہ جاگیر آدد بہنہ چاہ جاہ بگہ وچاہ تونگا نوالہ واقع موضع گوندلانوالہ۔ پرگنہ وضلع گوجرانوالہ جمعی للعہ سالہ ایک سو [illegible] روپیہ سالیانہ بطور بخشش سرکار انگلشیہ بلا اخذ نذرانہ سرکار تاحین حیات نامزد و مرحمت ہوئی۔ اور بعد وفات اس کی ضبط سرکار ہوگی۔ لہذا یہ وثیقہ [illegible] الموقوم یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۳ء مقام لاہور بقلم کنہیا لال محرر۔" [۲۹ محرم سنہ ۱۲۷۰ھ]

سلہ یہ وثیقہ اصلی۔ گوندلانوالہ میں صوفی محمد فاضل مرحوم کے گھر میں میں نے دیکھا تھا۔ راشرافت۔

Marfat.com

(۱۴)

غلام دین

میاں غلام دین ابدالوی رح

آپ میاں سلطان ملک ولد میاں سلطان محمد پھیاری نوشہروی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ ابدال۔ ضلع گورداسپور میں سکونت رکھتے۔ آپ کا سلسلہ ارشاد کافی ہے۔ بہت لوگ آپ سے سیراب ہوئے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد بخش صاحب رح

۲ میاں کریم بخش صاحب رح

مدفن | آپ کی قبر بمقام ابدال۔ ڈاکخانہ خوشحالی پور۔ برسر سڑک ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہے۔

مختصر تذکرہ اولادِ میاں غلام دین ابدالوی رح

- میاں غلام دین صاحب رح کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد بخش۔ اور میاں کریم بخش۔
- میاں محمد بخش کا ایک بیٹا میاں ولی شاہ تھا۔
- میاں ولی شاہ کے چار بیٹے۔ محمد حسین۔ محمد فاضل۔ ناظر حسین اور صادق حسین ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں موجود ہیں
- میاں کریم بخش ولد میاں غلام دین صاحب کا ایک بیٹا میاں احمد شاہ تھا۔
- میاں احمد شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ مولوی عطاء اللہ۔ میاں عنایت اللہ بعمر ۹ سال فوت ہوا۔ مولوی ثناء اللہ۔
- مولوی عطاء اللہ اپنے والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ اب ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں موجود ہیں۔ ان کے دو لڑکے غلام رسول اور مشتاق احمد موجود ہیں۔
- مولوی ثناء اللہ ولد میاں احمد شاہ کے تین لڑکے ہیں۔ محمد حفیظ۔ محمد لطیف۔ اور محمد سعید۔ سب موجود ہیں۔

یہ سب صاحبان ہجرت کے سلسلہ میں اب پاکستان کے اضلاع میں آباد ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

(۴۲)

غلام رسول

سائیں غلام رسول برقندازی بڑھکی والا رح

آپ سائیں کالا برقندازی بڑھکی والا رح کے چھوٹے بیٹے تھے۔ ارادت و خلافت آپکو شیخ پیر بخش برقندازی پاک پتنی رح سے تھی۔ بڑھکی شریف میں سکونت رکھتے تھے۔

تعلیم و اخلاق | آپ نے فارسی علم ادب کی کتابیں پڑھی تھیں۔ کتب خوانی کا ملکہ حاصل تھا آپ بردبار۔ خوش اخلاق اور ہر دلعزیز تھے۔ جو شخص ایک دفعہ آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتا اُس کو آرزو رہتی کہ پھر بھی کبھی نیاز حاصل ہو۔

بزرگوں کی زیارتیں | آپ کئی مرتبہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش رح کی درگاہ معلّے پر حاضر ہوئے اور نوشہرہ شریف کے عرس پر ہر سال خود حاضر ہوا کرتے اور اپنی اولاد و مریدوں کو بھی نصیحتاً فرمایا کرتے کہ پیر خانہ پر ہمیشہ حاضری دیا کرو۔ تمہارے دین و دنیا کے سب کاروبار اچھے ہوں گے۔

ذوق و شوق | آپ کا وجود مبارک عشق و محبت کا سرچشمہ تھا۔ ایک مرتبہ آپ درگاہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح پر حاضر ہوئے۔ آپ کے صاحبزادہ سائیں سفید رسول۔ اور دیگر چند درویش ہمراہ تھے۔ عشا کے وقت مجھ کو [شرافت کو] آپ کے آنے کی اطلاع ہوئی۔ میں بمعہ اپنے مرید خیر الدین رندھاوا مدن چکڑالہ آپ سے ملنے کے واسطے گیا۔ دالان میں آپ کا ڈیرہ تھا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ آپ رضائی اوڑھ کر بیٹھے تھے۔ جب آپ کو میرے متعلق علم ہوا کہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد سے ہوں تو آپ بے ساختہ تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ باوجودیکہ سو سال سے زیادہ عمر

Marfat.com

رکھتے تھے۔ عبادت الٰہی۔ اور آداب طریقت میں نوجوانوں کی طرح ثابت قدم تھے۔

میں نے آپ سے بزرگان سچیاریہ کی نسبت دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے میاں سلطان ملک نوشہروی متوفی ۱۲۶۷ھ اور میاں سلطان مست نوشہروی متوفی ۱۲۸۲ھ کا زمانہ پایا ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے حضرت سچیار صاحب رح کا پہلا مقبرہ اور پہلا نوشہرہ پھر دوسرا روضہ۔ اور دوسری جگہ نوشہرہ۔ پھر تیسرا مزار اور تیسری جگہ نوشہرہ دیکھا ہے۔

میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے مائی نواب صاحبہ برقندازیہ جو علاقہ پوٹھوہار میں گذری ہیں اُن کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ہمارے بچپن کے زمانہ میں گذری ہیں لیکن ہم نے زیارت نہیں کی۔

پھر آپ نے مجھ کو فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب! کوئی ذکر سناؤ۔ میں نے حضرت نوشہ صاحب رح کی وہ کرامت بیان کی جس میں حضور نے چوپان مُردہ دفن شدہ کو زندہ کیا تھا۔ آپ کو یہ واقعہ سُن کر وجد ہو گیا، اور غلبہ عشق سے پھڑک اُٹھے۔ باوجود اسقدر کبر سنی کے آپ عشق نوشاہ عالیجاہ رح سے مخمور تھے۔

مریدوں پر شفقت

آپ کے فرزند اکبر سائیں سید رسول صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ آپ موضع کٹھوہڑ تحصیل وزیر آباد میں چودھری حاکم چیمہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ جو کہ آپ کے والد ماجد سائیں کالا برقندازی رح کا مرید تھا۔ بہت غریب آدمی تھا۔ افلاس کا یہ حال تھا کہ رات کو چنوں کے دانے بھنا کر آپ کو کھلاتے اور بال بچہ کو بھی کھلاتے۔ گھر میں کوئی چیز مہیا نہ تھی۔ صبح آپ نے اُس کو بشارت دی کہ چودھری حاکم! اب تیرے اور تیری اولاد کے دن خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھے آگئے ہیں۔ تو مربعہ حاصل کرنے کی درخواست کر اُس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک پائی بھی نہیں جو خرچ کروں۔ آپ نے چار آنے اپنے پاس سے دیئے کہ درخواست پر ٹکٹ لگا کر پیش کر دے۔ چنانچہ ایک مربعہ زمین زمینداری کی۔ اور ایک مربعہ نمبرداری کا اُس کو مل گیا، اور روز بروز کشائش ہونے لگی۔ چنانچہ اس کے بعد

Marfat.com

زمین کے کئی مربعے خرید لئے۔ چنانچہ اسوقت ۱۳۵۸ھ میں اُس کا پوتا چودھری خوشی محمد ولد محمد خاں ولد حاکم چیمہ اپنے علاقہ میں کافی بارعب شخص ہے۔ اور فقیروں کا خدمتگار ہے۔

کرامات

سانگ گزیدہ مویشیوں کا شفا پانا آپ کے فرزند صاحبزادہ سید رسول صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ موضع کھوکھر چک نمبر ۳۰۳۔ ضلع لائل پور میں تشریف لے گئے۔ وہاں چودھری رانجھا کے مویشیوں کو باولا کتا کاٹ گیا۔ وہ آپ کی خدمت میں آکر زار و قطار رونے لگا۔ آپ اُس کے ساتھ اُس کے ڈیرہ پر گئے اور سب مویشیوں کو دَم کیا۔ چنانچہ وہ اچھے ہو گئے۔ اُس کے عوض اُس نے چار کنال زمین آپ کو نذرانہ میں دی۔ جو تا حال سال بسال اُس کی اولاد چودھری احمد خاں ولد رانجھا مذکور۔ حضرت میر کلاں میر رح کے عُرس کے موقع پر روانہ کیا کرتا ہے۔

ایک شخص کو قید سے بچانا راجہ حُکم داد خاں بیان کرتے ہیں۔ کہ میں پولیس میں ملازم تھا۔ ایک مرتبہ راولپنڈی میں بغرضِ تعمیل وارنٹ باوردی گیا۔ اُن ایام میں مجھے لاری کی ڈرائیوری کا بہت شوق تھا۔ تعمیل کے بعد میں شہر سے ایک لاری پر بیٹھ گیا۔ اور چلانا شروع کر دی۔ لاری گوجر خاں کی طرف جا رہی تھی۔ راستہ میں صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع راولپنڈی ملاقی ہوئے۔ انہوں نے لاری ٹھہرا کر میرا نام اور نمبر لکھ لیا اور دوسرے دن مسٹر ٹی اے صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ چٹ لکھی۔ کہ کل فلاں وقت حکم داد خاں لاری باوردی چلا رہا تھا۔ آپ رپورٹ کریں کہ اس کے پاس ڈرائیوری کا لائسنس ہے یا نہیں۔ اگر لائسنس ہو بھی تو بھی پولیس کی وردی کے ساتھ کرایہ کی لاری کیوں چلا رہا تھا۔ حالانکہ میرے پاس ڈرائیونگ لائسنس بھی نہ تھا۔ جب مسٹر ٹی صاحب نے لائن میں ٹیلیفون دیا کہ مجھے دفتر میں بلا کر واقعات دریافت کریں تو میں لائن سے بھی غیر حاضر تھا۔ میری غیر حاضری بھی اُس کے روزنامچہ میں درج ہو گئی۔ غرضیکہ اسی طرح پانچ چھ مقدمات مجھ پر دائر ہو گئے۔ گردشِ ایام اور ناکامی قسمت سے میں سخت مجبور تھا۔ اتوار کی تعطیل پر میں نے اپنے گاؤں سرھلی جانے کا ارادہ

Marfat.com

کیا۔ صبح سات بجے اڈہ للدریاں پر گیا، وہاں ایک رمّال بیٹھا تھا۔ اُس نے فال کے ذریعہ میرے تمام گذشتہ واقعات بیان کر دئیے۔ اور کہا اب تجھے ایک فقیر ملے گا جس کی آنکھیں سُرخ ہوں گی۔ جو کچھ تم کو بتاوے اس پر عمل کرنا۔ تمہاری سب گردش دُور ہو جائے گی۔ میں لاری پر سوار ہو کر بٹھنڈی آیا۔ ظہر کی نماز مسجد میں پڑھ کر گھر آ رہا تھا کہ راستہ میں ہمارے رشتہ دار کے گھر سائیں غلام رسول صاحب بیٹھے تھے۔ میرے دل کو کشش ہوئی۔ میں آپ کے پاس جا کر سلام کر کے نیچے فرش پر بیٹھ گیا۔ آپ نے ہر چند چارپائی پر بیٹھنے کو فرمایا۔ لیکن میں ادب کی وجہ سے نیچے ہی بیٹھا رہا۔ آپ نے فرمایا اچھا بیٹا اب تم پر بھی نظرِ خاص کرنی پڑی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کیا پہلے آپ کی نظر مجھ پر نہ تھی؟ آپ نے فرمایا۔ "کُجا رام رام کُجا ئیں ئیں" اب میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر اس پر عمل پیرا رہو گے تو دونوجہان میں فائدہ اُٹھاؤ گے۔ میں نے عرض کیا بسر و چشم۔ آپ نے ایک وظیفہ بتایا کہ یہ روزانہ پڑھا کرو۔ اور اپنی تنخواہ سے ایک پیسہ فی روپیہ سال بسال حضرت میر کلاں پیر دکھیا ہی رح کے عُرس پر ضرور دیا کرو۔ میں نے رد کر عرض کیا کہ باقی حضرت میں تو سب کچھ ماننے کو تیار ہوں۔ لیکن میرے متعلق چھ مقدمات چل رہے ہیں اور بہت جلدی قید کی سزا پانے والا ہوں۔ آپ کو جوش آ گیا اور آنکھیں سُرخ ہو گئیں۔ فرمایا۔ بیٹا! تم کو کوئی نہ پوچھے گا۔ چنانچہ نو دس سال کے عرصہ سے میں پولیس کے دفتر میں کام کر رہا ہوں۔ آج تک مجھے یہ پتہ بھی نہیں چل سکا۔ کہ وہ کاغذات کہاں گئے۔ یہ سب کچھ آپ کی دعا کا نتیجہ ہے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہیں۔

۱ سائیں سید رسول صاحب۔

۲ سائیں محمد خاں صاحب۔ اہل ادب و ارادت درویش صفت ہیں۔

سائیں سید رسول صاحب بعمر متیقن بزرگ ہیں۔ صورت و سیرت میں اپنے والد بزرگوار سے مشابہ ہیں۔ صاحب علم و عمل ہیں۔ ایک مرتبہ عُرسِ نوشہرہ شریف پر میاں نواب علی صاحب سجادہ نشین کے دیوان خانہ میں ان کی ملاقات ہوئی۔ نہایت محبت و خلوص سے پیش آئے۔ میں نے [شرافت نے]

Marfat.com

کہا کہ اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات لکھ کر بھیجنا۔ چنانچہ اُنہوں نے واپس جانے ہی حالات سلسلہ نقشبندیہ جو پوٹھوہار میں گذرے ہیں۔ اپنے قلم سے لکھ کر ارسال کئے۔ جو شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ مآثر الاحبار۔ اور پانچویں حصہ عوارف الانوار اور چھٹے حصہ صحائف الاسرار میں اپنے اپنے مقام پر درج کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے ایک مکتوب بھی بھیجا۔ جو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مکتوب سائیں سید رسول شرقپوری والا | ۷۸۶

"جمیل المناقب بمیم الاحسان ہادی وراہ نما۔ ضیاء نوشاہ۔ حضرت صاحبزادہ شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی سلامت باشند۔ بعد السلام علیکم وادائے آداب معروض آنکہ یہ عریضہ ناچیز چند اوراق کا مجموعہ لئے حاضر خدمت ہے۔ یہ اوراق تعارف کرانے والے ہیں اُن ہستیوں کا۔ جن میں پیر پرستی۔ ریاضت۔ زہد و تقویٰ عشقِ الٰہی اپنے اپنے مقدور کے مطابق مختلف انداز میں ملتا ہے۔ گویا ایک ہی شراب مختلف شیشوں میں ہے۔ میرے حامۂ ناچیز میں اتنی لیاقت کہاں کہ ایسی معزز و متبرک ہستیوں کے احوال قلمبند کرے۔ مگر دل میں ایک درد اور درد میں ایک سرور رکھتا ہوں جو کسی طرح چین لینے نہیں دیتا۔ یہ اسی کا حیلہ ہے کہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں جو کچھ بزرگوں کی زبانی سُنا اُسے صفحہ کاغذ پر اُتار دیا۔ مختلف قسم کے پھول۔ جن میں اکثر کھلے ہوئے اور کچھ غنچے بھی شامل تھے۔ جن کی مہک صحن گلشن تک ہی محدود تھی۔ انہیں دیکھ کر جی میں امنگ اُٹھتی تھی کہ ایک گلدستہ کی صورت میں نظرِ احباب کروں۔ مگر گلدستہ کی زیبائش اور بناوٹ کے لئے کچھ دماغ اور لیاقت کی ضرورت تھی۔ جس کے بغیر یہ کام ناممکن تھا۔ مدت کی آرزو جو دل میں اٹھکیلیاں لے رہی تھی آپ جیسے راہ نما کی ملاقات سے امید کا رنگ لے کر بذاتِ خود ایک پھول کی صورت میں رُونما ہوئی۔ رہوارِ شوق کچھ اور بھی تیز ہوا۔ چنانچہ پھولوں کو جمع کیا اور راہ نما کے سامنے یا دوسرے الفاظ میں گلشن کے رکھوالے کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

Marfat.com

اِس بات کا سمجھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں کہ پھول اور غنچے کونسے ہیں، یا پھولوں سے کیا مراد ہے پھولوں سے مراد فقر نوشاہی ہے۔ اور جمع کرنے والا سید رسول نامی ایک بندۂ ناچیز ہے گلشن نوشہ علیہ الرحمۃ کا گلشن ہے۔ اور رکھوالہ صاحبزادہ شریف احمد صاحب اسم با مسمّٰے جیسی ہستی ہے۔

اب واقعہ یوں ہے کہ بندۂ ناچیز گنہگار سید رسول آپ سے عرس نوشہرہ شریف پر متعارف ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان میں کوئی جامع کتاب موجود نہیں۔ جو کہ ایک بہت بڑی کمی ہے۔ اور ساتھ ہی آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں اب خود اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، جس کے ثبوت میں جناب نے ادبِ لطیف کے جواہر ریزے قلمی صورت میں پیش کئے۔ جن میں میرے والد بزرگوار سائیں غلام رسول صاحب ساکن بڑھکی بدھال تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی کا بھی کچھ ذکر تھا۔ شوق و جذبات کی سیرٹ تو پہلے ہی موجود تھی بس آگ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ بھڑک اُٹھی۔ جناب سے اقرار ہوا کہ جلد از جلد اپنے خاندان و علاقہ کے اپنے بزرگوں کے حالات لکھ کر پیش خدمت کروں گا مگر کھڑک کے علاقہ میں بہت دن رہنا پڑا۔ جس کی وجہ سے کچھ کوتاہی ہو گئی۔ گھر پہنچ کر جو کچھ ہو سکا چند دن کی محنت سے لکھ کر مکمل کیا۔ یہ چند بکھرے ہوئے پھول محنت شاقہ سے جمع کئے۔ اب حضور کے سامنے ہیں۔ امید ہے کہ میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں گلدستہ میں زینت بخشیں گے۔

دوبارہ اتنا عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ان تمام واقعات کا اکثر حصّہ ایسا ہے جو مجھے اپنے والد صاحب سے پہنچا۔ اور اکثر دیگر بزرگوں سے سنا۔ مگر اس بات کی میں تسلی دیتا ہوں کہ یہ تمام واقعات سچے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری یہ محنت رائگاں نہ جائے گی۔ اور جس علمی کمزوری اور ٹوٹی پھوٹی عبارت میں مطلب ادا کیا گیا ہے اس کو اپنے الفاظ میں تصحیح فرما کر اپنی کتاب کے گوشہ عاطفت میں جگہ دیں گے۔ خاکسار

Marfat.com

کے ذمہ جو کچھ کام تھا یا خاکسار کی جو کچھ لیاقت تھی اس سے بڑھ کر سعی عمل سے کام لیا بقولِ غالب۔

ع

سر مہ مفت نظر ہوں میری قیمت یہ ہے ۔۔۔ رہے چشم خریداروں پہ احساں میرا

جواب کے لئے ٹکٹ بھی ارسال خدمت ہے۔ دیگر آپ ان حالات کو جس طرح چاہیں اُلٹ پلٹ سکتے ہیں۔ اور کمی بیشی کر سکتے ہیں۔ آپ جواب لکھتے وقت اتنی مہربانی ضرور فرمادیں اور لکھیں کہ ہماری محنت قبول ہوئی یا نہیں۔ مصرع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

فقط۔ والسلام۔ زیادہ آداب۔ جواب ضروری۔

دعا کا طالب خاکسار گنہگار سید رسول زر بڑھکی

بذھال ڈاک خانہ ایضاً تحصیل کوجرخاں ضلع راولپنڈی

۲۴ مئی ۱۹۳۹ء [۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ]

یارانِ طریقت | سائیں غلام رسول صاحب رح کے خواص درویش یہ ہیں۔

۱ سائیں فیض الرحمٰن بن میاں غلام غوث۔ نوادر آنجناب۔ یہ اچھے درویش ہیں ان کا فقیر خلیفہ محمد ولی۔ ساکن پنڈ بلنسو۔ علاقہ پوٹھوہار۔ زمانہ حاضرہ ۱۳۹۱ھ میں مقام منصور والی۔ ضلع گوجرانوالہ۔ سائیں کالا صاحب کے تکیہ پر مجاور تھے۔

۲ سائیں غلام محمد بن میاں غلام غوث۔ نوادر آنجناب۔

۳ سائیں غلام یٰسین ولد میاں غلام محی الدین۔

۴ سائیں غلام سرور، ولد میاں غلام محی الدین۔

۵ مُلّا احمد۔ ساکن چک نمبر ۹۱ جنوبی۔ ضلع سرگودھا

۶ شیخ فیروز الدین۔ ساکن کھوجیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ

" سائیں مراد علی کشمیری۔ ساکن منصور والی۔ "

Marfat.com

واقعہ وفات

آپ نے اپنی وفات سے تین روز پہلے فرمایا۔ کہ آج رات مجھ کو میرے والد بزرگوار سائیں کالا صاحب رح خواب میں ملے ہیں۔ اور فرمایا کہ بیٹا ہم نے تیرے لئے اپنے پاس پختہ مکان تیار کرایا ہے۔ اس سے تیسرے روز بعد جو یوم انتقال تھا۔ آپ دن کو متعلقین اور ارادتمندوں کے تمام گھروں میں پھرے۔ اور سب کو فرماتے کہ فقیر آج کا دن ان گلیوں میں ہے۔ کل نہیں ہوگا۔ اور کئی گھروں میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے اپنے بزرگوں کی طرف کوئی پیغام دینا ہے تو دے دیں۔ میں لے جاؤں گا۔ سب لوگ آپ کی صحت مزاج کو دیکھ کر اس بات کو خوش طبعی پر محمول کرتے۔ ظہر کی نماز کے واسطے مسجد میں گئے۔ ابھی وضو ہی کیا تھا کہ ذرات الجنب اٹھا۔ آپ نے فرمایا "کیا تو آ پہنچا" حاضرین نے کہا۔ یا حضرت پاس تو کوئی نہیں آیا۔ آپ کس کو کہہ رہے ہیں کہ آ پہنچا۔ آپ خاموش ہو گئے۔ شاید آپ کو فرشتہ اجل نظر آیا۔ ایک آدمی نے آپ کو کاندھوں پر اٹھا کر گھر پہنچایا۔ آپ نے سونٹھ کھائی تو درد سے آرام آگیا۔

رات کو تمام بال بچوں کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور وصیتیں کیں۔ اپنے لڑکے سید رسول صاحب کو فرمایا۔ کہ مجھے کوئی کتاب سناؤ۔ انہوں نے مولوی محمد اشرف صاحب فاروقی رح کی سیحرفی اشرفی نام سنائی جس میں حضرت غوث گنج بخش رح کی توصیف تھی۔ آپ سن کر متاثر ہوئے۔ اور فرمایا۔ "میرا نوشہ ہی نوشہ ہے۔ میرے نوشہ کو تو آسمان کے فرشتوں نے بھی مانا ہوا ہے" پھر حاضرین کو فرمایا کہ اب مجھے آرام ہے۔ تم سو جاؤ۔ جب ضرورت ہوئی تو تم کو جگا لوں گا چنانچہ سب نے استراحت کی۔ آدھی رات کو آپ نے سب کو اٹھایا۔ اور فرمایا کہ اب پھر مجھے درد شروع ہو گیا ہے۔ میرا بچنا مشکل ہے۔ چند نصیحتیں کیں۔ اور کلمہ شہادت پڑھ کر جان بحق تسلیم کی۔

تاریخ وفات | سائیں غلام رسول صاحب کی وفات بارہویں شعبان ۱۳۵۲ھ ایکہزار تین سو باون ہجری مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۳ء ایکہزار نو سو تینتیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ابن ایڈورڈ

Marfat.com

ہفتم ہوئی ۔ سنہ ۲۴ چوبیس جلوسی تھا۔

آپ کے جنازہ پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ شامل تھے ۔ انفاقیہ طور پر حضرت بچیارہ صاحب کی اولاد میں سے میاں نواب علی سجادہ نشین نوشہروی کے صاحبزادہ میاں محمد سلم صاحب بھی موقع پر آ پہنچے ۔

مدفن | آپ کی قبر موضع ہڑھکی بدھال ۔ ضلع راولپنڈی میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

" نصیر بخت "

۱۳۵۲ھ

Marfat.com

(۴۳)

غلام محمد

سائیں غلام محمد برقندازی پوٹھوہاری

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی دالہ رح کے عزیز القدر خلیفہ تھے۔ موضع پنڈ بینسو علاقہ پوٹھوہار میں سکونت رکھتے۔

واقعہ بیعت | منقول ہے کہ آپ کی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ جس پر سائیں کالا صاحبؒ بھی تشریف لائے۔ آپ کو چوکی پر بٹھا کر لڑکیاں گیت گا رہی تھیں کہ سائیں صاحب کو وجد ہو گیا اور اسم ذات کا نعرہ لگایا۔ آپ بھی متاثر ہو کر چوکی سے گر پڑے۔ ہوش آنے پر کہا کہ میرا نکاح سائیں صاحب رح سے ہو گیا ہے۔ اب مجھے کسی دوسرے نکاح کی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ آپ وہیں بیعت ہو گئے۔

چلہ کشی | آپ بیعت ہوتے ہی ریاضات میں مشغول ہوئے۔ سائیں صاحب رح نے آپ کو دریائے جہلم میں چلہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ اکتالیس روز تک پانی میں کھڑے ہو کر وظائف میں مشغول رہے جسم کا نچلا حصہ مچھلیاں کھا گئیں۔ اس عرصہ میں آپ کو مرتبہ فنا فی الشیخ پورا پورا حاصل ہو گیا، حتٰی کہ آپ کی صورت بھی سائیں صاحب رح کے مشابہ ہو گئی۔ علاقہ میرپور۔ ریاست جموں و کشمیر میں آپ کے مریدوں کا سلسلہ کافی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع پنڈ بینسو تحصیل گوجر خاں۔ ضلع راولپنڈی میں ہے۔

---

[1] یہ سارا ذکر مسودہ سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی دالہ رح سے لکھا گیا ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

غلام محمد

میاں غلام محمد جھنگی والے

آپ میاں محمد بخش ولد میاں شہاب الدین صاحب از میں جھنگی ماہی شاہ والے کے اکلوتے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

معمولات تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"حضرت غلام محمد بڑے عالم پابند شرع تھے۔ اور عابد زاہد کامل اکمل و مکمل ولی اللہ تھے۔ اور سیف زبان اور صاحب تاثیر اور احسن اخلاق اور فرشتہ سیرت اور بڑے خوبصورت تھے۔ اور شب و روز قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ نماز کے علاوہ سجدہ خوان دوامی تھے آپ نے بہت سے چلے بھی کئے تھے۔ اور آپ پر رجوعات خلائق بہت رہتی تھی۔ اور فیض کا چشمہ جاری تھا۔ اور آپ طبابت بھی کرتے تھے۔ اور آپ کے وعظ و تقریر سے اور روحانی تعلیم سے خلقت فیض اٹھاتی تھی۔"

علم کا فیض دینا صاحبزادہ پیر سراج احمد مولوی فاضل خلف الرشید میاں احمد شاہ صاحب نے اپنے رسالہ تذکرۃ المشائخ میں اپنے متعلق آپ کا ایک واقعہ اس طرح لکھا ہے۔

"بندہ مسکین سراج احمد ساکن جھنگی ماہی شاہ نے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کی اور یہ تمام واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اور بندہ نے قرآنی تعلیم حضرت غلام محمد صاحب سے حاصل کی جب بندہ نے سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی تو اس آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر آکر بجائے الف کی زیر کے زیر الف کہہ گیا۔ تو آپ نے ایک طمانچہ بندہ کے منہ پر مارا۔ پھر بندہ نے جا۔ زیر کے زیر الف کہا تو آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ اب درست ہے ۔ قرآن مجید سوچ سمجھ کر پڑھو اور غلطی نہ کرو ۔ اور آپ کے ایک طمانچہ کی یہ تاثیر ہوئی کہ بندہ کو آپ کی روحانی تعلیم حاصل ہو گئی اور خود بخود قرآن پڑھنے کا محاورہ ہو گیا ، اور آپ کی آخری عمر میں بندہ نے ایک جمعہ بھی پڑھایا ، اور آپ بہت خوش ہوئے ۔ اور بندہ کے حق میں آپ نے دعا کی ۔ بندہ نے ان کی بہت سی کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں ۔ صرف یہی ہمارے خاندان کے آخری بزرگ تھے ۔ جن کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ،،

تحریر کتب | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے ۔

،، حضرت میاں غلام محمد صاحب نے بہت سی کتابیں اپنے قلم سے تحریر کی ہیں ۔ جو کہ طبابت اور خطوط نویسی اور شرعی ہیں ۔ اور کتب تعویذات بھی تحریر کی تھیں ۔ جو اب تمام کتابیں گم ہو گئی ہیں ، اور ان کے علاوہ آپ نے مجموعہ وظائف حضرت سیاھی شاہ میں چند وظائف تحریر کئے ہیں ۔ اور آپ کا نام بھی اس مجموعہ وظائف میں تحریر ہے ،،

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے ۔

۱ میاں محمد علی صاحب رح

۲ میاں فضل احمد صاحب لاولد فوت ہوئے ۔

— میاں محمد علی کے دو بیٹے ہوئے ۔ اول میاں جان محمد جو فوت ہو چکا ہے ۔ دوسرا میاں محمد سعید جو ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود ہے ۔ بڑا عقلمند شریف اور قانون دان ہے ۔ اخلاق حسنہ رکھتا ہے ۔ مسافروں کی خدمت و مدارات محبت سے کرتا ہے ۔ دینی علوم سے بھی ماہر ہے ۔ میٹرک تک تعلیم ہے ۔ (تذکرۃ المشائخ)

یاران طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے ۔

۱ میاں محبوب علی ولد شاہ چراغ صاحب — جھنگی ماہی شاہ ۔ ضلع ہوشیار پور

۲ سید گنج بخش ولد سید حیدر شاہ صاحب ۔ ساکن ماکھہ ۔ تحصیل دسوہہ ،،

مدفن | میاں غلام محمد صاحب کا مزار جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیار پور میں اپنے آباؤ اجداد کے پاس ہے ۔

Marfat.com

(۴۵)

غلام محمد

میاں غلام محمد ترقپوری رح

آپ میاں کرم الٰہی ولد میاں الٰہی بخش ترقپوری رح کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بیعت طریقہ اپنے عم بزرگ میاں غلام مصطفےٰ صاحب رح سے تھی۔

تاریخ ولادت | ایک وثیقہ انتظام پر جو ۱۹۲۸ء کا لکھا ہوا ہے۔ آپ کی عمر اسوء تیس سال لکھی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۹۸ء میں ہوئی تھی۔

اخلاق و عادات | آپ صاحب جذب و جلالیت تھے۔ اگر کسی پر غصہ ہوتے تو جلدی ہی راضی ہو جاتے۔ ایسے طبیعت جوشیلی تھی۔

کرامت

آپ کے پوتے میاں سردار علی سنایا کرتے ہیں کہ مجھے اپنے ایک مرید سے [illegible] کہتا تھا کہ مولوی عماد الدین[1] چشتی نظامی کا مریدوں ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک [illegible] دکانیں سجی ہوئی ہیں۔ مولوی عماد الدین صاحب ایک چھوٹی سی دکان پر بیٹھے ہیں [illegible] غلام ترقپوری رح ایک بڑی دکان پر بیٹھے ہیں جہاں سے ہر قسم کا سودا دے رہے ہیں [illegible] تو مولوی صاحب کی بیعت کا ارادہ ترک کر دیا اور آپ کا مرید ہو گیا۔

[1] مولانا خواجہ عماد الدین صاحب قوم کھوکھر سے تھے۔ [illegible] لیکن سکونت گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور میں تھی۔ [illegible] سلسلہ میں خواجہ محمد یحییٰ۔ نکوہی سے [illegible]

مصطفائی طالب ہمتی۔ [illegible]

Marfat.com

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں غلام نبی صاحب

۲ میاں غلام حسین صاحب

۳ میاں غلام رسول صاحب

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ میاں غلام نبی - فرزند اکبر

۲ میاں غلام حسین فرزند ثانی

۳ سائیں محمد بخش

۴ سائیں محمد حیات

۵ سائیں محمد بوٹا

تبرکات | آپ کا ایک دانت۔ اور فیروزہ کا کنٹھ۔ اور مصلیٰ کی مسجع یادگار اولاد کے پاس موجود ہے

تاریخ وفات | میاں غلام محمد کی وفات بعمر اسی سال دسویں رجب ۱۳۴۷ھ ایکہزار تین سو سینتیس ہجری۔ مطابق گیارہویں اپریل ۱۹۱۹ء ایکہزار نو سو انیس عیسوی۔ موافق انتیسویں بساکھ سمت ۱۹۷۶ ایکہزار نو سو چھپتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج فرڈیننڈ آرنسٹ البرٹ عرف جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ دس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

" تجرید گشت " ۱۳۴۷ھ

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد میاں غلام محمد شترقبوریؒ

میاں غلام محمد شترقبوری کے تین بیٹے تھے۔ میاں غلام نبی ۔ میاں غلام حسین متوفی ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ اور میاں غلام رسول متاخر دونوں لاولد فوت ہوئے۔

میاں غلام نبی صاحب متوفی ۱۱ صفر ۱۳۶۳ھ اہل ذکر و شغل درویش خیال تھے۔ میں جب کبھی شترقبور جاتا تو نہایت ادب سے پیش آیا کرتے۔ پیری مریدی کا سلسلہ کافی تھا۔ ان کے سات بیٹے ہوئے۔ میاں سردار علی۔ فرزند علی۔ محمد علی۔ رحمت علی۔ سلامت علی۔ شرافت علی۔ اور ارشاد علی۔ ان میں سے دوسرا۔ چوتھا۔ اور چھٹا لڑکا بچپن میں فوت ہو گئے۔

میاں سردار علی۔ ویکسی سیکرٹری رہے۔ اب ریٹائر ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔ ان کا ایک بیٹا محمد بوٹا نام زرگری کا پیشہ کرتا ہے۔

میاں محمد علی ولد میاں غلام نبی۔ مدہوش خیال ہے۔ یونانی حکیم حاجی نیک محمد صاحب شترقبوری کا مرید ہے ایک پاؤں سے لنگ ہے۔ پیری مریدی کا سلسلہ رکھتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا ذوالفقار علی نام موجود ہے۔

میاں سلامت علی۔ تنویر تخلص۔ ۲ جنوری ۱۹۳۳ء ۹ رمضان ۱۳۵۱ھ کو پیدا ہوا۔ میٹرک تک تعلیم ہے۔ اردو میں اشعار کہتا ہے۔ اپنی نظموں کا ایک مجموعہ بنام بادہ و جادہ چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اپنے بزرگوں کے تبرکات اور کتب تصانیف قدیمہ قلمی کا ایک نسخہ مکتوبہ قاضی سعد اللہ بن شیخ محمد شترقبوری اس کے گھر میں موجود ہے۔ اس کا ایک مکتوب جو میٹرک پاس کرنے پر اطلاعاً مجھے بھیجا میاں صاحب کیا جاتا ہے۔

مکتوب میاں سلامت علی تنویر نوشاہی شترقبوری

اللہ اکبر

حضرت نوشاہ حاجی کا یہ فیض عام ہے
دور سے جھکنے کا محشر میں نشاں نوشاہی ہے

شرق پور ضلع شیخوپورہ
۲۰ جون ۱۹۵۱ء

Marfat.com

قبلہ من مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مزاج شریف ۔

خدا کے فضل وکرم سے اور آپ کی نگاہِ کرم کی وساطت سے احقر میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں ۸۱۴ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہو گیا ہے ۔ اور مجھے امید واثق ہے کہ ہمارے محترم صاحبزادہ صاحب بھی بہترین سے بہترین نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہوں گے ۔

آپ کی دُعا سے شعر وشاعری کا سلسلہ بھی ویسے ہی جاری ہے ۔ فدوی نے تقریباً اکیس ۲۱ بائیس ۲۲ غزلیں اور نعتیں لکھی ہیں ۔ جن میں سے دو آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر رہا ہوں آپ اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہوئے ان پر نظرِ ثانی فرما کر تمام مضحکہ خیز غلطیوں سے مبرہ ومنزہ فرما کر ارسال فرمائیں ۔

بزم کا کام بھی بدستور جاری ہے ۔ بلکہ دن دگنی رات چوگنی ترقی وعروج پر ہے ۔ اور اب ہماری بزم کے ممبر پچاس کے قریب ہو گئے ہیں ۔ اب ہمارا خیال ہے کہ ایک سالانہ جلسہ منعقد کرائیں ۔ جس میں آپ کی شمولیت ہمارے لئے باعثِ عزت وافتخار ہے ۔ لہٰذا جب تاریخ مقرر کریں گے تو آپ کو پتہ دے دیا جائے گا ۔ کیونکہ آپ کی آمد ہماری روحوں کے لئے باعثِ تقویتِ ایمان ہے ۔ نیز برات کی شان وشوکت دُولھا کے ساتھ ہوتی ہے ۔ اور آپ ہمارے دُولھا ہیں ۔ اس لئے آپ کا قدم رنجہ فرمانا ہمارے جلسہ کی اور ہماری خوش قسمتی ہے ۔ حضرت قبلہ الحاج میاں نیک محمد صاحب مدظلہٗ کی طبیعت بہت علیل تھی ۔ لیکن اب قادرِ مطلق کی کرم نوازی ہے ۔

آپ خیالاتِ عالیہ سے گاہے بگاہے حقیروں کو سرفراز فرماتے رہا کریں ۔ فقط ۔ ہماری طرف سے مائی صاحبہ کی خدمتِ اقدس میں دست بستہ السلام علیکم ۔ اور تمام اہلِ خانہ کی خدمت میں سلام مسنون

آپ کا ادنیٰ خادم
سلامت علی تنویر نوشاہی ۔ سیکرٹری آف بزم نوشاہی
شرقپور ضلع شیخوپورہ ۔

Marfat.com

ف

(۴۲)

فتح الدین

خلیفہ فتح الدین مجذوب برقندازی پوٹھوہاری

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی برڑھکی والا رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ علاقہ پوٹھوہار کے گاؤں پنڈ بینسو میں سکونت رکھتے۔ پیشہ کفشدوزی کرتے۔ مجذوب الحوال تھے۔

پیر کی خدمات | آپ جب کبھی برڑھکی جاتے تو پہلے اپنے پیروں کے گھر کا کام کرتے۔ پھر گھر والوں کے کام کرتے۔ پھر سارے گاؤں کی جوتیوں کی مرمت کر کے واپس ہوتے۔

اولاد پیدا ہونے کی دعا | ایک مرتبہ آپ کے پیر صاحب کے دو نو بیٹے میاں غلام حسین اور میاں غلام رسول آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ بڑے میاں صاحب نے کہا۔ خلیفہ فتح الدین تم مقبول خدا ہو۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ غلام رسول کو اولاد نرینہ عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنی لوئی (کملی) دے دیں تو دعا کروں چنانچہ انہوں نے لوئی اتار دی۔ آپ نے فرمایا دو لڑکے ہوں گے چنانچہ واقعی دو نو لڑکے سید رسول اور محمد خان نامی پیدا ہوئے۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ **شرف**۔ اسکے تین بیٹے۔ کالو۔ منگا اور رحم علی تھے۔ کالو کا لڑکا فضل الٰہی اور منگا کا لڑکا [illegible]

۲ **پیرو**۔ لاولد فوت ہوا۔

۳ **کمال**۔ اسکے تین بیٹے تھے۔ مہتاب اور منگا تھے۔ لاولد فوت ہوئے

مدفن | خلیفہ فتح الدین نے اولاد کو وصیت کی کہ مجھے اس لوئی (کملی) میں لپیٹ کر دفن کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پنڈ بینسو میں قبر ہے۔

Marfat.com

(۴۷)

فضل شاہ

سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری ؒ

آپ کا آبائی وطن اور مولد و منشا موضع سید پور کھنیاں۔ علاقہ ظفروال ضلع سیالکوٹ میں ایک مشہور قصبہ تھے۔ آپ کے آباو اجداد قصبہ گردیز ملک افغانستان سے پنجاب میں آئے تھے۔ آپ کے دو بھائی اور تھے۔ پیر مٹھا مجذوب علاقہ جموں میں مدفون ہیں۔ اور سید حیدر شاہ لاہور میں۔ اور آپ کی ایک ہمشیرہ سیدہ حسن بی تھیں۔ جو چرمی لباس پہنتیں۔ اور اکثر گورستان میں رہا کرتیں۔ [1]

تعلیم آپ نے شہر سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔ پھر تکمیل تعلیم کے واسطے لاہور میں آئے۔ اور مسجد وزیر خاں میں ٹھہرے۔ یہاں کچھ عرصہ تک تحصیل علم میں مشغول رہے۔ آدمی ذکی اور ذہین تھے۔ بہت جلد اپنے مقصد پر کامیاب ہوئے۔ [2]

عینک سازی اس کے بعد آپ نے عینک سازی کا کام سیکھا۔ آپ کے خاندان میں پیری مریدی قدیم سے چلی آتی تھی۔ لیکن آپ نے اس پیشہ سے احتراز کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایسے شخص کو بیعت لینی حرام ہے جو مریدوں کی تربیت نہ کر سکے۔ اسی وجہ سے آپ نے عینک سازی کا پیشہ اختیار کیا۔ تاکہ اکل حلال پر قادر ہوں۔ [3]

بیعت طریقت تحصیل علم کے بعد آپ کو ایسے شخص کی تلاش ہوئی جو حق کی طرف رہنمائی کرے۔ آپ علوی یعنی سید حسینی نسب تھے۔ مگر حضرت شیخ رحمان شاہ قادری نوشاہی لاہوری کے مرید ہوئے جو قوم کے نوربافؔ تھے۔

---

[1] [2] [3] اسرار التصوف حصہ دوم ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

خدماتِ شیخ اور استفاضہ روحانی | آپ باوجود سیادت کے حضرت شیخ رحمان شاہ کی مریدی وخدمت گذاری سے کبھی انکار نہ کیا، بلکہ اپنی عین سعادت سمجھ کر ہر وقت خدمت میں کمربستہ رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خادم سے مخدوم اور مرجع خلائق ہو گئے۔ ؎

نیز آپ اکثر مزاراتِ اولیائے کرام مثلاً حضرت علی ہجویری رح و میاں میر صاحب۔ و بابا دھو لال حسین۔ و حافظ محمد اسمٰعیل عُرف میاں وڈا صاحب۔ و دیگر مشائخ کرام سے استمداد کیا کرتے تھے۔ اس واسطے بہت جلد مطلب پر کامیاب ہو گئے۔ اور اپنے ہمعصر مشائخ پر سابق و فائق ہو گئے۔ حکیم احمد علی خاں لاہوری رح اسرار التصوف حصہ دوم میں لکھتے ہیں۔ کہ

"یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ آپ کو کامل فیض کس بزرگ سے حاصل ہوا۔ کیونکہ جب آپ صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگے گئے اُس وقت مجذوب تھے اور تکالیفِ شرعیہ سے مسلوب و معذور تھے۔ کچھ اپنا حال بیان نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ سعدی رح کا قول ہے

؎ ایں سعادت زبلبلش بے خبر اند — کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

جب تک کسی کا حال اس کی زبان سے نہ سُنا جاوے صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکتا۔ شجرہ میں جو سائیں چنگے شاہ صاحب خلیفہ میرزا محمد بیگ صاحب سجادہ نشین خانقاہِ شاہ فرید صاحب رح کی وساطت سے حاصل ہوا۔ آپ کی نسبت صرف رحمان شاہ صاحب سے بیان کی گئی ہے۔"

امامتِ مسجد | چونکہ آپ علاوہ علوم شرعیہ کے قرآن شریف بھی بہت عمدہ جانتے تھے۔ اور خوشنویس بھی تھے اس لئے لوگوں نے متفق ہو کر آپ کو محلہ دھائیں کُٹوں کی مسجد کا امام کر دیا۔ چند سے آپ اس خدمتِ اسلامی پر فائز رہے۔ ؎

حالتِ جذب و سُکر | ایک روز آپ مسجد میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ سجدہ میں گئے تو

؎ اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com

حالتِ جذب طاری ہوگئی۔ آپ نے اُسی دن تمام علائق و عوائقِ دُنیوی منقطع کر دئیے۔ اور آزادانہ بسر کرنے لگے۔ پاسِ شریعت اُٹھ گیا۔ ستر پوشی کی قید بھی جاتی رہی۔ اور برہنہ ما در زاد پھرنے لگے۔ [۶]

لوہاری منڈی میں نشست | اس کے بعد آپ کا یہ وتیرہ ہوگیا۔ کہ سرِ شام بازاروں میں پھرتے اور چار بجے لوہاری منڈی میں بوہڑ والی مسجد کے سامنے ایک دُکان کے چبوترہ پر بیٹھ جاتے۔ کچھ عرصہ یہی طریقہ رہا۔ [۷]

چوک وزیر خاں میں بیٹھنا | اس کے بعد آپ نے لوہاری منڈی کی نشست ترک کردی اور وزیر خاں کے چوک میں نشست اختیار کی۔ یہاں مسلمان مقیم لوہار آپ کی خدمت کرنے لگا۔ اور جو نذر نیاز آپ کے پاس آتی وہ خود لیتا۔ آخر اُس کو لوگوں نے سمجھایا کہ شاہ صاحب کی بیوی اور ان کے معصوم بچہ کا بھی حق ہے۔ کچھ ان کو بھی دیا کرو۔ مگر طبیعت بُری بلا ہے۔ اُس نے بہت کم توجہ کی۔ آخر آپ کی اہلیہ نے ایک شخص جانی شاہ نام کو جو قرض کی وجہ سے شہر چھوڑ گیا تھا۔ اُس کا قرضہ ادا کر کے شاہ صاحب کی خدمت کے واسطے مقرر کیا۔ اور اس کے دو بیٹے نظام اور ککو شاہ بھی خدمت میں رہنے لگے۔ مگر سب سے زیادہ ککو شاہ نے خدمت کی۔ اور دُھنی مقرب ہوا۔ [۸]

باغچہ سرکار میں بیٹھک | بعہد مہاراجہ شیر سنگھ آپ وہاں سے اُٹھ کر مستی دروازہ اور کشمیری دروازہ کے درمیان باغچہ سرکار مفوضہ نواب علی رضا خاں میں جو مشتملہ باغچہ راجہ ہربنس سنگھ تھا۔ جا بیٹھے۔ اور مدت العمر وہیں تکیہ گزین رہے۔ [۹]

بادشاہوں اور امیروں وزیروں کی عقیدت مندی | راجہ دینا ناتھ آپ کے کمال معتقد تھے۔ ان کی خوش اعتقادی کو دیکھ کر مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب اور ان کے دوسرے ارکانِ دولت

---

[۶] [۷] [۸] اسرار التصوف حصہ دوم ۱۲ [۹] تحقیقاتِ چشتی ص ۲۹۸ ۔ شرافت۔

Marfat.com

مثلاً نواب شیخ امام الدین صاحب صوبہ دار کشمیر۔ فقیر عزیز الدین صاحب۔ فقیر نور الدین صاحب وزرائے دربار و راجہ تیجا سنگھ صاحب کمانڈر انچیف۔ و سردار لال سنگھ صاحب نور الدین وغیرہ کی بھی رجوعات شروع ہو گئی۔ اور جب تک یہ اصحاب زندہ رہے۔ نہایت خوش اعتقادی کے ساتھ دونو وقت کا کھانا۔ اور ہواری رسد و ملبوسات وزر سے تواضع کرتے رہے[10]

راجہ دھیان سنگھ۔ اور راجہ شیر سنگھ اور راجہ دلیپ سنگھ۔ ہیرا سنگھ وغیرہ تمام رؤسائے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نذریں چڑھاتے تھے اور آپ بالکل ملتفت نہیں ہوتے تھے۔[11]

صاحب حدیقۃ الاولیا نے لکھا ہے کہ امراء اور وزراء سب آپ کے آستانہ پر آتے اور صدہا روپیہ نذرانہ دیتے جو آپ کا بیٹا بلند شاہ اٹھا کر لے جاتا تھا۔

طرز معاشرت آپ ہمیشہ ایک دھسہ اور کمبل کا جو راجہ دینا ناتھ کی طرف سے آیا کرتا تھا تکیہ رکھا کرتے تھے۔ اس میں جوتیاں۔ اینٹ۔ پتھر۔ حقہ۔ بیچے۔ سوکھے ٹکڑے غرض جو چیز مل جائے بھر لیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ سفر میں رہتے تھے۔ اور تکیہ کندھے پر رہتا تھا۔ ہر ایک لوگ اس کے اٹھانے کو موجود ہوتے مگر ہرگز کسی کو نہ دیتے۔ اگر اوقات اس پر بوجھ بوجھ ہوتا۔ ککو شاہ ہمیشہ اس سفر میں ہمراہ ہوتا۔ یہ سفر میاں میر۔ شاہ عبدالغنی کی خانقاہ۔ بی بیاں پاکو امنال کے مزارات۔ مادھولال حسین۔ جہومو دبوٹی۔ شاہ بلاول۔ ڈھائے والے اعوان۔ ڈھوک دال وغیرہ مواضع لاہور کا ہوتا تھا۔ ککو سائیں سے کہتے چلو بھئی ذرا کام کر آئیں۔ وہ بھی بلا عذر ساتھ ہو لیتا کیونکہ اس کو ہر قسم کی نعمتیں اور زر نقد خاطر خواہ مل جاتا تھا۔ کبھی دامن خالی نہ جاتا تھا ان مقامات کے لوگ بھی آتے ہو رہے تھے۔ اچار۔ مربہ۔ سالن۔ کپڑا۔ نمک۔ مرچ وغیرہ خورد و نوش کا سامان فراہم

---

[10] اسرار التصوف حصہ دوم۔ [11] تحقیقات چشتی ص ۳۰۰۔ شرافت۔

Marfat.com

رکھتے تھے۔ کیونکہ یہ اکثر اوقات آدھی رات کو بھی چلے جایا کرتے۔ خصوصاً میاں نبی بخش صاحب رئیس باغبان پورہ کی بیوی جو ایک زاہدہ عابدہ اور صالحہ عورت تھیں آپ کی خدمت سے نہایت ہی خوش ہوتی تھیں۔ آپ اکثر رات کو گورستان میں رہا کرتے تھے۔ خوراک آپ کی یہ تھی کہ اچار۔ گڑ۔ سالن۔ نمک۔ مرچ۔ سبز پیاز ملا کر کھایا کرتے۔ جوتیوں پر رکھ کر اور کتوں کے ساتھ مل کر کھا لینا۔ ان کے نزدیک مکروہ نہ تھا۔ جو کھانا پسند طبیعت نہ ہوتا کہہ دیتے کہ یہ قیاسی کھانا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی نفیس دلذیذ ہو۔ کبھی کہہ دیتے کہ اس سے مُردہ کی بو آتی ہے۔ آپ چارپائی یا بستر پر کبھی نہ سوتے تھے۔ راجہ دینا ناتھ صاحب گرمیوں میں پلنگ اور بستر مکلف۔ اور سردیوں میں نمدا اور قالین کا فرش بچھوانے۔ مگر آپ چلم یا انگیٹھی کی آگ سے جلا دیا کرتے۔ علی الصباح باضرار گالیاں دینی شروع کرتے۔ چلم بھروانے کی ضرورت ہوتی تو منہ سے نہ کہتے۔ بلکہ چلم پھینک دیا کرتے۔ اس واسطے چلموں کا کافی ذخیرہ جمع رکھنا پڑتا۔ جب کسی پر حد سے زیادہ خفا ہوتے تو فرماتے کہ سیالکوٹ سے دو آدمی آویں اور اسے پھانسی دے جاویں۔ جو کوئی نقد روپیہ نذر کرتا اُس کو پوٹلی باندھ کر گلے میں لٹکا لیتے۔ مراسی وغیرہ جو اکثر خانقاہ میں جمع رہتے۔ حسب دستور پنجاب تھال میں شکر ڈال کر لے آتے۔ اور کہتے "سائیں جی! فلانے دا دیاہ ہے نیوندرا پاؤ" اور ایک روپیہ اپنی طرف سے رکھ دیتے۔ شاہ صاحب بھی چار پانچ روپے دے دیتے۔ ان کو الگ کر کے پھر نئے سرے سے تنبول لینا شروع کرتے۔ اسی طرح تھوڑی دیر میں سارے روپے چھین لیتے۔ ککو شاہ اگر اتفاقاً حاضر ہوتا تو سوتے میں ان کے گلے سے پوٹلی کاٹ لیتا مگر آپ بیداری میں کبھی نہ پوچھا کہ روپے کیا ہوئے؟۔ اور کبھی روپے آگ میں ڈال دیا کرتے۔ بیٹس قسمت زریفت کپڑے اور دوشالے تو اکثر جلا دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی چونیٹ بھی کھیلا کرتے تھے۔ مگر چال وہی چلا کرتے تھے جو اپنے من بھاتی تھی۔ اگر حریف نے ذرا بھی ٹوکا اینٹ پتھر سے سر پھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ بھی آپ کا قاعدہ تھا۔ کہ جب کبھی ککو سائیں

Marfat.com

کی غیر حاضری میں روپیہ آتا۔ تو کسی اور کو روپیہ بھنانے کے واسطے دیتے۔ اور سولہ پیسے لے لیتے۔ اور فرماتے کہ یہی میرا حق ہے۔ حالانکہ اُس وقت کا چلن۔ روپیہ کے بتیس ٹکے تھے۔ ۱۲

سماع | راجہ دینا ناتھ صاحب کا بیان تک اعتقاد تھا کہ تین قوالوں کی ریگ چوکی مقرر کر رکھی تھی۔ جو ہر روز علی الصباح آٹھ نو بجے تک شاہ صاحب کو گانا سنایا کرتے تھے۔ ۱۳

حُلیہ | مولوی نور احمد چشتی رح آپ کا حلیہ اسطرح لکھتے ہیں۔ آپ گندم رنگ۔ فرخ پیشانی۔ میانہ قد تھے۔ داڑھی خوبصورت ہمیشہ متعرض رکھتے تھے۔ ۱۴

کرامات

تحقیقاتِ چشتی میں ہے کہ آپ کی صدہا کرامات کے لوگ معتقد ہیں۔ خصوصاً راجہ دینا ناتھ تو دل و جان سے آپ کے غلام تھے۔ اور آپ کے کرامات بیان کیا کرتے۔

روشنضمیر سونا | ایک دفعہ گکو شاہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مولا جی! آج روپیہ کوئی نہیں آیا۔ فرمایا۔ لاؤ ہم رقعہ لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ ٹھیکرے پر کچھ نشان کوئلے سے کر دئیے۔ اور کہا کہ نواب شیخ امام الدین کے پاس لے جاؤ۔ اور اس سے کہو کہ تم نے جو ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ ہماری نیاز کے رکھے ہیں وہ دے دو۔ نواب صاحب نے جو دفتر کا صندوقچہ کھول کر دیکھا۔ تو رقم کی تعداد مطابق پائی۔ اور اس امر کے شکر ادا ہیں کہ نیاز قبول ہوئی۔ اسی قدر رقم اور ملا کر اور خوانِ میوہ جات ساتھ لے کر خود خدمت شریف میں حاضر ہوئے۔ ۱۵

---

۱۲ اسرار التصوف حصہ دوم۔ مگر مزارات بیبیانِ پاکدامناں کا نام تحقیقاتِ چشتی سے لیا گیا ہے۔

۱۳ اسرار التصوف مذکور ۱۴ تحقیقات چشتی صفحہ ۳۰۰ ۱۵ اسرار التصوف حصہ دوم صفحہ شریف۔

Marfat.com

ایک انگریز کا مسلمان ہونا | ایک روز آپ خانقاہ کے سامنے سڑک پر بیٹھے تھے۔ لاہور پر سلطنت انگلشیہ کا نیا نیا قبضہ ہوا تھا۔ اور انگریزوں سے لوگ بہت ڈرتے تھے۔ ایک انگریز فوجی افسر قلعہ کو جا رہا تھا۔ شاہ صاحب نے اُس کو اینٹ ماری۔ اُس کے سر سے خون جاری ہو گیا، اُسی وقت اُس نے پاکٹ بک میں نام درج کر لیا، لوگوں کو خوف پیدا ہو گیا کہ اب جان کی خیر نہیں۔ ابھی گورے آئیں گے اور خدا جانے کس کس کو گرفتار کر کے لے جائیں گے۔ مگر خیر گذری کہ کوئی نہ آیا۔ تیسرے روز وہ انگریز خود آیا۔ اور کہنے لگا میں مسلمان ہو گیا ہوں، اور کئی درویشوں کو قلعہ میں لے گیا۔ اور بعد فاتحہ کے اُنہیں نفیس کھانے کھلائے۔ تین چار مہینے تک اس کا یہی وتیرہ رہا۔ جب روزگار فاش ہو گیا تو نوکری چھوڑ کر دھرم سال ضلع کانگڑہ کو چلا گیا، اور وہاں کاروبارِ تجارت شروع کر دیا۔ ایک دفعہ اس نے ککو سائیں کو اپنے پاس بلایا۔ اور نہایت خاطر تواضع کی۔ اور معقول نذر دے کر رخصت کیا۔ [16]

راجہ دینا ناتھ کو منصبِ دیوانی ملنا | راجہ دینا ناتھ صاحب ایک بڑے باخدا، صلح کُل اور فیاض آدمی تھے۔ فقرا کے حد سے زیادہ معتقد تھے۔ ہندو مسلمان دونوں کو یکساں نظر سے دیکھتے تھے۔ ابتدا میں ایک چھوٹے عُہدہ پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں ملازم ہوئے تھے۔ ایک روز آپ کی خدمت میں ترقی منصب کے لئے ملتجی ہوئے۔ آپ نے ایک مُوڈھا [مُوڑھا یعنی اُون] جو گنے کے چھلکے سے بنایا جاتا ہے۔ اُٹھا کر اُن کے سر پر رکھ دیا۔ اُسی روز دربار سے خلعت اور منصبِ دیوانی عطا ہوا۔ اور مقربِ بارگاہِ سلطانی ہوئے۔ اور گاہ و بیگاہ خدمت مبارک میں حاضر رہنے لگے۔ یہاں تک کہ کھانا نہ کھاتے جب تک کہ شاہ صاحب نہ کھائیں۔ [17]

---

[16] [17] اسرار التصوف حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com

راجہ دینا ناتھ کو جاگیر ملنا راجہ دینا ناتھ صاحب اگرچہ مرنج و مرنجاں شخص تھے۔ اور ہر روز بلا ناغہ سو سوا سو آدمی اُن کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا۔ مگر حاسد اپنی عادت سے ناچار ہیں۔ کسی نے چغلی کھائی کہ یہ خیانت کرتے ہیں۔ جہاں راجہ صاحب نے حکم دے دیا کہ ان سے حساب طلب کیا جائے۔ یہ موقع بلحاظ طرزِ حکومتِ سکھا شاہی جس کے حق میں یہ مثل مشہور تھی۔ کہ "تو ں قصور نہ کریں گا تے سنگھاں نے کُٹنا نہیں؟" نہایت ہی خوفناک تھا۔ راجہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور توجہ و ہمت کی درخواست کی۔ آپ نے مدار یہ حقہ جو پی رہے تھے۔ دے مارا۔ آپ کا یہی قاعدہ تھا کہ اکثر حاجتمندوں اور سماروں وغیرہ کو اینٹ پتھر جو سامنے ہو، دے مارا کرتے تھے۔ جب راجہ صاحب دربار میں گئے۔ تو مہاراجہ صاحب بڑی مہربانی اور کمال شفقت سے پیش آئے۔ اور خلعت اور قصبہ کلانور میں بتیس قرار جاگیر عطا کی۔ اور کہا ہمیں تمہاری دیانت پر اعتماد ہے۔ دشمنوں کے حسد کو ہم خوب سمجھتے ہیں۔

اس واقعہ سے راجہ صاحب کا اعتقاد اور بھی بڑھ گیا۔ اور سابق کی نسبت دوچند خدمت کرنے لگے۔ چنانچہ چار پانچ ہزار روپیہ صرف کر کے آپ کے واسطے ایک عالی شان خانقاہ مستی دروازہ کے باہر بنوادی جو اب بھی موجود ہے۔ اور جس میں آپ مدفون ہیں۔ مگر آپ کا یہ مکان اکثر جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے۔

جونکہ کھانا کئی جگہ سے دو نو وقت آجایا کرتا تھا۔ اس لئے خدام اور ہمراہیوں کی گذران اچھی ہو جایا کرتی تھی۔ اور آدمی بھی بکثرت رہا کرتے تھے۔ مگر اب تو

مصرع آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

احاطہ اردگرد خانقاہ کے مکانات اور زمین بھی میونسپل حلقہ میں شامل ہو گئی ہے

مصرع ہمیشہ رہے نام اللہ کا [۱۸]

[۱۸] اسرار التصوف صفحہ ۲۰ شرافت۔

Marfat.com

مہاراجہ رنجیت سنگھ کو فتح کی دُعا ایک مرتبہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب حضور پنجاب روپڑ کو افسران انگلشیہ کی ملاقات کو جانے والے تھے۔ تو آپ کی زیارت کو حاضر ہوئے۔ اور اپنی فتح و نصرت کے واسطے شاہ صاحب سے استمداد کی۔ اسیطرح تمام سرداران دولت سکھاں۔ نوبت بنوبت خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے۔ اور فیوضِ باطنی سے مستفید ہوتے رہے [19]

چودھری رُسل وائیں کو دولتمندی کی دعا ایکدفعہ چودھری رسل وائیں نے جو ہمیشہ خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے عرض کیا کہ تنگی معاش کی اکثر شکایت رہتی ہے۔ فرمایا۔ لڈو کھاؤ گے یا چنے۔ چودھری صاحب کہنے کو تھے کہ جو آپ کی رضا ہو۔ مگر جانی شاہ نے کہدیا کہ لڈوؤں کی درخواست کرو۔ چنانچہ شاہ صاحب نے دو لڈو دئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صاحب دولت و ثروت ہو گئے۔ اور شاہ صاحب اور ان کے متوسلین کی خدمت کو سعادتِ دارین سمجھتے رہے۔ ان کے دو بیٹے ہوئے۔ میاں رحیم بخش صاحب تو فوت ہو چکے ہیں۔ اور میاں کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر اور حکام کے نزدیک نہایت معزز و موقر ہیں، بڑے نیک نیت اور حلیم الطبع ہیں۔ [20]

ایک معاند کا سزا پانا ابتدائے ایام جذب و سکر میں آپ پھرتے پھراتے لوہاری منڈی بوہڑ والی مسجد کے سامنے ایک دکان کے چبوترہ پر جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ مسجد کے عین متصل ایک کمہار رہتا تھا۔ اُس کی بیوی خوب صورت تھی۔ اُس کو شک پیدا ہوا کہ یہ فقیر اس عورت پر عاشق ہے۔ اُس نے آپ کو کئی دفعہ بیٹھنے سے روکا۔ مگر آپ نہ رُکے۔ ایک روز اُس نے آپ کو خوب پیٹا۔ مگر پھر بھی آپ وہاں سے نہ اُٹھے۔ اور اُس کو بددعا دی۔ دوسرے روز کمہاری تنور پر روٹی پکوانے گئی۔ یکایک دو منزلہ مکان کی چھت بیٹھ گئی۔ اور کمہار دب کر مر گیا۔ دوسرے دن کمہاروں نے حاکم سے فریاد کی۔ سکھوں کے عہد میں ایسی نالشیں سُنی جاتی تھیں۔

---

[19] [20] اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com

مگر حاکم نے ان کو دربار سے نکال دیا، اور کہا کہ ظلم پہلے تمہاری جانب سے ہوا۔ اس واقعہ سے تمام شہر میں غُل مچ گیا۔ اور آپ کی کرامت کا شہرہ دُور دُور تک پھیل گیا۔ [۲۱]

راجہ ہیرا سنگھ کے قتل کا اشارہ | راجہ ہیرا سنگھ صاحب جو وزیر یا یوں کہو کہ خود مختار والیِ ریاست پنجاب تھے۔ ایک دفعہ زیارت کو آئے۔ خانقاہ کے دونو دروازوں پر ڈوگروں کا پہرہ لگ گیا، راجہ صاحب بیٹھ گئے۔ تو آپ نے اُن کی تلوار میان سے نکال لی اور فرمایا کہ تلوار بھی تیز ہے۔ اور تیری گردن بھی خوبصورت ہے۔ عجب یہ ہے کہ راجہ صاحب کچھ بول نہ سکے۔ ورنہ وہ ایسے صاحبِ رعب و ہیبت تھے۔ اگر حکم دیتے کہ سب کو قتل کردو کسی کو چُون و چرا کی گنجائش نہ تھی۔ تیسرے روز راجہ صاحب قتل کئے گئے۔ [۲۲]

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے انتقال کا اشارہ | آپ نے کبھی امراء کی طرف التفات نہیں کی تھی بلکہ ہمیشہ گالیاں دیتے۔ اور اینٹ پتھر مارتے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سخت بیمار تھے۔ کئی روز سے زبان بند تھی۔ ایک روز راجہ دینا ناتھ صاحب نے ملک جیون سے کہا مہاراجہ کی صحت کی شاہ صاحب سے بشارت لینی چاہیے۔ شاہ صاحب نے اسکی طرف گیارہ اینٹیں پھینکیں۔ راجہ صاحب کو یقین ہو گیا۔ کہ گیارہ دن زندگی کے باقی ہیں۔ چنانچہ گیارہویں روز مہاراجہ انتقال کر گئے۔ [۲۳]

ایک کنجر کو سزا | ایک دفعہ آپ چادر تان کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سوئے ہوئے تھے۔ ایک کنجر نے جو چُونہ منڈی میں رہتا تھا۔ اور شراب کے نشہ میں مست تھا۔ پاؤں پکڑ کر دوسری طرف پھیر دئیے۔ آپ نے کئی دفعہ خفا ہو کر فرمایا کہ تو قبلہ کی حقیقت کیا جانے۔ مجھے نہ چھیڑ پھر فرمایا " سیالکوٹ سے دو امام آکر اسے پھانسی دے جاویں "۔ گھر میں گیا تو انگڑائی آئی۔ منہ کھلا رہ گیا۔ اور تمام بچے اکٹھے ہو گئے اسی حالت میں مر گیا۔

---

[۲۱] [۲۲] [۲۳] [۲۴] اسرار التصوف حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com

وفات کے بعد کرامت

ایک مایوس بیمار کا تندرست ہونا ایک عورت مراد بی نام آپ کی خادمہ معتقدہ تھی۔ اُس کے ہاتھ پاؤں کسی بیماری سے جُڑ گئے۔ اور مایوس العلاج ہو گئی۔ ایک روز خواب میں شاہ صاحب نے اُسے ارشاد فرمایا مراد بی! اُٹھ اور میرے واسطے کھانا لا۔ وہ اُسی وقت تندرست ہو گئی۔ اور اپنے پاؤں چل کر مزار شریف پر آئی۔ [۲۵]

ارشادات

راجہ دینا ناتھ نے ایک منشی تلک جیون نام مقرر رکھا تھا جو حضرت شاہ صاحب کے روزانہ حالات و ارشادات روزنامچہ میں درج کر کے شام کو راجہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا اس کو تنخواہ راجہ صاحب کے خزانہ سے ملتی تھی۔ [۲۶]

سید فضل شاہ مجذوب لاہوری مورخین کی نظر میں

آپ کے متعلق چند مشہور مورخوں کے مقالات درج کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مولوی حکیم احمد علی خاں عُرف احمد علی ابن نواب خاں بن محمد خاں بن محرم خاں قوم راجپوت بھٹی المعروف ٹوں نقشبندی مجددی لاہوری (کتاب معمول احمدیہ صفحہ پر لکھتے ہیں۔

"سید فضل شاہ صاحب ایک مشہور صاحب کرامات مستجاب الدعوات۔ سیف زبان ولی اللہ گذرے ہیں۔ ان کے مرید کابل۔ کشمیر۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر وغیرہ مقامات میں ہیں۔ ان کے معتقد نہ صرف مسلمان ہی تھے۔ بلکہ اہل ہنود بھی بکثرت تھے۔ اکثر اوقات خود مہاراجہ رنجیت سنگھ اور ان کے صاحب و درباری سردار حل مشکلات میں استمداد کے واسطے ان کی خدمت میں

---

[۲۵] اسرار التصوف حصہ دوم۔ [۲۶] ایضاً تحقیقات چشتی معمول احمدیہ۔ تاریخ لاہور۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

حاضر ہوا کرتے تھے۔ راجہ دینا ناتھ مرحوم تو خاص الخاص معتقد تھے۔ اور ان کی خدمت کو سرمایۂ سعادت تصور کرتے تھے۔ ایک خاص ملازم منشی ملک جیون صرف اسی غرض سے متعین کر رکھا تھا کہ آپ کے ارشادات کو روزمرہ قلمبند کر کے شام کو انہیں سنایا کرے۔ خانقاہ کے صادر و وارد کے لئے بلاناغہ راجہ صاحب کے لنگر خانہ سے باضابطہ کھانا آتا تھا۔ راجہ تیجا سنگھ صاحب و نواب شیخ امام الدین خاں صاحب کی سرکاروں سے بھی رسد مقرر تھی۔ اب بھی آپ کی خانقاہ مرجع خلائق ہے۔ اور اکثر حاجتمند اس سے باطنی و ظاہری فیض حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی کرامات مشہور و زبانزد خلائق ہیں۔"

(۲)

رائے بہادر کنہیالعل لاہوری تاریخ لاہور صفحہ ۲۳۲ پر لکھتا ہے۔

"فضل شاہ ایک مجذوب فقیر اخیر عملداری سکھاں میں لاہور میں پھرا کرتا تھا۔ موضع سیدپور کہتہ۔ علاقہ ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ کا یہ رہنے والا تھا۔ جب لاہور آیا، تو چند سال پہلے ایک مسجد کا ملا رہا۔ پھر عینک سازی کا کام کرتا رہا۔ پھر مسمی رحمان شاہ فقیر نوشاہی کا مرید ہوا۔ پیر کی مہربانی سے یہ کمال کو پہنچا۔ اور مجذوب ہو گیا۔ اگرچہ لاہور کے دربار کے راجہ۔ مہاراجہ۔ امیر۔ سردار سب اس کے معتقد تھے۔ مگر راجہ دینا ناتھ تو بندہ بے دام تھا۔ یہ مکان راجہ دینا ناتھ نے اس کی زندگی میں اس کی خاطر بنوایا۔ اور مرنے سے پہلے ہی قبر بنا رکھی تھی۔ راجہ دینا ناتھ بلاناغہ اس کے پاس آتا تھا۔ اور ہزاروں روپے نذرانہ دیتا الی آخرہ"

(۳)

منشی محمد الدین فوق کشمیری لاہوری کتاب یادِ رفتگان صفحہ ۹۳ پر لکھتے ہیں

"نمبر ۲۸۔ نام فضل شاہ۔ مزار۔ نابھیل دروازہ مستی و کشمیری باغیچہ نواب علی رضا خاں۔ وفات سنہ ۱۹۱۰ء ۱۸ ساون۔ بروز پیر۔ تاریخ عرس ۲۱ ساون۔ مختصر کیفیت آپ کے حال

Marfat.com

وطن سید پور کبتہ علاقہ ظفر وال۔ ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ لاہور میں آکر پہلے مسجدوں کے
ملاں رہے۔ پھر عیسنکیں بنانے لگے۔ بعد میں سائیں رحمان شاہ مجذوب فقیر کے جذبہ اور
مہربانی سے مجذوبانہ حالت میں زندگی بسر کرنے لگے۔ ایک عرصہ تک چوک وزیر خاں میں رہے۔
بعہد مہاراجہ شیر سنگھ آپ نے دروازہ مستی کی طرف قیام پسند کیا۔ راجہ دینا ناتھ آپ کا
دلی مرید اور عقیدتمند تھا۔ آپ کی قبر آپ کی حین حیات ہی میں راجہ دینا ناتھ نے بنوائی تھی۔
عرس کے دن مجلس قوالاں اور ناچ طوائفاں سے بڑی رونق ہوتی ہے۔ رات کو بھنڈارہ ہوتا ہے
راجہ دینا ناتھ کے زمانہ میں سینکڑوں روپے عرس کے دن خرچ ہو جایا کرتے تھے۔ آپ کی عادت
تھی کہ بقچہ کپڑوں کا بغل میں دبائے۔ اور حقہ ہاتھ میں لئے رہا کرتے تھے۔ اور اکثر مزار یا کدھاں
اور حضرت میاں میر جایا کرتے تھے۔ راجہ دھیان سنگھ۔ مہاراجہ شیر سنگھ اور دلیپ سنگھ بھی
آپ کے پاس نذریں لے کر گئے تھے۔ مگر آپ نے توجہ نہ کی۔"

اہلیہ اور اولاد | جس زمانہ میں آپ محلہ دھائیں کٹوں کی مسجد میں امامت کرتے تھے۔ مائی عالے
نے ایک قریشی خاندان کی عورت بی بی امینہ سے آپ کی شادی کر دی تھی۔ یہ بی بی بڑی پاکدامن
عفیفہ صالحہ عورت تھی۔ صرف ایک بیٹا پیدا ہوا۔ تو آپ کے شوہر مجذوب ہو گئے۔ لہذا انہوں نے
اخیر عمر تک مجردانہ زندگی بسر کی۔ اور ہمیشہ اس کا چال چلن مردانہ اور شریفانہ رہا۔ کبھی اس نے
اپنے چہرہ سے نقاب نہ اتارا۔ حتٰی کہ اپنی رشتہ دار عورتوں سے بھی حجاب رکھتی تھی۔ اسکی
وفات چھٹی شعبان ۱۲۹۱ھ ایکہزار دو سو اکانوے ہجری کو ہوئی۔ [۲۷]

اس کے بطن سے ایک فرزند سید بلند شاہ نام ہوا۔

یارانِ طریقت | آپ کے خادم و مرید و معتقد بے شمار تھے۔ کابل۔ کشمیر۔ لاہور۔ امرتسر اور جالندھر
وغیرہ میں ارادتمندوں کا سلسلہ کافی تھا۔ لاہور کے پولہاری دروازہ میں جو ماہتم لوگ رہتے تھے
سب آپ کے مرید تھے۔ چند اشخاص کے نام یہاں لکھے جاتے ہیں۔

---

[۲۷] اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت۔

Marfat.com

۱	سید بلند شاہ گردیزیؒ - فرزند انجناب	لاہور
۲	سائیں جانی شاہؒ - سجادہ نشین اول	〃
۳	سائیں ککو شاہ المعروف ککو سائیں - ولد جانی شاہؒ	〃
۴	سائیں نظام ولد جانی شاہ رح	〃
۵	سائیں بھنگ علی فقیر سیرانی رح	〃
۶	سید دستن شاہ رح یہ بلو طوائف کے گھر رہا کرتا تھا۔	〃
۷	سید گوکل شاہ سیرانی رح	〃
۸	سائیں محمد بخش درویش سیرانی رح	〃
۹	سائیں وہاب فقیر رح	〃
۱۰	سائیں بدلہ فقیر رح	〃
۱۱	نواب شیخ امام الدین خاں صوبہ دار کشمیر رح	〃
۱۲	میاں مقیم لوہار رح	〃
۱۳	چودھری رسل وائیں رح	〃
۱۴	میاں رحیم بخش ولد رسل وائیں رح	〃
۱۵	میاں کریم بخش ولد رسل وائیں میونسپل کمشنر	〃
۱۶	میاں نبی بخش ارائیں رح	بانسانوالہ
۱۷	اہلیہ میاں نبی بخش ارائیں رح	
۱۸	میاں عبداللہ شاہ رح	
۱۹	میاں قادر بخش ولد عبداللہ شاہ رح	
۲۰	میاں اللہ دتہ ولد عبداللہ شاہ رح	
۲۱	گھڑی ساز مجذوب رح	

Marfat.com

۲۲	مائی مراد بی ح	لاہور
۲۳	میاں رسل بٹ کشمیری رح	امرتسر
۲۴	منشی ملک جیون رح	جالندھر
۲۵	سائیں لال شاہ کشمیری رح	کابل
۲۶	سائیں شہزادہ شاہ رح	×
۲۷	راجہ دینا ناتھ دیوان سرکار مہاراجہ۔ جاگیردار گلانور۔	لاہور
۲۸	راجہ نرنجن ناتھ ولد راجہ دینا ناتھ۔	〃
۲۹	مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب۔	〃
۳۰	مہاراجہ شیر سنگھ ولد رنجیت سنگھ۔	〃
۳۱	مہاراجہ دلیپ سنگھ ولد رنجیت سنگھ۔	〃
۳۲	راجہ دھیان سنگھ۔	〃
۳۳	راجہ ہیرا سنگھ۔ کمانڈر انچیف۔	〃
۳۴	سردار لال سنگھ توشہ خانہ۔	〃

تبرکات | آپ کے چند ناخن اور سر کے بال منشی میاں جیون قوم ملک جالندھری کے پاس تھے۔ اس نے ایک پاکیزہ اور ستھرے مکان میں رکھے تھے۔ اور ہر روز صبح کو فاتحہ پڑھ کر زیارت کرتا تھا۔ دوسرے آدمی بھی انجاح مرام کے لئے آتے اور کامیاب ہوتے تھے۔

واقعہ وفات

آپ سوموار کے روز بیمار ہوئے۔ اور مرض استسقا سے آٹھ روز بیمار رہے۔ وفات سے دو روز پہلے کا ذکر ہے کہ آپ کے صاحبزادہ بلند شاہ نے پوچھا کہ حضرت! میرا کیا حال ہوگا؟

---

۲۸ یہ فہرست ما تحقیقات چشتی اور اسرار التصوف حصہ دوم سے لکھی گئی ہے ۲۹ اسرار التصوف حصہ دوم۔ مؤلف

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔ جانی شاہ کے پاس بیٹھے رہنا اچھا گذارہ ہوگا۔ پھر جانی شاہ نے پوچھا میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا، جو میرے ماننے والا ہوگا۔ تجھکو گھر بیٹھے مانے گا اور خدمت کرے گا۔ پھر ککو شاہ نے پوچھا میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا، میری قبر پر جھاڑو کیا کرنا تیرا وقت اچھا گذرے گا۔ [۳۰]

تجہیز و تکفین | وفات کے وقت آپ کے پاس چار درویش موجود تھے۔ سائیں جانی شاہ سائیں ککو شاہ۔ سائیں وہاب فقیر۔ اور سائیں لالہ۔ جب راجہ دینا ناتھ کو آپ کی وفات کا پتہ چلا۔ تو ایک دوشالہ اور چند مصلعات آپ کی تکفین و تدفین کے لئے منشی جوالا ناتھ کے ہاتھ ارسال کئے۔ [۳۱] دیگر سب امرائے شہر بھی جنازہ پر حاضر ہوئے۔ اور سب نے قیمتی دوشالے لاش پر ڈالے۔ [۳۲] جنازہ تیار کر کے بریڈلے کے میدان میں لے گئے۔ جنازہ کے ساتھ بانس باندھے گئے۔ تاکہ کندھا دینے والے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ ہزاروں آدمی جنازہ کے ساتھ تھے نماز جنازہ کے بعد صندوق میں رکھ کر اس مقبرہ میں دفن کئے گئے جو راجہ دینا ناتھ نے آپ کی زندگی میں ہی تیار کر رکھا تھا۔ عطر و گلاب کے کئی قرابے کفن پر چھڑکے گئے۔ [۳۳]

تاریخ وفات | سید فضل شاہ محدوث کی وفات سوموار ۱۰ ستوئیں ساون سمت ۱۹۱۱ ایکہزار نو سو دس بکرمی میں ہوئی۔ تقویم تاریخی کی رو سے اٹھارہویں [۱۸] شوال ۱۲۶۹ھ ایکہزار دو سو انہتر ہجری۔ اور پچیسویں [۲۵] جولائی ۱۸۵۳ء ایکہزار آٹھ سو ترپن عیسوی ہوتی ہے۔ اسوقت دہلی کا تخت نشین سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی تھا۔ [۱۷] سترہ جلوسی تھا۔ انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اس کی گورنری کا چھٹا سال تھا۔

صاحب اسرار التصوف نے قطعہ تاریخ لکھا ہے۔

چون فضل شاہ سید زیں دار فنا رخت ببست — رضوان بہا[illegible] جا بالش
سالِ وصال گفتم ناگاہ ہاتف غیب — [illegible] سید برحمت حق پیوستہ۔ [illegible]

[۴۳]

[۳۰] [۳۱] تحقیقات چشتی [۳۲] تاریخ لاہور ص ۱۲۱ [۳۳] سر التصوف مصنفہ ترجمہ

Marfat.com

اس قطعہ سے سالِ وفات ۱۲۷۳ ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن تحقیقاتِ چشتی۔ تاریخ لاہور اور یادِ رفتگاں میں بحری سمت ۱۹۱۰ لکھا ہے۔ میں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اس کے مطابق ہجری سال ۱۲۶۹ بنتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

مدفن | آپ کی قبر بیرونِ مستی دروازہ و کشمیری دروازہ لاہور میں ہے۔ اس کے متعلق رائے کنہیالعل تاریخ لاہور میں لکھتے ہیں۔

"یہ مکان دروازہ مستی و کشمیری کے درمیان سرکاری باغ مفوضہ نواب نوازش علی خاں کی حدود کے اندر واقع ہے۔ چار دیواری پختہ ہے۔ دروازہ مشرق کی طرف۔ مزار کا مقام بھی پختہ بنا ہے۔ مسجد و چاہ وغیرہ مکانات متعلقہ خانقاہ سب پختہ راجہ دینا ناتھ کے وقت کا بنا ہے۔ بڑے بڑے درخت برگد وغیرہ اس مکان میں سایہ فگن ہیں۔"

کتبہ مزار | میں نے (شرافت نے) ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء میں مکان کی زیارت کی ہے چھوٹا سا روضہ ہے جنوبی طرف دروازہ ہے۔ اس پر یہ کتبہ تحریر ہے۔ سطر بسطر لکھا جاتا ہے۔

درگاہ

حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب علوی حسینی گردیزی

خاندان قادریہ بلوشاہیہ

مادہ تاریخ

"خانقاہِ انتقیا" ۱۲۶۹ھ

عُرس میلہ | مولوی نور احمد چشتی رح تحقیقاتِ چشتی میں لکھتے ہیں۔

"ہمیشہ میلہ مع مجلس آپ کا حسب سال ماہِ ساون کی اکیسویں ہوتا ہے، اُس روز رات کو بھنڈارہ نان گوشت سب فقیروں کو تقسیم ہوتا ہے۔ اور دن کو مجلس قوالاں اور ناچ کبنچنیاں ہوتا ہے۔ روز عُرس سے لے کر کئی روز تک ناچ وغیرہ جاری ہوتا ہے۔ جب

Marfat.com

تک راجہ دینا ناتھ جیتے رہے۔ تو وہ میلے عُرس یہاں کے کرتے رہے۔ اور صدہا روپیہ خرچ کرتے رہے۔ اب شہر سے گدائی کر کے عُرس کرتے ہیں۔ کشمیری لوگ آپ کو بہت مانتے ہیں۔"

- آگے لکھا ہے۔

"عُرس کے دن نرنجن ناتھ صاحب خلفِ راجہ دینا ناتھ صاحب سرگباش کچھ دیتے ہیں۔ اور رشتہ دار راجہ صاحب کے بھی اس روز کچھ خدمت کر چھوڑتے ہیں۔"

۲۔ رائے کنہیا لعل لاہوری تاریخ لاہور میں لکھتے ہیں۔

"جب تک راجہ دینا ناتھ زندہ رہے۔ سالانہ عرس آپ کا بڑی دھوم دھام سے ہوتا رہا۔ بعد ازاں بھی اعتقاد مند لوگ عرس کرتے رہے۔ اب مختصر فاتحہ سالانہ ہوتا ہے۔"

Marfat.com

(۴۸)

فقیراللہ شاہ

سید فقیراللہ شاہ رضوی مشہدی برقندازی بدوملہی ڈاکخانہ

آپ فخر العارفین۔ زبدۃ الکاملین۔ گوہرِ درجِ شریعت۔ اخترِ برجِ طریقت۔ واصل باللہ صاحب یمن و برکت تھے۔ آپ کا آبائی خاندان سیادتِ رضوی مشہدی سے تھا۔[1]

آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید احمد شاہ تھا۔ ابنِ سید فاضل شاہ بن سید زاہد بن سید محمد صالح بن سید ابو المعالی۔ از اولادِ سید عمر۔ این سلسلہ منتہی میشود بعلی موسےٰ رضا رضی اللہ عنہ۔[2]

تاریخِ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۴۱ھ ایکہزار دوسو اکتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۶ء ایکہزار آٹھ سو چھبیس عیسوی میں بمقام بدوملہی ضلع سیالکوٹ ہوئی۔

عبادات و کمالات | آپ مجاہد و تقی۔ عابد و زاہد۔ صائم الدہر۔ قائم اللیل متشرع۔ صوفی۔ اور عارفِ کامل تھے۔ مسکین پروری۔ غریب نوازی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کا وجودِ مسعود مریضانِ ظاہر و باطن کے لئے شفا۔ اور روحانی و جسمانی لاعلاج بیماریوں کے واسطے دوا تھا۔ آپ کی نظرِ مبارک جس پر پڑجاتی وہ اکسیر کا حکم رکھتی تھی۔ بے شمار سائلوں کی مشکلیں آپ کی

---

[1] مولوی محمد عظیم میرووالی رسالہ عقیدہ پوسفیہ ص ۹۹ پر لکھتے ہیں "الحمد للہ کہ میرے پیر و مرشد زین الفقرا سید فقیراللہ شاہ رضوی مشہدی قدس اللہ سرہ بذریعہ ان پاک اماموں کے جناب ختم المرسلین ؐ سے ظاہری مالی نسبت صحیحہ منتسب اور آپ کا خون قطب الاقطاب حضرت موسےٰ مبرقع کی جیب سے حضرت امام رضا علیہ السلام سے آمیختہ ہے"

[2] حاشیہ تحفہ اخوان الصفا ص ۳ نشرافت۔

Marfat.com

توجہ سے حل ہوئیں۔ آپ کی دعا ہر وقت جنابِ الٰہی میں قبول تھی۔ آپ کے کرامات و برکات کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کے کمالِ ولایت کو معاصرین اولیاء اللہ نے تسلیم کیا۔ آپ کے اخلاق و روشنائی پر کسی دوست دشمن نے حرف گیری نہیں کی۔ آپ ظاہر باطن میں عالی مرتبت تھے[۳] دیگر امراض کے بیمار عموماً۔ اور اٹھرا اور جذام کے بیمار خصوصاً آپ سے شفا پاتے تھے۔ آپ کے پاس مرض جذام کے کچھ صدری نسخے تھے۔ اُن سے جذامیوں کا علاج کرتے۔

معمولات۔ اوراد و وظائف | آپ کے خلیفہ خاص مولانا محمد اعظم صاحب میرودالی رم اپنے رسالہ نذر محبوب میں آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ بعد فراغ وظائفِ شب۔ بعد از طلوعِ آفتاب ہر روز قرآن شریف جس کے نیچے فارسی۔ اردو۔ کے دو ترجمے۔ اور اوپر تفسیر تھی۔ پڑھا کرتے تھے۔ اور بعد ازاں کتاب مظاہر حق کو جو اردو شرح مشکوٰۃ شریف کی ہے۔ ضرور مطالعہ فرماتے۔ اور کتاب کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیا و سبک السلوک۔ بھی زیرِ نظر رکھتے۔ مثنوی مولانا روم کو نہایت شوق سے سنتے۔ سیرالنبی میں کتاب مدارج النبوۃ۔ اور مغازی الرسول میں کتاب واقدی کو مجھ سے سنا کرتے۔ سوائے اس کے اپنے اوقات کو خلقِ خدا کے ساتھ سلوک کرنے میں بسر کرتے تھے۔ اور ایک وقت میں آپ کی منزل یہ تھی۔

۱ سورہ یٰسٓ[۴] ۔ چالیس بار

۲ سورہ مزمل شریف ۔ گیارہ بار

۳ کلمہ شریف ۔ تین ہزار[۳۰۰۰]۔

۴ قصیدہ غوثیہ ۔ تین سو گیارہ دفعہ[۳۱۱]۔

---

[۳] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ صفحہ ۵۲۸ [۴] ایضاً شیخ عبداللطیف اور الملک قریشی کے آب وضو پینے سے مبروص اور مجذوم تندرست ہو جاتے۔ (تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ صفحہ ۱۵۲) تراوت

Marfat.com

۵ درود شریف هزاره - تین هزار تین سو گیاره - ۳۳ "

۷ درود شریف خضری - تین هزار پالسو گیاره - ۳۵ "

۷ اسم اعظم شریف - کئی هزار بار - "

ختم شریف غوثیه | یہ ہر روز آپ کا معمول تھا۔ نماز شام کے بعد باوضو بمعہ تمام حاضرین دوستوں کے سنگے سر حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے۔ قبل از شروع استغفار پڑھ کر دعا مانگتے۔ بعد ازاں

۱	درود شریف ابراهیمی [التحیات والا]	۱۱۱	بار
۲	سورۂ فاتحہ بمع بسم اللہ شریف	۱۱۱	بار
۳	سورۂ الم نشرح بمع بسم اللہ شریف	۱۱۱	بار
۴	سورۂ اخلاص بمع بسم اللہ شریف	۱۱۱	بار
۵	سورۂ یٰسٓ	ایک	بار
۶	سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ	۱۱۱	بار
۷	سَهِّلْ یَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ	۱۱۱	بار
۸	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ	۱۱۱	بار
۹	کلمہ مجید	۱۱۱	بار
۱۰	آیت کریمہ	۱۱۱	بار
۱۱	رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ	۱۱۱	بار
۱۲	رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ	۱۱۱	بار
۱۳	یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَیَا کَاشِفَ الْعَذَابِ	۱۱۱	بار
۱۴	نَجِّنِیْ مِمَّا اَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ	۱۱۱	بار
۱۵	رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ	۱۱۱	بار
۱۶	حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔	۱۱۱	بار

Marfat.com

۱۷	نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ	۱۱۱	بار
۱۸	اے آسان کنندۂ دشواری ہا	۱۱۱	بار
۱۹	اے روشن کنندۂ تاریکی ہا	۱۱۱	بار
۲۰	یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ	۱۱۱	بار
۲۱	یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ	۱۱۱	بار
۲۲	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ	۱۱۱	بار
۲۳	یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ	۱۱۱	بار
۲۴	یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ	۱۱۱	بار
۲۵	رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ	۱۱۱	بار
۲۶	یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ	۱۱۱	بار
۲۷	رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ	۱۱۱	بار
۲۸	استغفار	۱۱۱	بار
۲۹	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	۱۱۱	بار
۳۰	یَا رَحِیْمُ	۱۱۱	بار
۳۱	یَا حَلِیْمُ	۱۱۱	بار
۳۲	یَا غَفُوْرُ	۱۱۱	بار
۳۳	یَا سَتَّارُ	۱۱۱	بار
۳۴	یَا وَدُوْدُ	۱۱۱	
۳۵	خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَۃَ سُلْطَانِ شَیْخِ مُحْیِی الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ الْمَلَاذ	۱۱۱	بار
۳۶	یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر	۱۱۱	بار

Marfat.com

۳۷	شیئاً لِلّٰہ من گدائے دل حزیں	المدد خواہم ز شاہِ محی دین	۱۱۱ بار
۳۸	امداد کن امداد کن از بندِ غم آزاد کن	در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر ۱۱۱	بار
۳۹	وقتِ امداد یا غوثِ بغداد	رس بفریاد یا غوثِ بغداد کن دلم شاد یا غوثِ بغداد	۱۱۱ بار
۴۰	یَا حَضْرَۃَ غَوْثٍ اَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ		۱۱۱ بار
۴۱	قصیدہ غوثیہ شریف		ایک بار
۴۲	درود شریف ابراہیمی [التحیات والا]		۱۱۱ بار

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَائِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ — اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ

Marfat.com

وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ وَعَلٰی عِبَادِ
الصَّالِحِیْنَ۔ وَعَلٰی اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ۔ وَارْحَمْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ۔ ؎

گیارہویں شریف، اور لنگر کا اہتمام | آپ ہر قمری مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو میٹھے چاولوں کی ایک دیگ پکا کر حضرت غوث اعظم رح کو ایصال ثواب کر کے تقسیم کر دیا کرتے۔ اور روزانہ لنگر بھی جاری تھا۔ آئندہ روندہ مسافروں کو دو وقت کھانا ملتا تھا۔ شب باشوں کے واسطے نو حجرے تعمیر کئے تھے۔

آپ اکثر روزہ رکھتے سبزیوں کا استعمال کرتے۔ اناج کم کھاتے۔ اگر کسی مرید کو حلقہ میں بٹھانا ہوتا تو پہلے روزے رکھاتے۔ اور عرق گلاب سے اس کا معدہ صاف کرا لیتے

حلیہ و لباس | آپ طویل قامت تھے۔ چہرہ نورانی و بارعب۔ سر کے بال زلفیں موڈھوں تک داڑھی پُر انبوہ۔ بالوں کو مہندی لگاتے تھے۔ سر پر سفید ٹوپی ہوتی۔ کرتہ سفید رنگ۔ دوپٹہ اور چادر۔ اور تہبند نسولدی رنگ استعمال کرتے۔ ؎

کرامت

ایک عورت بیوہ کا لڑکا قتل کے جرم میں ماخوذ تھا۔ اس کی والدہ نے خدمت میں آکر الحاح و زاری کی۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کر۔ وہ آکر ہمارے ساتھ کھانا کھائے گا چنانچہ وہ رہا ہو کر آگیا۔ ؎

؎ اس ختم غوثیہ میں ۱۱۱ مرتبہ کے بعد اگر یہ شعر ایک سو گیارہ بار پڑھا جاوے۔ تو اسی کا نام ختم قادریہ نوشاہیہ ہوتا ہے۔

بس غریبم مستمندم بے سر و سامان حقیر
یا محمد حاجی نوشاہ مارا دستگیر۔

؎ نیض محمد شاہی قلمی جلد چہارم صفحہ ۹۹ ؎ ایضاً جلد اول صفحہ ۲۸ شرافت۔

Marfat.com

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ سید ملک علی شاہ صاحب رح

۲ سید حسین شاہ صاحب رح

۳ سید غلام قادر صاحب رح

۴ سید غلام حسین صاحب رح

یارانِ طریقت آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	سید ملک علی المعروف ملک شاہ صاحب فرزند اکبر	بدووملہی ضلع سیالکوٹ
۲	سید حسین شاہ صاحب فرزند دوم	〃 〃
۳	سید غلام قادر صاحب فرزند سوم	〃 〃
۴	سید غلام حسین صاحب فرزند چہارم	〃 〃
۵	سید غلام جیلانی بن ملک شاہ صاحب۔ نبیرہ	〃 〃
۶	سید غضنفر علی بن غلام قادر صاحب۔ نبیرہ	〃 〃
۷	مولانا محمد اعظم بن محمد یار صاحب	میرووال شیخوپورہ
۸	بابا لاہوری شاہ صاحب اصلی نام عجب خاں	فتح گڑھ جوڑیاں گورداسپور
۹	سید شیر شاہ صاحب	جٹاں پشیہ 〃
۱۰	بابا میلے شاہ صاحب	سنگت پورہ 〃
۱۱	میاں عبدالغنی صاحب منہاس۔ امام مسجد	کوٹ ستار گجرات
۱۲	بابا محمد شاہ صاحب	
۱۳	سائیں جواہر شاہ صاحب	
۱۴	سائیں مہدی شاہ صاحب	کنری گجرات
۱۵	سائیں عبداللہ شاہ صاحب	
۱۶	سید بوٹے شاہ بن گلاب شاہ بخاری	کوٹلی رانجھاں سیالکوٹ
۱۷	سید محمد حسین شاہ بن سید بوٹے شاہ بخاری	〃 〃

Marfat.com

۱۸ سید علی حسین شاہ بن بوٹے شاہ صاحب بخاری — کوٹلی رانجھاں سیالکوٹ

۱۹ سائیں عمر الدین صاحب لالٹین — بگے چھینے ڈاکٹر

۲۰ میاں محمد رمضان چوکیدار — مہڑیالہ چک ۲ شیخوپورہ

۲۱ بابا غریب شاہ — کوٹلی تارڑاں سیالکوٹ

وفات

مولانا محمد عظیم صاحب میرووالی رح کی ایک نظم فارسی۔ اور ایک غزل اردو آپ کی توصیف میں بیان لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

از دل و جان من غلام مرشدم — در دلم انداخت کو مستر قدم

چون حدیث شاہ فقیر اللہ رسید — شمس تبریز از ادب سر در کشید

چون سخن آمد فقیر اللہ شاہ — خامہ ام لرزید و کاغذ کرد آہ

آں فقیر اللہ کہ شاہِ اولیاست — دردِ مصدر کجاں را کردہ است

آں شعاعِ نور کاندر جانِ ماست — از تجلّیٔ جمالِ او ضیاست ۸

(۲)

در تردید و جفا بیہ۔

منکرو باز آ و اب انکار سے — ضد بیجا مت کرو ابرار سے

ہے عداوت تم کو در یتسول سے کیا — برخلاف ان کے ہو کیوں اصرار سے

یہ ہیں وہ جن کی معیت کیلئے — خود نبی کو حکم ہے جبار سے

یہ ہیں وہ جن کا خدا مدّاح ہے — فخر ہے عزت کو ان کی کار سے

یہ ہیں وہ عکسِ تجلی ذاتِ حق — بے خبر اخفا سے اور اظہار سے

---

۸ بے مثل لبشر ص ۱۳ ۔ شرافت

Marfat.com

یہ ہیں محبوبِ حبیبِ حق کے خاص — دل بھرے رکھتے ہیں خاصانِ اسرار سے

یہ ہیں وہ جو غیرِ حق رکھتے نہیں — غم نہ قلق کا نہ خوش اکثار سے

یہ ہیں وہ جن کو رضائے حق حصول — ہے یقیناً نفس کے ایثار سے

یہ ہیں وہ رکھتے ہیں جو قدرِ بلند — پاک ہیں ہر لمن بد اشرار سے

وارثوں ہے شان میں ان کے وجود — فقر فخری احمدِ مختار سے

بغض ان کا بے گماں بغضِ خدا — کیوں نہ ہو انجام بد بدکار سے

دشمن ان کا از جنابِ پاکِ حق — دور ہے مردود ہے دربار سے

کور باطن کیا سمجھتے ہیں انہیں — جبکہ خود بے بہرہ ہیں انوار سے

صدقِ دل چشمِ ارادت ہو تو پھر — آئے گا تم کو نظر اغیار سے

علم و عملِ مصطفےٰ ہو ما عیاں — صدر دردیشوں کے اور اطوار سے

باغ احمد مجتبےٰ کا ہیں فقیر — ہے شگفتہ آبِ رحمت بار سے

پاتے ہیں وہ جن کا سالم ہے دماغ — بوئے خوش اس فقر کے گلزار سے

ہو یقیں کامل تو ملتا ہے خدا — شاہ فقیر اللہ کے اک دیدار سے

ہے خدا کے ہاں بڑا شانِ فقیر — پوچھ لو جا ہے کسی دیندار سے

حق پرستوں کا سدا اقبال ہے — روشن و تاباں زرِ عیار سے

جس لئے تم ان کو کہتے ہو بُرا — ہے ثبوت اس کا حدیث آثار سے

مخزنِ فیضِ الٰہی ہیں فقیر — نور ہیں اللہ کے انوار سے

اپنے فضل و رحم سے اے حق پاک — اور درویشوں کے فیض انوار سے

بہرہ ور کر مجھ کو دنیا دین میں
نورِ احمد پاک کے دیدار سے [۹]

---

[۹] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم۔ صفحہ ۵۸۸۔ شرافت۔

Marfat.com

تاریخ وفات آپ کے خلیفہ رشید مولانا محمد اعظم صاحب میرودالی رح اپنے قلم سے آپ کی تاریخ وفات بدیں طور لکھتے ہیں، اُنہیں کی عبارت میں لکھی جاتی ہے۔

"آج شب مابین دہم و یازدہم شوال ۱۳۲۴ھ ہجری بفرمان شاہنشاہ خالق کون و مکان مالک کُن فکان۔ یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ عین ختم شریف میں عالیجناب حضرت پیر و مرشد قبلہ جناب شاہ صاحب مولانا سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی تاج اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ سر پر رکھکر باعزاز اُولٰئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ۔ بوعدہ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ کرسی فی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ پر جلوہ افروز ہوئے۔ فقط۔ شب دہم سنہ دہم و چہارشنبہ مطابق ۲۷/۲۸ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء "

اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وفات عمر تراسی سال ۱۳۲۴ھ ایکہزار تین سو چوبیس ہجری مطابق ۱۹۰۶ء ایکہزار نو سو چھ عیسوی میں بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ چھ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار قصبہ بدوملہی۔ علاقہ نارووال۔ ضلع سیالکوٹ میں اپنے والد ماجد کے پاس ہے۔ کچی چاردیواری میں۔ سب مزارات کچے ہیں۔ سنہ ۱۳۸۹ھ میں میں (شرافت) زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ ہر سال ماہ جیٹھ میں عرس ہوتا ہے۔

مادہ تاریخ

"شیخ قمر جمال" ۱۳۲۴ھ

بدوملہی تے چمکیا قطب تارا ڈیرا لایا اے فقر فقیر اتھے
جسنے فیض توں فیض جہان پایا ہے نکدے دُکھے فقیر اتھے
زر و شہی آن خدمت ہوئی مطلب حسن دا پیر اتھے

شاہ یعقوب و مولوی محمد حسین و مولوی اقبال حسین گولتھوی ساکنین نارووال ضلع جو ہر دو حضرات شرافت

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی والے

- سید فقیر اللہ شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید ملک شاہ۔ سید حسین شاہ۔ سید غلام قادر اور سید غلام حسین۔
- سید ملک شاہ سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ سید غلام جیلانی سجادہ نشین ملہ اور سید نواز حسین۔
- سید حسین شاہ ولد فقیر اللہ شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید نذیر حسین اور سید الطاف حسین۔
- سید غلام قادر ولد فقیر اللہ شاہ کے تین بیٹے تھے۔ سید غضنفر علی شاہ بھوری والا۔ اور سید صغیر علی شاہ اور سید صادق علی شاہ۔
- سید غلام حسین ولد فقیر اللہ شاہ کے ایک فرزند سید مرد علی شاہ تھے۔
- ان حضرات کی اولاد موجود ہے لیکن مجھے تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ موجودہ صاحبان سب شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ اور اپنے آباؤ اجداد کے راستہ حقہ اہل سنت سے منحرف ہو گئے ہیں۔

شجرۂ نقرائے سید فقیر اللہ شاہ بدوملہی والے

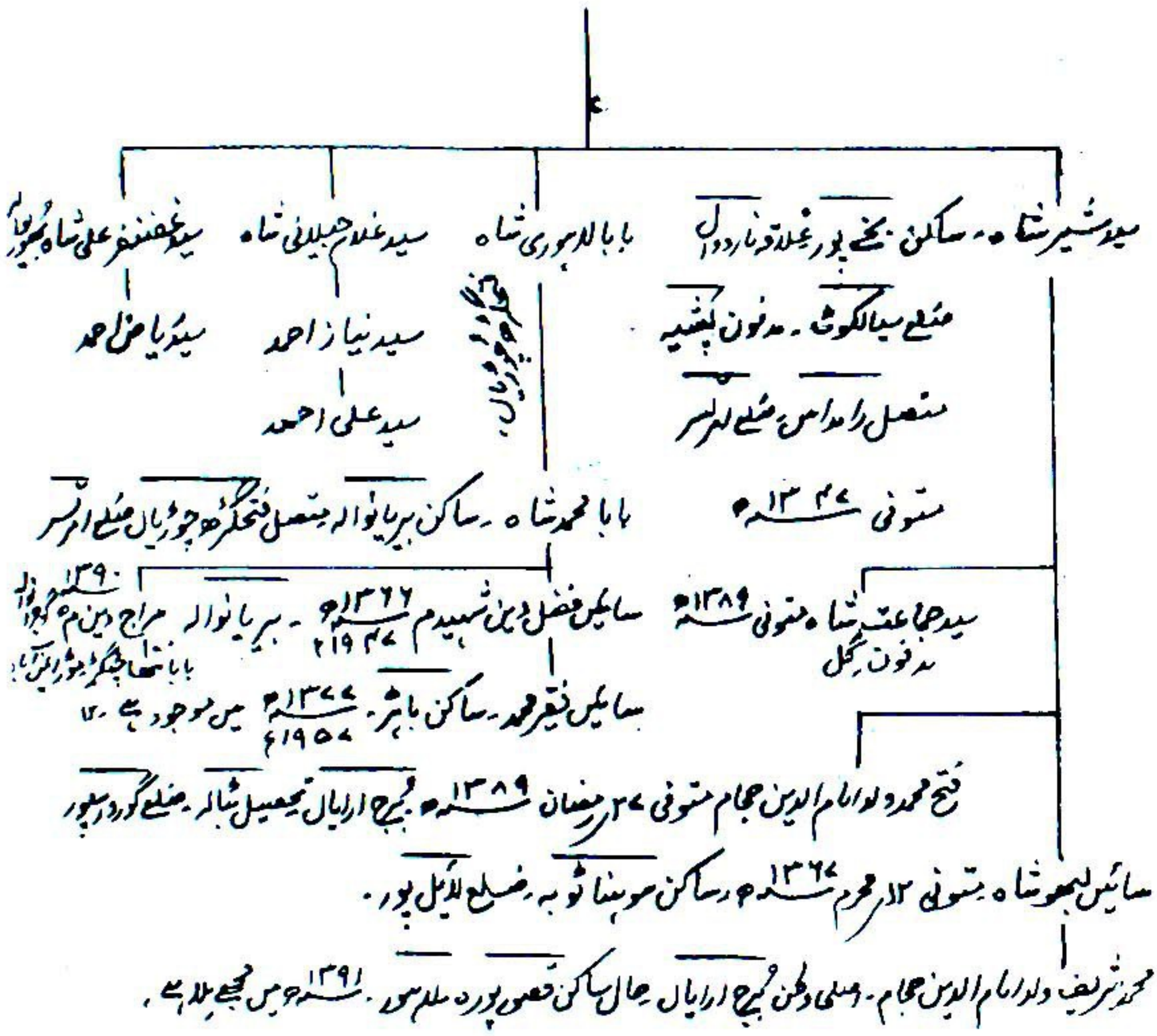

Marfat.com

ق

(۹۹)

قادر بخش

مولانا قادر بخش صاحب مانوچک والے رح

والد کا نام مولوی عصمت اللہ۔ قوم راں زمیندار سے تھے۔ علم و فضل موروثی رکھتے تھے۔ فن کتابت میں بھی کامل تھے۔ علم فقہ سے خاص شغف تھا۔ حضرت اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ ابوالفیض الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنیالوی رحمہ کے بزرگ مریدوں سے تھے۔ عبادت و ریاضت میں یکتا تھے۔ موضع چک مانو تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات کی مسجد کی امامت آپ کے متعلق تھی۔ اپنے پیر صاحب کے عاشق و خدمت گار تھے۔

دستخط صلوٰۃ مسعودی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب صلوٰۃ مسعودی میں نے آپ کے پڑوتے میاں غلام محمد امام مسجد چک مانو کلاں کے پاس ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں دیکھی۔ جس پر دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ "تمام شد دفتر اول صلوٰۃ مسعودی بتاریخ بیست و چہارم ماہ محرم روز سہ شنبہ بدستخط فقیر حقیر اضعف عباد اللہ و خادم الفقرا بلک خاکپائے ایشاں قادر بخش والد حضرت میاں صاحب میاں عصمت اللہ حیو عفر اللہ تعالیٰ ذنبھما۔ ۱۲۰۶ھ"[1]

۲۔ "تمت تمام شد نسخہ متبرکہ صلوٰۃ مسعودی دفتر دوم بدستخط فقیر حقیر اضعف عباد اللہ الصمد قادر بخش ولد حضرت میاں صاحب میاں عصمت اللہ حیو سالن ۰ موضع چک مانو تحصیل

[1] مطابق ۲۳ ستمبر ۱۷۹۱ء شرافت۔

Marfat.com

فی التاریخ دوازدہم[۱۲] غرہ شہر جمادی الاول بروز شنبہ فی وقت الظہر از نہایت شوق تحریر یافت
اللہ تعالیٰ بفضل وکرم خویش نصیب گرداند "[۲]

اولاد | آپ کی اولاد میں سے ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں میاں غلام محمد صاحب امام مسجد موجود تھے۔
ابن میاں فضل الدین بن میاں نور محمد بن مولانا قادر بخش صاحب مرحوم

میاں غلام محمد کے تین بیٹے۔ میاں غلام نبی۔ میاں غلام حسین اور میاں غلام قادر
اُس وقت موجود تھے۔

مدفن | مولانا قادر بخش کی قبر موضع چک نانوکلاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔

[۱] تاریخ مسجد شرافت۔

Marfat.com

(۵۰)

قادر شاہ

سائیں قادر شاہ برقندازی کشمیری پوٹھوہاری

آپ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے ترک وطن کر کے علاقہ پوٹھوہار میں چلے آئے۔ موضع مُکھو میں آکر سائیں کالا صاحب برقندازی ٹرھکی والہ رم کی بیعت ہوئے۔ اور یادِ الٰہی میں مصروف ہوئے۔ وہاں سے پیشوا کے حکم کے ساتھ منصوروالی۔ تحصیل وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ میں چلے گئے۔ اور وہیں سکونت اختیار کی۔ بہت لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ [1]

---

[1] مسودہ سائیں سندھو سول برقندازی ٹرھکی والہ تحریر ادنیٰ۔

Marfat.com

(۵۱)

قُل احمد

حضرت مولانا حکیم سید حافظ قُل احمد صاحب پاکذات نوشاہی ثانی
برخورداری ساہنیالوی قدس سرہٗ

آپ برہان الاولیاء سلطان الاصفیا تھے حضرت مولانا حکیم سید ابوالفیض حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخوردار ساہنیالوی رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ اپنے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ شاہ فرشتہ صفات ساہنیالوی مفتی رسول نگر سے بلاواسطہ بھی فیض پایا۔ اور خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے مفصل حالات۔ کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ نیز آپ کا تذکرہ بنام نوشاہِ زمان۔ المعروف تذکرہ شاہ قُل احمد نوشاہی۔ ۱۳۸۰ھ میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے چند کتابیں یادگار ہیں جن کو میں نے (شرافت نے) مرتب کیا ہے

۱	بستان الاوراد۔ المعروف وظائف نوشاہِ ثانی۔	مرتبہ	۲ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ
۲	ثمرات الافکار۔	"	۱۱ صفر ۱۳۷۸ھ
۳	وسائط العلوم	"	۳ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
۴	مخزن الاعمال۔ المعروف عملیاتِ نوشاہِ ثانی	"	۲۷ رجب ۱۳۸۱ھ
۵	مصباح العلاج المعروف مجرباتِ نوشاہِ ثانی	"	۲۷ صفر ۱۳۸۸ھ
۶	نغماتِ نوشاہی	"	۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

Marfat.com

تحریر کتب آپ نسخ اور نستعلیق خطوں کے بہترین خوشنویس تھے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں میرے کتب خانہ میں کافی موجود ہیں۔ جن کی تفصیل کتاب نوشاہ زمان میں بیان ہو چکی ہے۔

دستخط قرآن مجید ایک قرآن مجید پر آپ نے ان الفاظ میں دستخط کیا ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ راقمہ فقیر قل احمد بیرہ حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ در موضع ساہن پال سنہ ۱۲۶۰ھ بروز دلفروز پنجشنبہ موافق سنہ ۱۹۰۱ء"[1]

حضرت مولانا سید حافظ قل احمد نوشاہی تحریروں کی نظر میں

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی ساہنیالوی اپنی کتاب فیض محمد شاہی جلد ہشتم میں لکھتے ہیں

"قرآن مجید کے اکیسویں پارہ۔ سورۂ لقمان کے تیسرے رکوع میں آتا ہے۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ الحمد کا لام دور کرنے سے۔ باقی قل احمد رہ جاتا ہے۔"[2]

(۲) خواجہ عبدالرشید۔ تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں،

"صفحہ ۳۳۔ قل۔ سید قل احمد نوشاہی گجراتی۔ سید قل احمد نوشاہی۔ تخلص قل ملقب پاکدرات۔ در ۱۲۱۲ ہجری متولد گردید۔ اسم پدرش حافظ الٰہی بخش بن سید حافظ نور الدین است۔ علوم ابتدائی و تحصیلات متوسط را پیش پدر خود فرا گرفت۔ و سی پارہ قرآن مجید از بر کرد۔ در کمالات روحانی از اعلیٰ حضرت نوشہ گنج بخش رح استفاضہ حاصل و استفادہ نمود۔ و بہمین جہت نوشہ ثانی معروف گردید۔ در فن خطاطی معروف و ماہر بود۔ خط نستعلیق خوب می نگاشت۔ در سال ۱۲۸۶ بدار البقا شتافت مرقدش"

---

[1] اس قرآن مجید قلمی کے ہر سپارہ کے چوبیس ۲۴ صفحات ہیں۔ اور ہر صفحہ میں پانچ سطر ہیں، یہ نسخہ آجکل سید بوٹے شاہ ولد سید کرم الٰہی نوشاہی کے گھر میں بطور پاندوکے طلسم، جملہ اہل خانہ اس کی زیارت کرتے ہیں۔

[2] فیض محمد شاہی ج ۶ ص ۱۹۶) [3] فیض محمد شاہی قلمی جلد ہشتم صفحہ ۲۴۶ میں یہ عبارت موجود ہے۔

[3] از قل الحمد للام را بردار نام قطب زمان شود اظہار۔ (از ناشر)

Marfat.com

دہ ساہن پال در شہر گجرات ساختند۔ بزبانِ فارسی شعر مے سرود۔ ولے مجموعہ اشعارش ہنوز تنظیم شدہ بچاپ نرسیدہ است۔ اشعارِ زیر کہ بدستم رسیدہ است۔ در زیر نقل میگردد۔

کاتبِ این حروفِ نسخہ کمال — موضعِ اوست چک ساہنپال
خوش مکانے بچشم بخشد نور — خوش زمینے بدل بسنجشد حال
سگِ دربارِ گنج بخش قدیم — بردرِ او فتادہ بے پر و بال
دارد امید کو ز فضلِ عمیم — میوہ بخشد ز گلشنِ افضال
بندۂ پُر گناہ قُل احمد — ز کفارت ذنوب کرد نقال

اشعارے کہ بالا نقل گردید از کتابے باسم تکمیل الایمان گرفتہ شدہ است۔ مولانا نوشاہی این اشعار را پایانِ کتابِ خود سردہ است "

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولانا سید محمد امین صاحب مختار السالکین متوفی ۱۳۱۰ھ

۲ مولانا سید محمد شفیع صاحب رح متوفی ۱۳۱۱ھ

تاریخِ وفات | مولانا سید حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی کی وفات تیئیسویں[۲۳] ماہِ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ ایکہزار دو سو چھیاسی ہجری مطابق تیسری[۳] اگست ۱۸۶۹ء ایکہزار آٹھ سو انہتر عیسوی میں بعہدِ سلطنتِ ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۳ھ نیرہ جلوسی تھا۔ اُسوقت آپ کی عمر چوہتر[۷۴] سال قمری تھی۔ جو لفظ "سیّد" سے ظاہر ہوتی ہے۔

مدفن | آپ کا مزار ساہن پال شریف ضلع گجرات میں گورستانِ نوشاہیہ روضہ حضرت نوشاہ باجاہ رح سے غربی جانب اپنے والد ماجد کے قدموں میں ہے۔

مادہ تاریخ

"دو شمس عیش" ۱۲۸۶ھ

Marfat.com

ل ۵

(۵۲)

کرم الدین

میاں کرم الدین برقندازی بگوالیؒ

آپ سائیں کالا صاحب برقندازی بڑھکی والا رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ بموضع بگوال تحصیل گوجر خاں میں سکونت رکھتے تھے۔

آداب شیخ | آپ جب کبھی بڑھکی تشریف جاتے تو چارپائی پر نہ سوتے۔ زمین پر بستر کرتے۔ اور اولادِ شیخ کا ادب و تعظیم کرتے تھے۔ [۱]

عبادت | آپ اسم ذات اللہ بہت تحریر کیا کرتے تھے۔ شب بیدار تھے۔ تمام رات نہ سوتے۔ کئی مرتبہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھا کرتے۔ [۲]

ایک چشتی بزرگ کی پیشگوئی | حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی گولڑوی رح کے حقیقی ماموں پیر فضل دین صاحب چشتی رح جو صاحبِ کمال بزرگ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ موضع میرا بادیہ کے گنوار ڈاکوؤں نے مجھ سے تو توبہ کی توفیق نہیں پائی لیکن نوشاہی خاندان کا ایک فقیر میاں کرم الدین نام یہاں آئے گا۔ یہ اُس کے ہاتھ پر توبہ کریں گے۔ وہ اس درجہ متبرک و با اثر ہوگا کہ میرا بادیہ کے پتھروں کو بھی کلمہ پڑھائے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ کہ آپ کے وجود سے میرا بادیہ کے لوگ [۳] اسی فقیر کی

تلقین | سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی والا رح بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے پاس آئے۔ جب اہلخانہ نے میرا بستر کیا تو پہلے تلائی بچھائی۔ اس پر

۱۔ ۲۔ ۳۔ مسودہ سائیں سید رسول برقندازی بڑھکی والا۔ شرافت۔

Marfat.com

چادر۔ اوپر سرھانہ اور رضائی رکھی۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا۔ درویش کے بچے کو اس قدر مکلف بستر نہیں چاہیئے۔ اور نہ اسقدر آرام سے غافل ہو کر سونا چاہیئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سائیں علم الدین تیلی — کرنب بلوچ ضلع راولپنڈی

۲ سائیں نادر۔ — میرا بادیہ "

یہ صائم الدہر تھا۔ زہد و تقویٰ میں کامل۔ اپنے شیخ کی غلامی میں رہتا۔

تاریخِ وفات | میاں کرم الدین کی وفات بدھوار۔ آٹھویں جمادی الاول ۱۳۳۳ھ اکیزار تین سو تینتیس ہجری۔ مطابق چوبیسویں مارچ ۱۹۱۵ء اکیزار نو سو پندرہ عیسوی بوقت گیارہویں چیت سمت ۱۹۷۱ اکیزار نو سو اکہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم دلدادۂ دردِ ہفتم ہوئی۔ ۶ سنہ جلوس تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بگوال تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی میں ہے۔ ہر سال پچیسویں جیٹھ کو عرس ہوا کرتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"کرم دین فضلِ رحمان" ۱۳۳۳ھ

Marfat.com

(۵۳)

کرم شاہ

میاں کرم شاہ گاجرگولیہ رح

آپ میاں لال شاہ ولد حضرت شاہ غریب گاجرگولیہ کے تیسرے بیٹے تھے بیعت طریقت میاں غلام رسول ولد میاں خدا بخش رحمانی بخاوری بھڑیوالہ رح سے تھی۔ صاحب کرامت تھے۔

وجد کرانا منقول ہے کہ ایکمرتبہ بھڑی شاہ رحمان کے عرس پر آپ کو وجد ہو گیا سکھوں نے تمسخر کیا۔ آپنے لا الہ الا اللہ کی ضرب لگائی تو تمام کفار بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے قلب ذاکر ہو گئے۔ اسلام میں داخل ہوئے۔

بوہڑ کو سیدھا کرنا ایکبار بوہڑ کا درخت جو درگاہ شاہ غریب کے پاس ہے۔ آندھی سے زمین پر گر پڑا۔ بہت آدمی اس کو اٹھا کر سیدھا کرنے لگے مگر پھل نہ سکا۔ ایک آدمی از روئے طعن کہا کہ اگر تم فقیر ہو تو اس کو اٹھا دو۔ آپ کی طبیعت میں جوش آگیا اور کلمہ کی ضرب لگائی۔ اور بوہڑ کو اکیلے ہی سیدھا کھڑا کر دیا۔ بلکہ اٹھانے والے آدمی بھی ساتھ ہی ٹنگ گئے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں غلام علی نام تھا۔ جو آپ کا ہی مرید تھا۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	میاں شرف شاہ ولد امام شاہ رح	گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ	
۲	میاں قلندر شاہ ولد امام شاہ رح	〃	〃
۳	سید مفضل شاہ رح	〃	〃
۴	سائیں جمال شاہ مجاور پیر ملہیہ رح	〃	〃
۵	میاں محمد بخش ولد جان محمد رحمانی بخاری رح	بھڑی شریف	〃
۶	نورا قوال رح	منصور والی	〃
۷	حضورا قوال رح	〃	〃

مدفن آپ کی قبر موضع گاجرگولہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ گورستانِ شاہ غریب میں ہے۔

Marfat.com

(۵۴)

کلیم اللہ

شیخ کلیم اللہ گجراتی رح

آپ شہر گجرات پنجاب کے رہنے والے تھے حضرت اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ شاہ فرشتہ صفات برخورداری سابنیالوی رح کے اکابر دوستوں سے تھے۔ دنیاوی مال واسباب کو ترک کرکے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔ کثیر الذکر والفکر متوجہ الی اللہ۔ اور متوکل علی اللہ صاحب فقر وزہد تھے۔

پیران طریقت سے عقیدت | آپ کو اپنے پیران طریقت سے عقیدت تھی۔ اگر کوئی شخص آپ کو کہتا کہ دعا کرو۔ میرا فلاں کام ہو جاوے۔ تو آپ کہا کرتے۔

"اللہ پاک۔ برکت رسول اللہ۔ پیر صاحب سچی بادشاہ۔ نوشہ صاحب۔ میرے مرشد صاحب دی نال۔ کم کرے گا تے ہو جاوے گا"

چنانچہ لوگوں کی حاجتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو جاتیں[1]

سادگی کے واقعات

آپ نہایت سادہ مزاج تھے۔ دنیاوی عقل وفکر سے مبرا۔ سادہ لوح مخلص طبع تھے فریدی برل طبیعت پر مستولی بھی غالب تھی۔

مکھ تجھے کھاتا نہیں۔ | پیر روشن ضمیر نے آپ کو کاشتکاری کی خدمت سپرد کی ہوئی تھی۔ ایک دن بیلوں کو جوت کر کنواں پر لے جا رہے تھے۔ اُسوقت سکھوں کا راج تھا

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۱۳۵ شرافت۔

Marfat.com

ایک سپاہی آگے سے آتا ملا۔ اُس کی سرخ وردی دیکھ کر بیل ڈرا۔ آپ نے کہا ڈرتا کیوں ہے سکھ تجھے کھاتا تو نہیں۔ اس بات سے سکھ آپ کو غصے ہونے لگا۔ اتنے میں ایک دوسرا سکھ سپاہی آگیا۔ اُس نے پوچھا کیا بات ہے؟ آپ نے کہا بات تو کوئی بھی نہیں۔ میں نے اپنے بیل کو کہا ہے کہ سکھ تجھ کو کھاتا تو نہیں۔ اُس نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی سادہ لوح درویش ہے۔ وہ آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ [۲]

اَللہ اور رسول کا نام | آپ کے مرشدزادہ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکزات نوشاہِ ثانی رح روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ ایک دن آپ سادہ پن سے کہنے لگے کہ دوسرے لوگ تو صبح سویرے اُٹھ کر اَللہ اور رسول کا نام لیتے ہیں۔ اور یہ قرآن پڑھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ [۳]

مسلمان ہونا | آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے چھوٹے بھائی حضرت سید خدا بخش صاحبؒ کو چاچا جی کہا کرتے۔ بسا اوقات وہ خوش طبعی سے آپ کو کہتے۔ کلیم اللہ! تجھے مار مار کر ہم مسلمان بنا دیں گے۔ آپ سادہ پن میں کہتے۔ چاچا جی آپ کے کہنے پر بھی مسلمان نہ بنوں گا۔ یہ سُن کر وہ ہنستے اور خوش ہوتے۔ [۴]

جی بھی کہہ لیتا ہوں | ایکدفعہ حضرت نوشاہ ثانی رح بطور خادم کے آپ کو سفر میں اپنے ہمراہ لے گئے۔ راستہ میں آپ کو نصیحت کی۔ کہ کلیم اللہ! اگر گھر میں ہم تجھ کو بلاتے ہیں تو تم جواب میں "ہاں" کہتے ہو۔ اب مریدوں کے گھر جانا ہے۔ وہاں اگر ہم بلائیں۔ تو تم "جی" کہنا۔ آپ نے کہا اچھا۔ الغرض جب مریدوں کے گھر جا بیٹھے تو کسی کام کے لئے اُنہوں نے بلایا۔ میاں کلیم اللہ! آپ کو وہ بات یاد نہ رہی۔ اور عادت معہود کے مطابق کہدیا "ہاں" حضرت صاحب نے بنظرِ عتاب آپ کی طرف دیکھا۔

---

۲ ۳ ۴ نیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۱۳۴ شرافت۔

Marfat.com

تو آپ کو وہ نصیحت یاد آ گئی۔ اور کہنے لگے "مرن کیوں لگائیں جی بھی آکھ لینا ہاں"
حضرت صاحب آپ کی اس سادہ کلامی سے ہنس پڑے۔ اور آپ کو معاف کر دیا۔[1]

غوثوں قطبوں کی بیٹیاں | حضرت سید پیر مکھن شاہ صاحب لاہوری رح سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے بھائی صاحب سید حافظ قل احمد صاحب رح گجرات میں میاں کلیم اللہ کے پاس گئے۔ اور اپنے بڑے بیٹے صاحبزادہ محمد امین صاحب کو بھی ساتھ لے گئے۔ راستہ میں اُن کو کہا کہ فقیر صاحب کو کہنا کہ ہم کو میٹھے چاول پکا کر کھلاؤ۔ صاحبزادہ صاحب نے اسی طرح آپ کو کہا۔ آپ نے ترشرو ہو کر جواب دیا کہ میں چاول کہاں سے لاؤں۔ اور گڑ کہاں سے لاؤں۔ اور گھی کہاں سے لاؤں۔ پھر ذرا دیر کر کے اپنی کٹیا میں گئے۔ اور کسی برتن سے چاول نکال لائے۔ اور کہا چاول تو مل گئے۔ اب گڑ کہاں سے مہیا کروں۔ پھر ایک برتن سے گڑ بھی لے آئے۔ اور کہا کہ گڑ تو مل گیا ہے۔ اب گھی کہاں سے لاؤں۔ پھر گھی بھی کسی برتن سے نکال لائے۔ اور میٹھے چاول پکا کر اُن کو کھلائے۔ رات کو جب بیٹھے تو بھائی صاحب سید حافظ قل احمد صاحب رح نے آپ کو کہا۔ میاں کلیم اللہ! تم جانتے ہو کہ ہم نے عزیز محمد امین کا رشتہ خلیفہ نظام الدین بن سید علی محمد صاحب برخوردار ساہنیالوی رح کے گھر کیا ہوا ہے۔ اب وہ ہم کو کہتے ہیں کہ ہماری بیٹی جوان ہو چکی ہے تم جلدی شادی کرو۔ اب ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ کہ اس شادی میں کچھ امداد کرو۔ تاکہ کام بخیر و خوبی انجام ہو۔ آپ نے ازراہِ سادہ لوحی کہا کہ پیروں پیغمبروں۔ خدا کے ولیوں۔ اور غوثوں قطبوں کی بیٹیاں ہزار ہزار برس تک۔ سو سو برس تک۔ بلکہ بارہ بارہ[12] برسوں تک مجرد بیٹھی رہی ہیں اور اُنہوں نے شادی کرنے میں جلدی نہیں کی۔ سید لطف الدین صاحب رح کو اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ پھر کہا کہ میں مسکین درویش

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی۔ جلد اول۔ صفحہ ۱۳۲ شرافت۔

Marfat.com

ہوں۔ میں روپے کہاں سے لاؤں۔ اور آپ کو کیسے امداد کروں۔ آخر جب بھائی صاحب رخصت ہونے لگے۔ تو آپ نے کُٹیا میں سے کسی برتن سے گیارہ روپے نکالے۔ اور اُن کو دے دیئے۔ اور بطور خود نصیحت کی کہ دیکھنا یہ سارے روپے اکٹھے ہی لڑکی والوں کے آگے نہ رکھ دینا۔ حسب ضرورت ایک ایک کرکے دینا۔ [۶]

روپوں کی پُنڈ جب آپ کے برادر شفیر حضرت اعلیٰ رح کا دُنیا سے انتقال ہوگیا۔ تو اُن کے فرزند اکبر حضرت نوشاہ ثانی رح جوان اور صاحب اولاد تھے۔ اور گھر سے علیحدہ تھے چھوٹے دو صاحبزادے سید بوٹے شاہ اور سید مکھن شاہ صاحب ابھی بچے ہی تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ باہر چلے جاتے اور گداری کرکے پیسے۔ ٹکے۔ آنے اور روپوں کی پُنڈ بھر لیتے۔ اور اُس کے اوپر تھوڑا سا آٹا ڈال لیتے۔ اور پُنڈ کے گلے میں رسّی ڈال کر لٹکا کر لے آتے۔ اور حضرت مائی صاحبہ کی خدمت میں لاکر دیتے۔ اسی طرح مرشد صاحب کے لڑکوں کی پرورش میں بہت امداد کرتے۔ حضرت نوشاہ ثانی جان بوجھ کر پوچھتے کہ میاں کلیم اللہ! پُنڈ میں کیا لائے ہو۔ تو بخیال خود اُن سے اختفا کرتے۔ اور کہہ دیتے کیا لانا تھا۔ پُنڈ میں آٹا مانگ کر لدیا ہوں۔ وہ آپ کی ان باتوں سے خوش ہوتے۔

یارِ طریقت آپ کے ایک مرید حیا محمد بخش معمار گجراتی تھے۔

تاریخ وفات شیخ کلیم اللہ کی وفات تقریباً ۱۲۷۳ھ ایکہزار دو سو تہتر ہجری ہلالی ۱۸۵۶ء ایکہزار آٹھ سو چھپن عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین بہادر شاہ ظفر بن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی، ۳۰ سنہ جلوسی تھا۔

اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ کیننگ تھا۔ ۱۰ کی گورنری کا پہلا سال تھا۔ مزار گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ "خدمت گزار" ۱۲۷۲ھ

---

[۶] فیض محمد شاہی فلمی جلد اول صفحہ ۵۸۲ شرافت۔

Marfat.com

(۵۵)

گامے شاہ

میاں گامے شاہ برقندازی جمال پوری رح

والد کا نام میاں غوث محمد قوم اعوان گوت کلگان سے تھے۔ بموضع جمالپور اعواناں میں سکونت رکھتے تھے۔ جو شہر لدھیانہ سے تین میل مشرق کی طرف سمرالہ روڈ پر ایک قصبہ ہے۔ آپ حضرت شاہ فقیر اللہ صاحب برقندازی کلانوری مصنف کتاب ستر مکنون کے اکابر خلیفوں سے تھے۔

ریاضت و مجاہدہ | آپ بڑے عابد و زاہد باشریعت تھے۔ ساٹھ سال تک متواتر صائم الدہر رہے۔ سارے سال میں صرف عیدین اور تشریق کے دنوں میں افطار رکھتے۔ کیونکہ شرعاً ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ اور افطار کریلوں سے کیا کرتے جو کڑوے ہوتے ہیں۔ جن کا کھانا نفس پر شاق ہوتا ہے۔

مطالعہ کتب | آپ تمام کتب میں سے بالخصوص ستر مکنون کا مطالعہ رکھتے۔ جو آپ کے پیر روشن ضمیر کی تصنیف سے ہے۔ چنانچہ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ آپ کی اولاد کے پاس موجود ہے

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں محمد بخش نام تھے۔

یار طریقت | آپ کے مریدوں میں سے چودھری قطب الدین رئیس پھلور۔ ضلع جالندھر بہت عزیز الوجود تھا۔

تاریخ وفات | میاں گامے شاہ رح کی وفات چودھویں ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ ایکہزار دو سو ستتر ہجری بمطابق تئیسویں جون ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکاسٹھ عیسوی

Marfat.com

میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی سنہ چار جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر اپنے پیر بھائی شاہ فاضل رح کے حجرہ اعتکاف کے مغربی جانب بمقام جمال پور اعوانان۔ مضافات لدھیانہ میں ہے۔ میں بھی زیارت سے مشرف ہوا ہوں

مادۂ تاریخ

"آزاد بیدار مغز" ۱۲۷۷ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں گامے شاہ جمال پوری رح

- میاں گامے شاہ صاحب کا ایک بیٹا میاں محمد بخش تھا۔
- میاں محمد بخش۔ میاں بہادر علی شاہ چشتی صابری رح المعروف میراجی ثانی ساکن ٹھسکہ ضلع کرنال کے مرید تھے۔ ان کے تین بیٹے ہوئے۔ میاں محمد قاسم۔ منشی نسیم اللہ۔ حاجی نور محمد
- میاں محمد قاسم مدرس کے ایک فرزند بابو محمود الحسن ہیں۔
- بابو محمود الحسن۔ سب پوسٹ ماسٹر و صاحب سجادہ و موافیدار ہیں ان کے چھ لڑکے ہیں حسن جمیل۔ حسن جلیل۔ حسن عزیز۔ حسن امیر۔ حسن لطیف اور حسن نذیر۔ سب اس وقت موجود ہیں۔
- منشی نسیم اللہ محرر جوڈیشل لدھیانہ تھے۔ ان کے دو بیٹے ہیں فقیر اللہ شاہ اور دلبند علی شاہ
- فقیر اللہ شاہ۔ ایچ دی سی بیٹہ و ریکلرک کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر فیروزپور ہیں۔ ان کے چار بیٹے نصر اللہ۔ ظفر اللہ۔ امان اللہ اور حسان اللہ موجود ہیں۔
- دلبند علی شاہ ولد منشی نسیم اللہ کے تین لڑکے محمد حیات۔ سکندر حیات اور خضر حیات موجود ہیں۔
- حاجی نور محمد ولد میاں محمد بخش پنشنر قانونگو ہیں۔ میں نے مزید حال پور لدھیانہ گیا تھا۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ آپ سنہ ۱۳۶۵ھ میں موجود ہیں۔ ان کے چار لڑکے ہیں نذیر حسن۔ نذیر حسن۔ لطیف حسن۔ تعلق نویس میونسپل کمیٹی سب الیکٹریشن استعمال میں ان کے دو لڑکے سعید حسن اور رشید حسن موجود ہیں۔
- نذیر حسن نوواری ہیں ان کے پانچ لڑکے منیر حسن۔ نذیر حسن۔ امیر احمد۔ محمد حنیف اور ایاز حسن موجود ہیں۔

Marfat.com

(۵۶)

گلو شاہ

بابا گلو شاہ کوریکے والے رح

آپ کا نام گل محمد عرف گلو تھا جو بعد میں گلو شاہ مشہور ہوا۔ آپ کے آبا واجداد قوم کابلو سے تھے۔ اور پیشہ باغبانی کرتے تھے۔ اور قدیمی مسکن موضع لوہرے اور بقولے رجھاڑا ضلع سیالکوٹ تھا۔ مگر آپ کے والد موضع کوریکے میں جا بسے آئے تھے۔ آپ کی پیدائش اور تربیت اسی گاؤں میں ہوئی۔

واقعہ بیعت | ایک مرتبہ سید معصوم شاہ ولد سید علیم اللہ صاحب نوشاہی ساکن چک سادہ متصل گجرات گھوڑی پر سوار مریدوں پر تشریف لے جا رہے تھے جب موضع کوریکے کے پاس پہنچے تو بارش شروع ہو گئی۔ بارش سے بچاؤ کے واسطے وہ اس ڈھارہ (برآمدہ) میں بمعہ گھوڑی داخل ہو گئے۔ جہاں گلو کھڈی بن رہا تھا۔ گلو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ لاٹھی لے کر ان کو مکان سے باہر نکال دیا۔ وہ بارش میں ہی چل پڑے۔ اور چلتے ہوئے فرمایا۔ کہ میرا نام سید معصوم ہے۔ اور بن باجواہ میں جا رہا ہوں۔ اگر ملنے کی ضرورت ہوئی تو وہاں آجانا۔ یہ سن کر گلو نے کہا کہ میں نے تمہارے جیسے سینکڑوں فقیر اور لیادیکھے ہوئے ہیں۔ مجھے ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ امر الٰہی ایسا ہوا کہ جب شاہ صاحب چلے گئے تو گلو کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ دنیا کے کاروبار بھول گئے۔ اور دل میں عشق کی آگ بھڑک اٹھی۔ تو موضع بن باجواہ (ضلع سیالکوٹ) میں جا حاضر ہوا اور معافی مانگی اور حلقہ بیعت میں داخل ہوا۔ اور ایسا شوق غالب ہوا کہ گھر بار چھوڑ کر شاہ صاحب کی خدمت میں ہی رہنے لگا۔

Marfat.com

آدابِ شیخ | آپ یہاں تک آدابِ شناس ہوئے کہ کبھی اپنے پیرخانہ چک سادہ کی حدود میں بول و براز نہ کیا۔

خدماتِ مرشد | آپ چک سادہ میں خانگی خدمات میں رہنے لگے۔ ایک روز جناب مائی صاحبہ اہلیہ شاہ صاحب نے دو پیسے دیئے۔ اور فرمایا گلو جا کر ٹکہ کا نمک لے آؤ۔ مگر سستا لانا۔ آپ دکاندار کے پاس گئے۔ اور سستا نمک مانگا۔ اُس نے کہا اگر سستا مطلوب ہے۔ تو کھیوڑہ میں جاؤ۔ جہاں سے نمک برآمد ہوتا ہے۔ آپ پیدل چلتے چلتے وہاں پہنچے اور ٹھیکیداروں سے ٹکہ کا نمک سستا مانگا۔ اُنہوں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ کہا چک سادہ متصل گجرات سے اُنہوں نے سمجھ لیا کہ یہ سادہ لوح درویش ہے۔ کہدیا کہ جسقدر تم اُٹھا سکتے ہو مفت لے جاؤ۔ آپ نے کہا مجھے مفت لے جانے کا حکم نہیں چنانچہ ٹکہ اُن کو دیا اور نمک کی ایک بڑی سِل سر پر اُٹھالی اور سفر کرتے ہوئے چند ماہ کے بعد واپس آئے۔ اور نمک حاضر کیا۔ مائی صاحبہ نے پوچھا۔ واہ گلو تو اتنا عرصہ کہاں غائب ہوگیا۔ آپ نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تھا سستا نمک لانا۔ تو میں کھیوڑہ میں چلا گیا تھا۔ مائی صاحبہ نے فرمایا۔ واہ گلو اب تو تو شاہ ہوگیا ہے۔ اُس روز سے آپ کا نام گلو شاہ مشہور ہوا۔ مرشد صاحب نے نگاہ کرم کردی۔ اور ولی کامل بنا دیا۔ [1]

رقص کا عجیب مظاہرہ | ایک مرتبہ آپ اپنے پیر صاحب سید معصوم شاہ صاحب ہمراہ سفر کرتے ہوئے اپنے گاؤں موضع کوریکے میں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں نے شاہ صاحب

[1] فیض محمد سدا سہاگی لمی جلد اول صفحہ ۲۰۲۔ ف یہ کھیوڑہ سے نمک لانے والا واقعہ سوانحعمری شاہ عبدالرحمٰن کے مولف صاحبزادہ غلام مصطفےٰ رحمانی حضرت باکھو صاحب سے منسوب کر دیا ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ دراصل یہ کارنامہ بابا گلو شاہ کا ہے۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

کا کچھ ادب و احترام نہ کیا، دائرہ میں بیٹھ گئے۔ اتفاقاً وہاں اُس روز مخنث (ہیجڑے) آئے ہوئے تھے۔ اور دائرہ میں گانا بجانا اور رقص کر رہے تھے۔ اور ایک پنجابی گیت چیتا گا رہے تھے۔ آپ نے شاہ صاحب سے اجازت مانگی کہ اگر حکم ہو تو میں بھی ان ہیجڑوں میں داخل ہو کر ذرا چیتا چھڑ لوں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ اُس مجمع میں جا داخل ہوئے۔ اور یہ الفاظ بولے۔ ؎

انبال والی کوٹھڑی کھجوراں والا باغ دوہائے والا سدکر بندا اُستی این تے جاگ

چیتا آیخ چھڑ بندا

اور پاؤں زمین پر مارا۔ ایسا وقت بنا کہ کورے کے والی بستی ایک طرف سے پست ہو گئی شاہ صاحب نے فرمایا گلو شاہ: بس کر دے۔ آپ نے عرض کیا کہ ابھی کوئی کونڈ رہتا ہے، پھر یہ بول بولا۔ ؎

مینھے تے تو لا سوہنے گلھاں اُتے چھایاں جنہاں پنجے یار نہ رکھے بھٹھ دُنیا تے آیاں

چیتا آیخ چھڑ بندا

جب اس مرتبہ پاؤں مارا تو گاؤں دوسری طرف سے پست ہو گیا۔ پھر شاہ صاحب نے آپ کو روک لیا، اور سب لوگ آپ کے مسخر ہو گئے۔ [۲] ؎

مشہور بات ہے کہ اُس روز سے گاؤں کی ایک طرف پست اور دوسری طرف بلند ہے۔ [۳]

---

[۲] نفیس محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۲۰۳ [۳] صاحب تصرف اولیاء اللہ کے نزدیک ایسا ہونا کچھ مشکل نہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ شاہ جمال قادری رح نے اپنی خانقاہ سات منزلہ بنوائی۔ سلطان بیگم دختر اکبر بادشاہ نے کہا کہ یہ تو شاہی محلوں سے بھی اونچی گئی ہے۔ شاہ جمال نے وقت وجد زمین پر لات ماری۔ تو چار منزلیں زمین میں دھنس گئیں۔ اور تین منزلیں اوپر رہ گئیں۔ (تذکرہ اولیائے ہند جلد ۴۔ صفحہ ۶۵) شرافت۔

Marfat.com

خدمتِ خلق آپ کا طریقہ تھا کہ فصل کی کٹائی کے موسم میں خود اپنے ہاتھوں سے کٹائی کیا کرتے۔ شام کو گندم کا جو گٹھا آپ کو اُجرت میں حاصل ہوتا۔ اُس کا غلہ نکال کر خود پیس کر۔ روٹیاں پکا کر گاؤں کے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو کھلا دیا کرتے۔

کرامات

آپ کے متعلق یہ مشہور بات ہے کہ ایک وقت میں کئی جگہ پر موجود ہوتے تھے صاحب تصرف و خوارق عادات تھے۔ [۴]

صفائے باطن کا تاثر ایک مرتبہ آپ مٹی پر لیٹے تھے جسم خاک آلود تھا۔ ایک دنیادار متکبر نے کراہتاً کہا کہ یہ کیا فقیری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے نادان! اگر فقر کی تاثیر دیکھنی ہے تو مجھے نہلا۔ اُس نے نہلا دیا۔ پھر فرمایا۔ ہمارا لنگوٹ نچوڑ کر پی لے۔ جب اُس نے پیا تو اُس کا باطن صاف ہو گیا۔ [۵]

کپڑا بُننے کا نیا انداز ایک مرتبہ لوگوں نے کپڑا بُننے کے واسطے آپ کو تانا بانا کا سُوت دیا۔ آپ نے حالتِ جذب و سُکر میں تنور میں ڈال دیا۔ جب لوگوں نے تنگ کیا تو آپ نے نیا بُنا ہوا کپڑا نکال کر دے دیا۔ ہر شخص کے کپڑے اُن کے حسبِ منشا بُنے ہوئے تھے۔ [۶]

وفات کے بعد کرامت

شکاری کا سزایاب ہونا میاں بدرالدین لوچی ساکن دھبولہ متصل ساہنپال شریف ضلع گجرات بیان کرتا تھا کہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں میں آپ کے میلہ پر گیا تھا۔ آپ کے مزار پر بہت سا کبوتر رہتے تھے۔ میرا چشمدید واقعہ ہے کہ ایک شکاری وہاں آ گیا۔ اور کبوتروں کو دانہ سے فائر کرنا چاہا۔ لوگوں نے روکا مگر وہ باز نہ آیا۔ اُس نے فائر کر ہی دیا تین کبوتر

---

[۴] فیض محمد شاہی قلمی جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ [۵] ایضاً جلد ۳ صفحہ ۹۰ [۶] ایضاً جلد ۴ صفحہ ۸۲۰ زیادت

Marfat.com

تڑپ کر قبر کے پاس گر پڑے اُسیوقت ایسا معاملہ پیش آیا کہ وہ شکاری عجہ اپنی اہلیہ اور فرزند کے وہیں تڑپنے لگ پڑا۔ اور اُسی وقت چند منٹ میں وہ تینوں اشخاص مرگئے۔ اور اُسی روز مسئلہ برعاست ہوگیا۔ [فیض محمد شاہی قلمی ج ۱ ص ۲۰۲]

بابا گلوشاہ صاحب مورخین کی نظر میں۔

آپ کے متعلق چند مورخوں کی عبارات لکھی جاتی ہیں۔

(۱)

ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی اپنی تاریخ سیالکوٹ ص۱۷۱ پر آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"حضرت بابا گلوشاہ نوشاہی قادری رح۔ نوشاہی سلسلے کے جلیل القدر بزرگ حضرت بابا گلوشاہ (عرف گل محمد) موضع لوہرے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۱۷۹۳ء بمطابق ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ کی عمر پانچ سال کی ہی تھی کہ قبلہ والد محترم کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ عزیز و اقارب نے کوئی توجہ نہ دی۔ اور آپ کسس مپرسی کی حالت میں دن گذارنے لگے۔ دربار قادر کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ ایک ایسا گوہر تابدار حبس سے دین مصطفوی منور و تابدار ہونے والا تھا کسس مپرسی کی زندگی بسر کرے۔ موضع رجھاڑہ ہی میں بافندہ قوم کا ایک امیر گھرانہ آباد تھا۔ مگر اولاد سے محروم۔ بافندہ کی بیگم بھاگن جناب پیر سید معصوم علی شاہ کے دست مبارک پر بیعت شدہ تھی۔ وہ جناب معصوم علی شاہ کے ہاں حاضر ہوئی۔ اور گودھری ہونے کے لئے دعا کی تمنا کی۔ حضرت شاہ صاحب عارف وقت تھے۔ فرمانے لگے۔ دعا کریں گے۔ اس کو منظور

۱۷۹۳ء کے مطابق ہجری ۱۲۰۸ھ تھا۔ چونکہ آپ کی وفات بقول صحیح ۱۲۳۵ھ ۱۸۲۰ء ہوئی۔ تو اس حساب سے آپ کی عمر ستائیس سال ظاہر ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ ماسٹر رشید نیاز نے اسی کتاب میں آپ کی عمر نوّے ۹۰ سال ہونا ثابت کیا ہے۔ اگر یہ ٹھیک بات ہے تو پھر آپ کی پیدائش ۱۱۴۵ھ ۱۷۳۲ء میں متعین کرنی چاہیئے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

ہوا تو کام ہو جائے گا۔ مائی بھاگن واپس آئی تو رات کو خواب میں ایک حسین و جمیل لڑکا دیکھا۔ ادھر حضرت گل محمد موضع رجھاڑہ پہنچ چکے تھے۔ ادر ادھر مائی بھاگن پانی بھرنے کے لئے کنوئیں پر آئی۔ بابا گل محمد نے پینے کے لئے پانی مانگا۔ مائی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ جب اس نے اپنے سامنے وہی چاند سا لڑکا دیکھا جو کہ وہ رات کو خواب میں دیکھ چکی تھی۔ مائی۔ حقیقت کا انکشاف ہونے پر اُسے اپنے گھر لے آئی۔ اور اُسے اپنا متبنّٰے بنا لیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت سید معصوم علی شاہ رجھاڑہ میں تشریف لائے اور مائی کو لڑکے کی مبارک دی۔ اور ساتھ ہی لڑکے کو اپنے دستِ مبارک پر بیعت کر لیا۔ اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔ آپ روزانہ صبح اپنی تمام گائیں چرانے کے لئے گاؤں سے باہر لے جاتے۔ ایک دن اُس مال نے بہت تنگ کیا۔ آپ نے جذب میں آکر فرمایا کہ شعری مرتی بھی نہیں۔ یہ کہنا تھا کہ تمام گائیں وہیں پر ڈھیر ہو گئیں۔ آپ یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اپنے اللہ سے دعا کی تو گائیں پھر زندہ ہو گئیں۔ یہ واقعہ گاؤں کے کچھ افراد نے دیکھ لیا، اور اسی واقعہ کی بنا پر آپ ظاہر ہو گئے۔ مائی بھاگن نے یہ سمجھتے ہوئے کہ ہمارے ہاتھوں کہیں اس بزرگ کی بے ادبی نہ ہو جائے۔ انہیں سید معصوم علی شاہ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ کچھ عرصہ چک سادہ میں اپنے مرشد کے ہاں مقیم رہے۔ اور وہاں ان کی گھوڑیوں کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد آپ بحکم مرشد موضع کوریکے تشریف لیگئے اور وہاں حضرت بابا دھول شاہ سے بھی فیضیاب ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ یہیں گذارا۔ اور آخر کار ۱۸۸۳ء[۵۸] میں موضع کوریکے میں اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اور مزار بابا دھول شاہ کے قریب ہی دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ بابا قادر شاہ مقرر ہوئے۔

---

۵۸ یہ سال وفات غلط ہے۔ بابا گلو شاہ کی صحیح تاریخ وفات ۱۲۳۵ھ ہے جو کہ آپ کے کتبہ پر لکھی جائے گی۔ اس کے مطابق عیسوی سن ۱۸۲۰ء مطابق ہوتا ہے۔ مؤلف۔

Marfat.com

(۲)

امان اللہ سرحدی ۔ کتاب عرس اور میلے ص۲۹۵ میں لکھتے ہیں۔

"بابا گلوشاہ کا اصل نام گل محمد بتایا جاتا ہے۔ سیالکوٹ کی تحصیل پسرور کے ایک گاؤں لوہرے میں ۱۷۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ایک امیر خاندان کی عورت نے آپ کو اپنا متبنّٰے بنا لیا۔ آپ اُس عورت کے بکثی چرایا کرتے تھے۔ بعد ازاں سید معصوم علی شاہ کی خدمت میں رہنے لگے۔ جو چک سادہ میں رہا کرتے تھے۔ تھوڑی مدت بعد آقا و مرشد کے حکم سے آپ موضع کوریکے میں چلے گئے۔ جہاں ایک بزرگ جنہیں بابا وصول شاہ کہتے تھے، کی صحبت سے استفادہ کیا، اور عمر یہیں گذاری۔ آپ نوشاہی سلسلے کے بزرگ تھے۔ ۱۸۸۳ء/۱۳۰۰ھ میں انتقال فرمایا، اور بابا وصول شاہ کے مزار کے قریب ہی دفن کئے گئے۔ ہر سال ۱۷ تاریخ کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے"

(۳)

ماہنامہ تبصرہ لاہور۔ ایڈیٹر جانباز مرزا۔ سیالکوٹ نمبر۔ جلد ۵۔ شمارہ ۱۰ - ۱۱ اگست ستمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۸ پر بعنوان "عرفائے کرام" نمبر ۱۳ پر

"حضرت بابا گلوشاہ نوشاہی قادری" کا نام لکھا ہے۔

یارانِ طریقت آپ دنیا سے بے اولاد رخصت ہوئے۔ خواص مریدین تھے۔

۱	سید بوٹے شاہ ولد سید کرم شاہ صاحب	چک سادہ	ضلع گجرات
۲	بابا دولت شاہ بافندہ	کوٹلی مہاراں	سیالکوٹ
۳	بابا قادر شاہ سجادہ نشین اول	کوریکے	"
۴	سائی رصالت۔ ساکنہ کوٹلی بادا۔	مدفونہ "	"

۹ کتاب تاریخ سیالکوٹ میں ان کا نام دھول شاہ لکھا ہے۔ اور عرس اور میلے ان کو وصول شاہ لکھا گیا ہے۔ غالباً یہ کاتب کی غلطی ہوگی۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

واقعۂ وفات

آپ کے پاس اپنے مرشد صاحب کے پاؤں کا جوڑا تھا۔ وفات کے وقت وصیت کی۔ کہ دفن کے وقت یہ جوڑا میرے سینہ پر رکھنا۔ چنانچہ دفن کے وقت آپ کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ جوڑا صندوق میں ایک طرف رکھ دیا گیا۔ جب صندوق قبر میں رکھ کر آخری دیدار کیا گیا تو وہ جوڑا آپ کے سینہ پر پڑا تھا۔ دیکھ کر سب لوگ حیران رہ گئے۔

تاریخ وفات | بابا گلو شاہ صاحب رح کی وفات بقول صحیح ۱۲۳۵ھ ایکہزار دو سو پینتیس ہجری مطابق ۱۸۲۰ء ایکہزار آٹھ سو بیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ بن شاہ عالم ثانی بادشاہِ دہلی ہوئی ۱۵ سنہ پندرہ جلوسی تھا۔

اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر مارکوئیس آف ہیسٹنگز تھا۔ گورنری کا آٹھواں سال تھا۔

اُسوقت پنجاب کی حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زیر اقتدار تھی۔ سنہ ۲۰ بیس جلوسی تھا۔

ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی نے تاریخ سیالکوٹ میں۔ اور مسٹر امان اللہ سرحدی نے عرس اور میلے میں آپ کی وفات ۱۸۸۳ء میں لکھی ہے جس کے مطابق ۱۳۰۰ھ ہجری ہوتا ہے۔ اور یہ غلط ہے۔ کیونکہ مفتی غلام سرور لاہوری رح نے مخزن پنجاب ۱۲۸۵ھ میں تصنیف کی ہے۔ اور تواریخ سیالکوٹ۔ مرزا اعظم بیگ نے ۱۲۸۴ھ میں تالیف کی۔ اور وہ دونو بابا گلو شاہ کے میلے کا ذکر کرتے ہیں جیسا کہ آگے اُن کی عبارتیں تحریر کی جائیں گی جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اس سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے۔

اور جو سال وفات ۱۲۳۵ھ پہلے لکھا گیا ہے۔ وہ اس لئے صحیح ہے کہ وہ بابا گلو شاہ کے مرشد سید معصوم شاہ ولد سید علیم اللہ نوشاہی رح کے خاندان کے ایک قلمی سیاض[۱] میں تحریر ہے۔

---

[۱] یہ سیاض آجکل ۱۳۹۱ھ میں پیر محمد حسین ولد پیر معصوم شاہ بن سید فضل شاہ کے گھر میں بمقام چک سادہ موجود ہے شرافت

Marfat.com

مدفن | آپ کا مزار موضع کورے کے تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"مظہر نیکی" ۱۲۳۵ھ

(۱)

میلہ شریف | تواریخ سیالکوٹ ص۳۹۹ میں ہے۔

"خانقاہِ گلوشاہ۔ یہ خانقاہ موضع کورے کے تحصیل پسرور میں آباد ہے۔ دیہہ ہذا سوکرد کے فاصلہ پر جانب مشرق واقع ہے۔ ساتویں ماہ اسوج کو ہر سال اس خانقاہ پر میلہ ہوتا ہے جس میں تخمیناً چالیس ہزار آدمی جمع ہو جاتا ہے چند روز یہ میلہ کا ہوتا ہے۔ اور دو تین سال سے مویشی کی فروخت بھی ہوتی ہے۔ یہ گلوشاہ فقیر قوم کا جولاہا تھا۔ عرصہ ۲۰۰ سال کا ہوا کہ جب یہ فوت ہوا۔ اُسی دن سے میلہ ہونا شروع ہو گیا۔"

(۲)

مخزنِ پنجاب ص۲۵۵ میں لکھا ہے۔

"چودھویں خانقاہِ گلوشاہ۔ یہ خانقاہ موضع کورے کے تحصیل پسرور میں واقع ہے۔ ساتویں ماہِ اسوج کو ہر سال یہاں میلہ ہوتا ہے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں۔ مویشی بھی بیساں بحکم سرکار فروخت ہوتے ہیں۔ چند روز میلہ رہتا ہے"

ان دونو کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتدا سے میلہ ساتویں اسوج کو ہوا کرتا تھا۔ لیکن ہمارے زمانہ میں ستارہویں اسوج کو ہوتا ہے۔ واللہ اعلم یہ تاریخ کس سال سے تبدیل ہوئی ہے۔ اب اس میلہ پر لاکھ آدمی کے قریب اجتماع ہوتا ہے۔

(۳)

تاریخِ سیالکوٹ (رشید نیاز) ص۱۷۲ میں ہے۔ "آپ کا عُرس ہر سال اسوں کی سترہ تاریخ

Marfat.com

کو منایا جاتا ہے۔ اور میلہ زبردست قسم کے ساتھ شاندار منڈی بھی لگتی ہے۔ ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے۔ ایکدفعہ ضلع سیالکوٹ سے پولیس کپتان سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ۔ اور ان کے بھانجے شکار کھیلنے کے مزار بابا گلو شاہ کی طرف گئے۔ وہاں انہوں نے زیارت کے کبوتر درختوں پر بیٹھے دیکھے تو فائر کرنے لگے۔ مجاوروں نے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے اور فائر کر دیا گولی چلتے ہی تین کبوتر وہیں ڈھیر ہو گئے۔ کبوتروں کے ڈھیر ہونے ہی تینوں کے پیٹ میں زبردست درد شروع ہو گیا۔ اتنی سکت نہ رہی کہ مزار سے باہر بھی جا سکیں۔ اسی وقت سیالکوٹ سے سول سرجن کو بلایا گیا۔ بے حد علاج کیا مگر بے سود۔ آخر کار تینوں وہیں تڑپ تڑپ کر ختم ہو گئے۔"

(۴)

عرس اور میلے ص۲۹۵ میں لکھا ہے۔

"گلو شاہ کا میلہ ضلع سیالکوٹ۔ سیالکوٹ کی تحصیل ڈسکہ میں کورے کے ایک قصبہ ہے۔ جہاں مویشیوں کی ایک بہت بھاری منڈی لگتی ہے۔ یہاں گلو شاہ کا میلہ لگتا ہے۔ جو ضلع سیالکوٹ کے عوامی میلوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے یہ میلہ ہر سال یکم اکتوبر کو لگتا ہے۔ اور سات آٹھ دن تک رہتا ہے۔ لوگ بہت دور دور سے آتے ہیں۔ کورے کے ڈسکہ سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ڈسکہ سے کورے تک کچی سڑک پر تانگے چلتے ہیں۔ (میلے کے کوائف) میلے کے موقعہ پر دور دراز کے لوگ مال مویشی فروخت کرنے کے لئے لاتے ہیں۔ چنانچہ یہ میلہ مویشیوں کی ایک بہت بھاری منڈی کی حیثیت رکھتا ہے جس میں گائے بھینس۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ (بیل بکریاں) بیل وغیرہ فروخت ہوتے ہیں جنہیں خریدنے کے لئے چھوٹے زمینداروں اور کسانوں کے علاوہ گرد و نواح کے بڑے بڑے زمیندار بھی آتے ہیں۔ اور ہزاروں روپے کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں راگ رنگ بھی ہوتا ہے۔ یہاں بابا گلو شاہ کا مزار بتایا جاتا ہے۔ جہاں مختلف

Marfat.com

علاقوں سے قوال اور گویئے آتے ہیں۔ نعت خوانی بھی ہوتی ہے۔ بھنڈر لگتے ہیں۔ رقص و سرود کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ کسان اپنے اپنے علاقوں کے دستور اور رواج کے مطابق گاتے بجاتے۔ ناچتے اور خوش ہوتے ہیں۔"

شجرہ فقرائے بابا گلو شاہ کوریکی والے رح

بابا قادر شاہ

بابا بوٹے شاہ المعروف کھوٹھے شاہ رح

بابا بھولے شاہ

بابا شہسوار شمس۔ مدفون۔ نزد ہیڈ تونسہ شمس غوث۔

بابا بھولے شاہ ولد قادر شاہ رح

بابا عمر شاہ ولد بھولے شاہ رح

بابا دیوان شاہ کوریکے

بابا فضل شاہ موجی نواں پنڈ متصل کوریکے

سائیں سردار علی نواں پنڈ

مہنگا موجی۔ گلزار کالونی۔ گوجرانوالہ میں موجود ہے۔

ان کا ذکر اس کتاب کے دسویں حصہ موسوم بہ "عمائد الاد وار" میں لکھا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

ل

(۵۷)

لال شاہ

بابا لال شاہ گوجرطوریؒ

آپ بابا پیر بخش المعروف پیر شاہ کے مرید تھے۔ وہ مرید اپنے والد بابا عالم شاہ کے تھے۔ جن کا مزار موضع دغلاں۔ متصل قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

ارشادِ والا مولوی مقبول محمد صاحب نوشاہی جلالوی رح رسالہ سبیلِ سلسبیل صفحہ ۵۶ میں آپ کے ساتھ اپنی ملاقات کا واقعہ اس طرح لکھتے ہیں۔

"آپ حضرت عبدالرحمٰن صاحب رح کے سلسلہ میں جلیل القدر درویش گذرے ہیں۔ آپکی عمر مبارک سو سال سے زیادہ ہوئی ہے۔ جب مجھے آپ کا دیدار نصیب ہوا تو میں نے عرض کیا۔ بندہ کے مناسب حال کچھ ہدایت فرماؤ۔ آپ نے سر مبارک اٹھایا۔ آپ کے ابرو پلکوں پر ڈھلے ہوئے تھے۔ آپ نے چند فرمان فرمائے۔ ایک یہ کہ تو لے کے طالب مرد ہیں۔ عقبےٰ کے طالب عورتیں۔ طالبِ دنیا مخنث ہیں۔ یاد رہے طلبِ دنیا مردود ہے طلبِ مولیٰ میں سعی بلیغ رہے۔ الآخر دار طلب عقبےٰ سے دست بردار ہو"

اولاد آپ کا ایک بیٹا سائیں اروڑے شاہ نام تھا۔

یارانِ طریقت بابا لال شاہ کی خدامی جماعت خواص یہ تھی۔

۱ سائیں اروڑے شاہ۔ بیٹا

۲ سید عبدالقیر گیلانی رح۔ ساکن کھکے والی تحصیل شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔

۳ سید عباس علی گیلانی رح المعروف بابا گھوڑے شاہ رح

Marfat.com

۴ سائیں مہندے شاہ۔ ساکن ڈھالی۔

۵ سائیں بلے شاہ۔ "

۶ سائیں کالے شاہ۔

۷ سائیں گوھر شاہ۔

۸ سائیں پیراں دتہ

تاریخ وفات | بابا لال شاہ کی وفات جمعہ بیسویں ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۶ ایکہزار تین سو چھتیس ھجری۔ مطابق ہفتائیسویں ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ایکہزار نو سو اٹھارہ عیسوی۔ موافق گیارہویں اسوج سمت ۱۹۷۵ ایکہزار نو سو چھہتر بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم بن ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ نو جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ موضع کوجرطور، ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"دانا شیریں سخن" ۱۳۳۶ھ

لہ نیض محمد شاہی قلمی جلد دوم۔ ص ۹۸۷ ثمرانت۔

Marfat.com

ھ

(۵۸)

ماہن شاہ

بابا ماہن شاہ ترسکوی رح

آپ قوم ونجارہ سے تھے۔ حضرت سید معصوم شاہ بن سید علیم اللہ صاحب نوشاہی ساکن چک سادہ۔ ضلع گجرات کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب زہد و عبادت تھے۔

وفات کے بعد دوبارہ ظہور | جب آپ کی وفات کو بارہ برس گذر گئے تو آپ نے اپنے چند مریدوں کو خواب میں فرمایا کہ مجھے قبر سے باہر نکالو۔ قبر کھودنے کی کوئی شخص جرأت نہ کرتا تھا۔ آخر آپ کی بیٹی سلطان بی بی نے خواب میں حکم پاکر قبر کو کھودا۔ تو دیکھا کہ درخت بوہڑ کی ایک جڑھ صندوق کو پھاڑ کر آپ کے سینہ تک پہنچی ہے۔ چنانچہ آپ کو نکال کر دوسری جگہ دفن کیا گیا۔

تاریخ وفات | بابا ماہن شاہ ونجارہ کی وفات ۱۲۴۳ھ ایکہزار دوسو تینتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۷ء ایکہزار آٹھ سو ستائیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ سنہ ۲۳ تیئیس جلوسی تھا۔ اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ ولیم بنٹنگ تھا۔ اسکی گورنری کا پہلا سال تھا۔ اور پنجاب پر مہاراجہ رنجیت سنگھ حکمران تھا۔ سنہ ۲۸ اٹھائیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع ترسکہ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ تاریخ "بارِ غم" ۱۲۴۳ھ

لہ نیض محمد شاہی قلمی۔ جلد پنجم ص ۶۱۰ تراقت

Marfat.com

(۵۹)

محمد

سیّد محمد برقندازیؒ

آپ مرید و خلیفہ میاں شیر محمد صاحب کے تھے۔ وہ مرید سید جعفر شاہ مجذوب برقندازی پٹیالوی رح کے تھے۔

میاں مولا بخش چشتی صابری پھنڈدی نے کتاب تذکرۃ المشائخ صفحہ ۲۵۷ پر شاہ عنایت اللہ چشتی صابری بہلول پوری رح کے ذکر میں ایک روایت آپ کے اسناد سے درج کی ہے۔ اُس کی عبارت یہ ہے۔

"میاں محمد عثمان چشتی صابری پھنڈدی نے فقیر کاتب الحروف [مصنفِ کتاب] کے پاس بیان کیا کہ میں ایک درویش سیّد محمد نام [مرید و خلیفہ شیر محمد جانشین و خلیفہ حضرت جعفر شاہ قادری نوشاہی جن کی مزار مبارک پٹیالہ میں واقع ہے] سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے۔ کہ میں نے شیخ بدرالدین مرید شیخ ابراہیم ساکن لوڑہ سے کہ آپ کے مریدوں سے ہیں سُنا ہے الخ"

Marfat.com

(۶۰)

محمد ابراہیم

مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھریؒ

آپ زبدۃ العلماء الراسخین۔ قدوۃ الاولیاء الکاملین۔ مخزن حقائق۔ معدن دقائق۔ خاندان برقندازیہ میں مثل آفتاب تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام خانجہانخاں بن قطب الدین انصاری جالندھری تھا۔ [1]

سجرۂ بیعت | آپ نے ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء میں حافظ عبدالوہاب جالندھری رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مقاماتِ سلوک طے کر کے خلافت پائی۔ وہ مرید حبیال محمد مرزا علی کے وہ مرید حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رح کے۔ [2]

حقائق علمی | آپ علوم ظاہری و باطنی میں یگانہ آفاق تھے۔ رموز تصوف کے بحر ناپیدا کنار۔ تدریس بھی کرتے۔ نکتہ ہائے غریب و لطیفہ ہائے عجیب آپ کی زبان سے صادر ہوتے۔ صاحب انوار القادریہ نے لکھا ہے۔ کہ شیخ غلام حسن بن شیخ بدھا سلیمانی بھلوالی رح۔ اور حبیال سلطان مست بن سلطان ملک سچیاری نوشہروی رح جب کبھی جالندھر جاتے تو آپ کی مجلس میں ضرور حاضر ہوتے اور آپس میں علمی گفتگوئیں ہوتیں۔

تصنیفات

آپ ناظم اور ناثر بدرجۂ کمال تھے۔ شعر میں نوشہ تخلص کیا کرتے۔ آپ کی

---

[1] [2] انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ قلمی۔ شرافت۔

Marfat.com

متعدد تصانیف ہیں۔ ان میں سے دو کتابیں میری نظر سے گذری ہیں۔

۱۔ گلزارِ معانی | ایک روز آپ مدرسہ جالندھر میں طلبا کو تدریس کر رہے تھے کہ مولوی علیم اللہ جالندھری نے آپ کو ایک رقعہ بھیجا جس میں نو اشعار سوالیہ تھے اور جواب طلب کئے تھے۔ آپ نے ان کے جواب میں کتاب گلزارِ معانی لکھی۔ سنہ ۱۲۷۲ھ یکہزار دو سو بہتر ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۶ء یکہزار آٹھ سو چھپن عیسوی میں یہ کتاب مکمل کی۔ اس کتاب کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی لا یعلم شئ قدرہ الا اللہ وعلی الہ واصحابہ الذین خیر الامم الذین وجدوا الحق بکشف الغطاء۔ اما بعد میگوید درسنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و دوم ۱۲۷۲ اضعفِ بندگانِ باری محمد ابراہیم ولد خان جہان انصاری۔ از کمترین معتقدان ستاج بیدائے ہستی و فقر۔ سرحلقہ تارکانِ قیود ناموس و فخر۔ عارفِ محقق۔ برہانِ اہلِ حق۔ واقفِ اسرارِ ہر نا الاشیاء کما ھی۔ حافظ عبدالوہاب نوشاہی اللھم اجعلنا من الواھین بجمالہ مرایا ظہورہ ونوالہ" الخ

"سبب تالیف این چند اوراق آنکہ روزے بعادت ہر روزہ در مدرسہ جالندھر بتدریس طلبا مشغول بودم کہ شخصے از جانب مولوی علیم اللہ این نہ ابیات کہ کسے بخدمت ایشاں فرستادہ بود آورد۔ دیدم کہ اول این عبارت نوشتہ بود کہ "سوالہائے پیش جمیع فقرا" ابیات این بود کہ۔

سائل ہوں میں عزیز کوئی تم جواب لو — مَنْ عَرَفَ اور فَقَدْ کے کیتے ہیں باب لو
دل کو خدا عرش کر بولا سو کیا سبب ہے — یہ حل کرد مسائل کھولو کتاب لو
کیوں سلسلہ خدا کا ہوتا ہے تن بدن تک — پھر تن سے کیوں ابھرنا کہا تک حساب لو
نازل کیا ہے قرآں حق سات حرف اوپر — وہ سات حرف کیا ہیں کوئی شیخ و شاب لو

Marfat.com

معبود عبد میاں نے کہتے ہیں عشق پردہ — جز عشق تو وصل نہیں یہ کیا حجاب بولو
آسمان زمین کے میاں نے الٹا کھوئے ہیں کہتے — در اصل ہیں آب پینے والے وہ کیا ہے آب بولو
دیکھا ہے جس محمد دیکھا ہے اُس نے حق کو — پس کافر اں بھی دیکھے یہ کیا صواب بولو
نہیں جانتے اچھے تو بوجھ لیں سے بوجھ لینا — یہ پوچھ کر مسائل اچھا جواب بولو

آ گئے تمام فقرا سائل ہوا فقیر
مے حب جس کو کہتے وہ کیا شراب بولو "

۲۔ کلید گنج الاسرار

رسالہ گنج الاسرار [گیان لہر۔ رمز العباد] کی آپ نے یہ فارسی زبان میں شرح لکھی ہے۔ گیارہ جمادی الاخر ۱۲۷۴ھ ایکہزار دو سو چوہتر ہجری مطابق سنائیس جنوری ۱۸۵۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی کو ختم ہوئی۔ اس کا سبب تصنیف یہ لکھتے ہیں کہ مجھ کو میرے پیر صاحب حافظ عبدالوہاب صاحب رح گنج الاسرار کی شرح لکھنے کا حکم دیتے تھے اور میں اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے ایک جلیل القدر ولی اللہ کے کلام کی شرح کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت توشاہ عالم شاہ عبدالغفور جالندھری رح کے روضہ میں کھڑے ہیں اور میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں

جو فرماوے تجھ کوں پیر — اُس پر چلیں تو ہو فقیر

میں جب بیدار ہوا تو سمجھ آئی کہ پیر صاحب تو مجھے شرح لکھنے کو کہتے "ا، ا، ا، ا" میں نے یہ شرح لکھ دی۔

آپ نے کتاب کے پہلے نصف حصہ میں حضرت نوشہ صاحب کے حالات و کرامات

---

۳ گلزار معانی کے پہلے شعر کی نامکمل شرح مجھے مولانا اثر جالندھری سے ملی میں نے اسکی تکمیل کر لی تھی ترجمہ

Marfat.com

لکھے ہیں۔ اور دوسرے نصف حصہ میں گنج الاسرار کے اشغال و اذکار کی تشریح اور اس کے طریقے بہت عمدہ لکھے ہیں۔ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

" الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مطیباً مبارکاً۔ والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ حبیب رب العلمین سید المرسلین فخر الاولین والاخرین صلوٰۃ دائمۃ ابداً مؤبداً لا منتہی لھا دون علم اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ الطیبین الطاھرین وعلیٰ صحبہ الذین نجوم الھدیٰ لمن اقتدیٰ سیما علی ولیہ ونائبہ المحیی السنۃ والممیت للبدعۃ المحبوب للہ والعظمۃ والمعشوق للہ والعزۃ البازل الاشھب فی السماء القربۃ المتمکن علی مسند الرتبۃ الجلیس علی نیابۃ النبوۃ من خاتم النبوۃ الواضع قدمہ علی قدم الرسول النور الحضرۃ البتول شیخ السمٰوات والارضین محبوب رب العلمین ابو محمد محیی الدین سید عبد القادر الجیلی المکین الامین۔

اما بعد یقول راجی الی رحمۃ اللہ الباری محمد ابراہیم ولد خان جہان خان بن قطب الدین انصاری " الخ [1]

معترفین کمالات

آپ کی مدح و توصیف میں اکابر نے بہت کچھ لکھا ہے۔ دو بزرگوں کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

---

[1] مولانا حکیم غلام قادر اثر جالندھری روایت کرتے تھے کہ شیخ غلام حسن بن شیخ بڈھا سلیمانی بھلوالی والد کریم بخش جالندھر آئے۔ اور خلیفہ محمد ابراہیم سے ان کی دو کتابیں گلزار معانی اور کلید گنج الاسرار عاریۃً مطالعہ کو اپنے لے گئے۔ مگر پھر واپس نہ کیں خلیفہ صاحب طلب کرنے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور ہم بھی مانگتے ہی رہے۔ مگر کتابیں واپس نہ ہوئیں۔ میں (اثر اللہ) کہتا ہوں کہ میں نے کلید گنج الاسرار شیخ فضل حسین بھلوالی کے پاس دیکھی تھی۔ اب ان کے نواسہ امیر حسین کے قبضہ میں ہے لیکن وہ کسی کو دکھاتا ہے نہ کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اثر اللہ

Marfat.com

(۱)

مولانا غلام قادر گرامی رقم آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔

۱ - "خلیفہ ابراہیم از اولیاء و تلامذہ اہل راز بودہ گرامی را کہ ہشت سال بیشتر عمر نداشت بلقب ملک الشعرا خطاب کردہ مفضل این کہ در میان ابتدائے کار انتہائے تمام گرامی را مشاہدہ میکرد" ؎

۲ - مولانا گرامی اپنے دیوان میں اپنے استاد صاحب کی صفت میں فرماتے ہیں۔

؎

اسما را سفتہ گوشم لو کشف را درس گر
حضرت روح الامین شاگرد استاد من ست ؎

(۲)

— مولانا حکیم غلام قادر اثر جالندھری رقم آپ کے متعلق یہ رباعی لکھتے ہیں۔

؎

استادِ ما خلیفہ ابراہیم ست	در چشم ما جلہ واجب التعظیم ست
آں را کہ بود مثیل گرامی شاگرد	قدرش بچہ پایہ در خور تکریم ست

شاگردانِ رشید | بڑے بڑے علماء و شعرا آپ کی شاگردی سے سرفراز ہوئے از انجملہ آپ کے خواص شاگرد یہ تھے۔

۱ - مولانا شیخ غلام قادر گرامی جالندھری۔ والد کا نام شیخ سکندر بخش قوم کھوکھر تھی سے تھے۔ ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ عام رواج کے متعلق۔ ان کو پہلے محلے کی مسجد میں قرآن مجید پڑھنے۔ اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھایا گیا پھر خلیفہ ابراہیم کے مکتب

؎ مکاتیب اقبال بنام گرامی۔ مقدمہ از مولوی محمد عبداللہ قریشی ص ۱۶ ؎ دیوان گرامی ص ۱۲ شرافت

Marfat.com

میں داخل کیا گیا۔ جو بستی دانشمنداں (جالندھر) میں واقع تھا۔ وہاں فارسی کی متداول درسی کتابیں گلستاں۔ بوستاں اور سکندر نامہ وغیرہ پڑھیں۔ خلیفہ صاحب نے ابتدا ہی میں گرامی کا شوق دیکھ کر انتہا کا اندازہ کر لیا تھا۔ ابھی یہ آٹھ ہی برس کے تھے کہ وہ انہیں ملک الشعرا کہہ کر پکارتے تھے۔ [1]

ان کی تصانیف میں دیوان گرامی۔ مثنوی گرامی۔ مثنوی خرابات جنوں۔ جواب نیرنگ عشق۔ وغیرہ یادگار ہیں۔ مثنوی گرامی کا مطلع یہ ہے ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — سرخطِ مجموعۂ امید و بیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — مرکز پرکارِ رموزِ قدیم

گرامی کے ہم سبق مولانا غلام قادر اثر جالندھری نے ان کے متعلق کچھ رباعیاں کہی ہیں جن میں سے دو یہاں لکھی جاتی ہیں ؎

پرسید شبے ز روحِ قاآنی، اثر — اے فخرِ سخنورانِ ایراں بہ ہنر

فرق ست چہ در گرامی و تو گفتا — من لفظ پرستم او ست معنی پرور

ؔ

نے نکتہ ورم نہ خوش کلامی دارم — فضلے نہ چو شاعرانِ نامی دارم

حال ہم سبقش بماندہ ام روزے چند — این نسبتکے من بہ گرامی دارم

گرامی کی وفات بعمر تیرہ سال قمری ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۲۷ء میں ہوئی۔ مولانا گرامی کے اجلۂ شاگردوں میں سے شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر اقبال لاہوری تھے۔ جن کی شاعری اور فلسفہ کا سکہ ساری دنیا نے مانا ہے۔ جن کی کتابیں بانگ درا۔ ضرب کلیم مثنوی اسرار خودی۔ مثنوی رموز بے خودی نظم شکوہ۔ جواب شکوہ وغیرہ زمانہ میں بہت مقبول ہوئی ہیں۔

---

[1] مقدمہ مکاتیب اقبال بنام گرامی ص۱۵۔ شعرائے پنجاب ص۳۹۔ ماہنامہ مخزن لاہور گرامی نمبر اگست ۱۹۲۷ء ص۶۔ تذکرہ شعرائے پنجاب ص۳۰۸۔ شرافت۔

Marfat.com

یہ نوشاہی سلسلہ کے تلمذ ہی کا فیضان تھا جس نے علامہ اقبال کو شہرت کے آسمان کا آفتاب بنایا۔

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد این سلسلہ را

علامہ اقبال کا انتقال ۱۹۳۸ء میں ہوا۔ میں نے (شرافت نے) ایک مرتبہ علامہ صاحب کی تقریر انہیں کی زبان سے لاہور کی شاہی مسجد میں سنی تھی۔

۲۔ مولانا حکیم پیر غلام قادر اثر انصاری جالندھری رح یہ بھی خلیفہ محمد ابراہیم صاحبؒ کے اکابر شاگردوں سے تھے۔ میں نے (شرافت نے) ان کی زیارت کی ہے۔ ان کے مفصل حالات کتاب ہذا تذکرۃ النوشاہیہ کے آٹھویں حصہ موسوم بہ "شواہد الافکار" میں لکھے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳۔ مولانا شمس الدین جالندھری رح یہ بھی خلیفہ محمد ابراہیم صاحب رح کے شاگرد رشید تھے تاریخ قبیلہ کھکھے زئی میں لکھا ہے "ابو الاثر حفیظ کے والد شمس الدین مرحوم گرامی کے ہمدرس تھے۔" [۸]

ان کے فرزند مولانا ابو الاثر حفیظ جالندھری نے اپنے والد اور دیگر اساتذہ سے شمس سخن کی ہے۔ ان کی کتاب شاہنامہ اسلام متعدد حصوں میں بقبول عام ہوئی ہے۔

مولانا اثر جالندھری رح جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ وہ ان کے والد کے ہم سبق اور ہمعصر تھے اور ایک بزرگ ہستی تھے۔ حفیظ صاحب نے جو اپنی کنیت ابو الاثر مقرر کی ہے۔ ان کا یہ فعل گستاخانہ اور ادب کے خلاف ہے۔

یارانِ طریقت آپ کا فیضان ظاہری و باطنی عام تھا۔ افسوس کہ آپ کے خدام کی تفصیل نہیں مل سکی صرف ایک میاں محمد حسن علی شاہ جالندھری کا نام معلوم ہوا ہے۔

---

[۸] تاریخ قبیلہ کھکھے زئی ص ۲۶۵ شرافت۔

Marfat.com

تاریخ وفات | مولانا خلیفہ محمد ابراہیم صاحب رح کی وفات بقول صاحب انوار القادریہ سوموار کی رات بائیسویں ربیع الثانی ۱۲۸۸ھ ایکہزار دوسو اٹھاسی ہجری مطابق بارہویں جولائی ۱۸۷۱ء ایکہزار آٹھ سو اکہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۱۴ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار۔ بستی دانشمنداں متصل جالندھر ہے۔

مادۂ تاریخ

"ہادیِ چراغ دین" ۱۲۸۸ھ

دو گرامی ہم درس شش ماہگی در یکے از مساجد جالندھر شروع بہ درس کرد و بعد از مدتے بہ مکتب خلیفہ ابرہیم[1] جالندھری در آمد و کتب فارسی را تا گلستان و بوستان و اسکندر نامہ خواند ۷ ص ۶۴

(فارسی گویان پاکستان جلد یکم۔ از ڈاکٹر سید سبط حسن رضوی مطبوعہ ۱۳۹۴ھ)

حاشیہ

[1] خلیفہ ابرہیم از اولیاء اللہ و اہل راز بودہ و گرامی را کہ ہشت سال بیشتر نداشت بہ لقب ملک الشعرا خطاب کرد مثل این کہ در سال ابتدائے کار انتہائے مقام گرامی را مشاہدہ میکرد۔ (رجوع کنید بمقالہ ڈاکٹر جہانگیر خان در مجلہ ہلال کراچی شمارہ دسامبر ۱۹۷۶ء ص ۶۵)

Marfat.com

محمد بخشؒ

میاں محمد بخش برقندازی پاکپتنیؒ

آپ کا اصلی نام محمد بخش لیکن مشہور بنام برخوردار تھا۔ اپنے والد اکرم شیخ پیر بخش برقنداز پاک پتنی رح کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ پاک پتن شریف میں ہی سکونت رکھتے۔

پوٹھوہار میں سلسلہ ارشاد آپ خدا رسیدہ۔ صابر۔ شاکر اور سرتاج فقرا تھے۔ ترویج سلسلہ نوشاہیہ برقندازیہ اکثر آپ کے وجود سے ہوئی خصوصاً علاقہ پوٹھوہار میں آپ کا فیض عام تھا۔ اس دور میں کسی نقشبندی چشتی یا سہروردی درویش کا پوٹھوہار میں دخل نہ تھا۔ آج تک اُس علاقہ میں کئی جگہوں پر آپ کی یادگار میں تکیے بنے ہوئے ہیں۔ جن کا لوگ احترام کرتے ہیں۔ [1]

سفر کا معمول آپ زیادہ تر اقامتِ وطن کو پسند فرماتے۔ پانچ چھ سال کے بعد پوٹھوہار کا سفر کرتے۔ تیس چالیس درویش ہمراہ ہوتے۔ جس جگہ ڈیرہ ہوتا زمین پر ہی بستر کرتے۔ تمام درویش اور ساتھی زمین پر ہی استراحت کرتے۔ چارپائی استعمال میں نہ لاتے جسقدر آپ حکم کرتے اُسقدر کھانا پکایا جاتا۔ اور تمام موجود لوگوں پر دُھی پُورا آجایا کرتا۔ [2]

فقیرانہ بھنڈارہ سائیں سید رسول صاحب بڑھکی والا، بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میرے والد سائیں غلام رسول صاحب، حیات تھے۔ آپ دو روز

---

[1] [2] مکتوب سائیں سید رسول برقنداز بڑھکی والا۔ شرافت۔

Marfat.com

ہمارے ہاں رہے۔ دونو وقت حلوا اور گوشت فقیروں کو دیا جاتا۔ تین وقت کی ضیافت اسی طور پر دی گئی۔ آپ نے فرمایا سائیں صاحب! دنیا داروں کی روٹی چھوڑ دو۔ اب فقیرانہ بھنڈارہ دو۔ چنانچہ حسب الحکم دال پکائی گئی۔ آپ نے درویشوں سمیت خوش ہو کر کھائی۔

لذات سے کنارہ کش ہونے کی نصیحت | سائیں سید رسول صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ پیر گولڑا متصل توپ مانکیالہ میں حضرت بی بی نواب صاحبہ رح کے مزار پر گیا۔ وہاں سائیں الف دین جاروب کش نے دعوت کی۔ روٹی کھا کر ایک درویش نے کہا کہ سالن میں نمک کم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بھائی! اگر لذت چاہتے ہو تو درویش کا ساتھ چھوڑ دو۔ گھر جا کر لذیذ کھانے کھاؤ۔ اگر فقیر کے ساتھ رہنا ہے تو جو کچھ ملے کھا لیا کرو۔

اولاد | آپ نے چار بیویاں کیں جن سے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکے بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اور لڑکی کو آپ نے پاک پتن میں ایک سید زادہ سے نکاح کر دیا۔ جس سے تین لڑکے متولد ہوئے لیکن ان کو نوشاہی برقندازی خاندان سے کوئی انس نہیں۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ ہیں۔

۱۔ سائیں سید رسول ولد سائیں غلام رسول۔ ساکن ہرٹھکی بدھال ضلع راولپنڈی۔

۲۔ میاں محمد عالم درزی۔ ساکن چوہے بھگتاں۔ ضلع راولپنڈی۔

۳۔ میاں کرم الدین۔ یہ آپ کا خسر پورہ تھا۔ وفات کے وقت حافظ قائم الدین برقنداز کے دربار کی سجادگی آپ نے اس کو لکھ دی۔ لیکن آپ کے بعد سادات نے جو نواسہ بھی لگتے تھے مقدمہ کر کے سجادگی اور تمام جائداد اس سے لے لی۔ اب درگاہ حافظ برقنداز کی تولیت پر سادات قابض ہیں۔ لیکن درگاہ سے کوئی انس نہیں۔

میاں کرم الدین کا ایک لڑکا ہے جو کبھی کبھی پوٹھوہار کا سفر کرتا ہے۔

مدفن | میاں محمد بخش عرف برخوردار صاحب کا مزار قصبہ پاک پتن شریف ضلع ساہیوال میں۔ درگاہ حافظ برقنداز کے جوار میں ہے۔

Marfat.com

(۶۲)

محمد بخش ج

میاں محمد بخش کوٹلی والے رح

آپ قوم گھمن زمیندار سے تھے۔ حضرتِ اعلیٰ مولانا حکیم سید حافظ ابوالفیض الٰہی بخش مظہر حق بردواری سابنیالوی رح کے راسخ الاعتقاد درویشوں سے تھے۔ اپنا گھر بار ترک کر کے مدت دراز تک اُن کی خدمت میں رہے۔ کثیر الہدایت۔ قوی الجذبہ تھے۔

کوٹلی شہانی میں سکونت | ایک مرتبہ حضرتِ اعلیٰ عُرسِ نوشہرہ شریف پر جا رہے تھے۔ آپ بھی ہمرکاب تھے۔ راستہ میں ایک گاؤں کوٹلی شہانی آیا۔ وہاں حضرت صاحب نے فرمایا میاں محمد بخش! تیرا یہاں مقام ہے۔ تم یہیں ٹھہر جاؤ۔ آپ نے عرض کیا۔ یا حضرت! یہ گاؤں سادات کرام کا ہے۔ میں ادنیٰ خادم ہوں۔ میرا سلسلہ یہاں کیسے چلے گا۔ کیا گنبد پر گولی ٹھہر سکتی ہے؟ حضرتِ اعلیٰ نے فرمایا۔ ہاں یہاں گنبد پر گولی ٹھہر جاوے گی۔ سادات تمہارے مرید ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنے پیر صاحب کے حکم کے مطابق وہاں ڈیرہ لگا دیا چنانچہ ان میں سے کئی سید آپ کے مرید ہو گئے۔ اور آپ کا سلسلہ ارشاد وہاں جاری ہوا۔ کافی مخلوق آپ کے فیض سے سیراب ہوئی۔ تمام سادات آپ کا ادب و احترام کرتے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱ میاں عبدالرحمٰن ولد میاں صدرالدین از اولاد شیر غازی ساکن پیڈی لوہاراں ضلع [illegible]

۲ سائیں اللہ دتہ درویش رح

مدفن | میاں محمد بخش کا مزار موضع کوٹلی شہانی متصل حلالپور جٹاں ضلع [illegible]

Marfat.com

(۶۳)

محمد جمیلؒ

مولانا شیخ محمد جمیل جلالوی رح

آپ بزرگانِ محتشم اہلِ اقتدار سے تھے۔ شیخ جمال شاہ شتاب گڑھی رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ موضع جلالہ تحصیل شکر گڑھ میں سکونت رکھتے تھے۔ جو آپ کے زمانہ میں ضلع گورداسپور میں تھا۔ لیکن تشکیل پاکستان کے بعد ضلع سیالکوٹ میں ہو گیا ہے آپ کے برکات سے اُس کا نام جلالہ شریف مشہور ہوا۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۴۳ھ ایکہزار دو سو تینتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۷ء ایکہزار آٹھ سو ستائیس عیسوی کو جلالہ شریف میں ہوئی۔

اخلاق | آپ تنہائی پسند تھے۔ شہرتِ عام سے طبیعت نفور تھی۔ مسکینوں غریبوں کو بہت کچھ نقدی اور غلہ وغیرہ دیا کرتے تھے۔ [1]

وظیفہ تسبیح | آپ اِس تسبیح کا وظیفہ کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ۔ [2]

کرامات

جنات کا مسخر ہونا | عبداللہ خاں افغان جلالوی سے منقول ہے کہ ایک رات میں آپ کی خدمت میں تھا۔ آدھی رات کے وقت میری آنکھ کھلی تو شمع کی روشنی میں دیکھا کہ ایک قوی ہیکل بارعب شخص آپ کے پاس بیٹھا ہے۔ اور کہہ رہا تھا کہ یا حضرت:

---

[1] نورِ بہار قادری ۱۲ [2] سبیلِ سلسبیل صفحہ شرافت۔

Marfat.com

ہم لوگ آپ کے تابعدار ہیں۔ جہاں آپ کا نام لیا جاتا ہے۔ وہاں تکلیف دینے سے ہم باز رہتے ہیں۔ میں اُس کو دیکھ کر ڈرا۔ تو آپ نے فرمایا۔ عبداللہ خاں سو جاؤ۔ یہ جن ہے۔ ۳

آسیب دور ہونا ایکدن مسمی ساون رر گر ساکن لھور گوجراں ضلع گورداسپور نے آپ کی خدمت میں التجا کی کہ میری لڑکی کو آسیب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جن کو میرا سلام دے دو۔ اور کہدو کہ کہیں اور جگہ چلا جائے۔ اُس نے اسی طرح جا کر کہا تو جن چلا گیا۔ اور لڑکی تندرست ہو گئی۔ ۴

قاتل کا رہا ہونا ایک مرتبہ کوٹلی دابلہ تحصیل رعیہ میں مسمی بھولا دابلہ کے کنواں پر ایک اجنبی شخص قتل ہو گیا۔ اور قاتل بھاگ گئے۔ اُس کے الزام میں بھولا گرفتار ہو گیا۔ اُس کا بھتیجا جان محمد آپ کی خدمت میں آیا۔ اور التجا کی۔ آپ نے فرمایا رہا ہو جائے گا۔ چنانچہ تاریخ فیصلہ کے دن جب بھولا مذکور سشن جج کے پیش ہوا تو عدالت میں بیٹھ گیا جج نے کہا کہ تو واقعی قاتل ہو گا۔ کیونکہ بہادر آدمی ہے۔ باوجود سزا کے خوف کے تو مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ اُس نے کہا جناب میں کمزوری کی وجہ سے بیٹھ گیا ہوں۔ امر آہی سے سشن جج کو رحم آگیا اور اُس کو رہا کر دیا۔ ۵

قلب ذاکر کرنا گلاب خاں افغان ساکن لھیرا کو مرض طحال ہو گیا۔ بہت علاج کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ نے اُس کو ایک وظیفہ بتایا کہ نماز کے بعد پڑھا کرو۔ اُس کو چند روز میں شفا ہو گئی۔ پھر وہ آکر آپ کا مرید ہو گیا۔ آپ نے اُس کے قلب پر انگلی رکھی تو اُس کا دل ذاکر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حضرت سلطان باہو رح کا یہ شعر سنا ہے۔

مصرع

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من وچ لائی ہو

---

۳ ۴ ۵ نور بسال قادری ۱۲ شرافت

Marfat.com

آج ہم نے دی بڑی تمہارے دل میں لگادی ہے۔ ۶

مٹی کا شیریں ہونا | ایک مرتبہ آپ کا مرید عمر الدین کوٹلی والا خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ مٹی کا ایک ڈھیلا لاؤ۔ وہ جا کر لے آیا۔ آپ نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا اور کہا کھالو۔ جب کھایا تو وہ گڑ تھا۔ ۷

بارش ہونا | ایک بار لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ امساکِ باراں ہے کیا کیا جائے آپ نے محمد بخش بلوچ اور روشن بیگ مغل کو فرمایا کہ ایک بیضہ مرغ لاؤ۔ انہوں نے لا حاضر کیا آپ نے اس پر ایک نقش لکھا اور فرمایا کہ جا کر ریت میں دفن کردو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ ۸

دریا سے پایاب گذرنا | ایک مرتبہ دریائے راوی میں سیلاب آیا۔ موضع جلالہ کے گھاٹ پر ایک کشتی جس پر چار آدمی سوار تھے غرق ہو گئی۔ آپ اس روز نزد شیخ جمیل سنگھ میں تھے۔ محمد بخش خادم کو فرمایا چلو آج واپس چلیں۔ گھر کی خبر لیں۔ اس نے عرض کیا دریا میں سیلاب ہے۔ پار کس طرح گذریں گے۔ آپ نے فرمایا ہمارے پیچھے چلے آنا۔ چنانچہ وہ آپ کے قدم بقدم چلا، تو پانی صرف کمر تک آیا۔ جب کنارہ کے قریب پہنچے تو محمد بخش نے دیکھا کہ آس پاس پانی کی دیوار بنی ہوئی ہے۔ ۹

وفات کے بعد کرامت

ذکر کے طریقے بتانا | آپ کی وفات کے بعد سائیں ملک شاہ نے خیال کیا کہ اب ہم ذکر شغل کے طریقے کس سے سیکھیں گے۔ ایک دن وہ باہر جا رہا تھا۔ آگے سے ایک سوار آتا ملا اور اس کو ایک رقعہ پکڑا کر غائب ہو گیا، جب دیکھا تو اس میں ذکر شغل کے سب طریقے درج تھے۔ ۱۰

---

۲ شہ ۳ شہ ۴ شہ ۵ شہ ۶ شہ نور نبی قادری ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

نقشبندیہ فیض | آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے علاوہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بھی فیض پایا تھا۔ آپ شیخ محمد پناہ کی خدمت سے مستفید ہوئے۔ وہ مرید شیخ غلام رسول کے۔ وہ مرید خواجہ محمد تہہ یار کے۔ وہ مرید شیخ عبدالنبی سیالی کے۔ وہ مرید شاہ طاہر دہلی کے۔ وہ مرید شیخ عبداللہ کے۔ وہ مرید خواجہ محمد شریف شاہ آبادی کے۔ وہ مرید سید آدم بنوڑی کے۔ وہ مرید حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رح کے [1]

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ مولانا شہباز خاں ملھی ساکن بدوملھی۔ مصنف خطبہ ابتدائی وقائع پنوں

۲ مولانا صادق علی خاں مختیار امرتسری۔ مولف و مدیر رسالہ قادری

۳ مولانا مقبول محمد صاحب۔ ساکن جلالہ شریف۔

۴ سائیں ملک شاہ درویش رح ۵۔ مولوی محمد حنیف جلالوی رح

مدحیات

آپ کے معتقدین نے آپکی مدح و توصیف میں اشعار لکھے ہیں۔

(۱)

از مولانا شہباز خاں ملھی۔ بدوملھی دام ظلہ

بحمدیکہ غفور رحیمے را از دائرہ حد حساب افزوں — کو زینت دلدادگان گلشن را از اسرار صنایع بوقلموں

بعد ست درود محمد را صلوات و سلام گوناگوں — کاں گشت شفیع خلائق را امت ملہٗ بے یار محزوں

از سلسلہ قادری ہادی من باشان جمیلی شد روشن — آں منبع راز حقانی شد ہم بود نوائے راہ بطلوں

من سوختہ جاں بے تاب و تواں افتادہ بدام خلاتہا — توبہ کردم از عصیاں ہے بردست قبول تو مکنوں

بر در تو فتادم سجدہ کناں امداد بگویم گریہ کناں

شہباز بنام و نیاز دلی باحالت خستہ و زار زبوں

---

[1] نور ہدایت قادری ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۲)

از مولانا مولوی صادق علی خاں نجفیار امرتسری

کیا صفت کر سکوں میں محمد جمیل کی
اور اُس کے نورِ خاص مقدس نسیل کی

اے عاشقانِ حق و نبی آئیے شتاب
جاری یہاں ہے نہر بڑی سلسبیل کی

ہیں رو رہے جو عاشقِ صادق بصد تعب
دکھ دے رہی ہے دُوری جو حق کے خلیل کی

کامل ہیں وہ ولی ہیں سعید زمانہ ہیں
بڑھتی دلوں میں ہے حُبِ خدائے جلیل کی

بیٹھے ہیں گرچہ روضہ میں پر بے خبر نہیں
کرتے مدد مصیبت میں خود رد و دلیل کی

صادق خموش تو کہاں اور منقبت کہاں
کیا ہے مجال اِس جگہ عقل و دلیل کی

(۳)

از مولانا ابوالعباس غلام رسول غازی نوشاہی
خطیب جامعہ مسجد نور گنج حسین آباد ملدو والا ضلع سیالکوٹ

محمد جمیل کے در پر دیوانو کبھی اپنے سر کو جھکا کر تو دیکھو
پہنچا دیں گے تم کو درِ مصطفےٰ تک مزارِ مقدس پہ جا کر تو دیکھو

ہم نے بھی دیکھا ہے اکثر زمانہ ہے مشکل کشا قادری یہ گھرانہ
یہاں فیض پاتا ہے اپنا بیگانہ ذرا ان کی چوکھٹ پہ آ کر تو دیکھو

درِ مصطفےٰ تک رسائی کرا کے یہیں یہ او خدائی ہے انکی
نہ اُترے گا سر سے نشہ ماتیانہ نگاہوں سے نظریں ملا کر تو دیکھو

محمد جمیل جمالِ خدا ہیں ہیں منگتوں کے داتا میرے پیشوا ہیں
غریبوں فقیروں کے حاجت روا ہیں ذرا اپنا دامن پھیلا کر تو دیکھو

میرے پیشوا ئے جن کو پلائی فقیری ہیں اُن کو ملی بادشاہی
عذاب قبر سے ملے گی رہائی ذرا ان کے ٹکڑوں کو کھا کر تو دیکھو

ہیں غازی یہ ٹوٹے دلوں کے سہارے غلام ان کو مشکل میں بھی جو پکارے
لگا نے میں کشتی کو پل میں کنارے جو مشکل پڑے گر بلا کر تو دیکھو ۱۲ھ

۱۲ھ رحمتِ کبریا بوسیلہ انبیا و اولیا ۱۰۵۰ھ شرافت

Marfat.com

تاریخ وفات | شیخ محمد جمیل صاحب رح کی وفات بعمر پچھتر سال پانچویں ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ ایکہزار تین سو اٹھارہ ہجری کو جمعہ کے روز ہوئی۔

تقویم تاریخی کے مطابق اُس روز اٹھائیسویں ۲۸ دسمبر ۱۹۰۰ء ایکہزار نو سو عیسوی تھا۔

اور ملکہ وکٹوریہ کا ۶۳ سنہ تینتالیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا صندوق ہفتہ کے دن ظہر کے وقت دفن کیا گیا۔ روضہ شریف بمقام جلالہ شریف تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ میں دریائے راوی کے کنارہ پر ہے۔

مادۂ تاریخ

"شبیہ رضا" ۱۳۱۸ھ

Marfat.com

(۶۴)

محمد دین رح

میاں محمد دین شرقپوری رح

آپ کے والد صاحب کا نام میاں علی محمد تھا۔ ابن میاں چراغ دین بن میاں نور احمد بن حافظ مستقیم بن حافظ محمد اسحاق بن حافظ محمد قائم بن شیخ چھوٹا بن حافظ محمد زاہد بن حافظ محمد سعید حضوری رح

آپ کی والدہ کا نام عائشہ بی بی تھا۔ جو میاں معصوم شاہ ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری رح کی بیٹی تھیں۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۷۱ھ ایکہزار دو سو اکہتر ہجری میں ہوئی۔

تعلیم | آپ نے قرآن مجید قاضی مرید بن قاضی سعد اللہ بن شیخ محمد شرقپوری رح سے پڑھا، جو سائیں دلاور شاہ قادری مقیم شاہی۔ ساکن سیکم کوٹ کے خلیفوں میں سے تھے۔ کتب درسیہ کریما۔ نام حق۔ شیخ عطار۔ بوستاں وغیرہ کچھ قاضی صاحب سے اور کچھ اپنے مجدی چچا مولوی احمد دین ولد میاں سید محمد سے پڑھیں۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت طریقت اپنے ماموں میاں محمد بخش ولد میاں معصوم شاہ شرقپوری رح سے تھی۔ طریقہ قادریہ نوشاہیہ کے فیضان سے معمور ہوئے۔

آپ کو خواب میں حافظ عبد اللہ المعروف میاں بلھا صاحب شرقپوری رح کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے اپنی بیعت سے مشرف کیا۔

خلوت نشینی | آپ نے اپنے پیر روشن ضمیر کے حکم کے مطابق درگاہ حضرت شاہ مراد شرقپوری پر چالیس روز تک اعتکاف کیا۔ روزانہ گیارہ مرتبہ درود مستغاث پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

اس کے بعد چالیس روز تک سورۂ مزمل شریف کا وظیفہ کیا رہر روز گیارہ مرتبہ بالمثل پڑھا کرتے تھے۔

معمولات آپ اوراد و فادرہ پر مواظبت رکھتے۔ روزانہ درود مستغاث کی تلاوت کرتے عصر کے وقت نماز کے بعد باوضو بیٹھتے۔ اور ختم شریف پڑھ کر آباواجداد اور مشائخ طریقت کو ایصال ثواب کرتے۔

اذکار و افکار آپ ہر دم تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے۔ کوئی دم ذکر و فکر سے خالی نہ رہتا۔ شغل پاس انفاس جاری تھا۔ تصور اسم ذات میں مستغرق رہتے۔ سونے کے وقت بائیں کروٹ پر بصورت اسم محمد خواب فرماتے۔

اشعار خوانی آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ع

بندۂ پروردگارم امتِ احمدؐی — دوستدارِ چہار یارم تا بادولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل — خاکپائے غوث اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

حق اللہ۔ موجود اللہ — پاک اللہ۔ بے عیب اللہ

انت الھادی انت الحق — لیس الھادی الا ھو

حسبی ربی جل اللہ — ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمد صلی اللہ — لا الہ الا اللہ

زیارت مشائخ آپ نے اپنے زمانہ کے بھی مشائخ کی زیارت کی ہے جن میں میاں عبدالعزیز کے اسمار گرامی لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۱ سید مکھن شاہ نوشاہی برخورداری لاہوری رح

۲ سید رمضان شاہ نوشاہی لاہوری رح

۳ سید سردار شاہ نوشاہی لاہوری رح مرید سید رمضان شاہ رح

۴ سائیں باگھے شاہ نوشاہی لاہوری رح

۵ سائیں لہری شاہ نوشاہی لاہوری رح مرید سائیں باگھے شاہ رح

۶ سائیں مصری شاہ شرقپوری رح مجاور درگاہ خواجہ محمد سعید شرقپوری رح

۷ سائیں بوڑے شاہ شرقپوری رح مرید سائیں مصری شاہ رح

۸ میاں غلام رسول قادری شرقپوری رح

۹ سائیں ناہلے شاہ چشتی صابری ڈیک والے رح

۱۰ مولوی عبدالرسول نقشبندی مجددی قصوری رح

سماع و وجد آپ سماع سنتے اور وجد کرتے تھے۔ آپ کو اس شعر پر وجد ہوا کرتا تھا۔

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ ۔۔۔ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

ارشادات آپ کی زبان کے چند ملفوظات یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

۱ فرمایا۔ اپنے پیر کامل کی ذات پر قربان ہونے سے فیض ملتا ہے۔

۲ فرمایا۔ پیر کامل وہ ہے جو درگاہ الٰہی کی طرف رہبری کرے۔

۳ فرمایا۔ درویش وہ ہے جو اپنے پیر کے تابع فرمان رہے۔

۴ فرمایا۔ درویش وہ ہے جس نے اپنے آپ کو دنیاوی تعلقات سے بچا لیا۔

۵ فرمایا۔ درویش کو رضا و تسلیم پر کاربند رہنا چاہیئے۔ اور اپنا سب کچھ پیر کے حوالہ کر دینا چاہیے۔

۶ فرمایا۔ فقیری نابود ہونے کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

۷ فرمایا۔ رزق حلال کھانے سے ذوق شوق بڑھ جاتا ہے۔

۸ فرمایا۔ استجابتِ دعا کے دو پَر ہیں۔ رزق حلال۔ صدق مقال۔

۹ فرمایا۔ نماز پڑھنا فلاح دارین کا سرمایہ ہے۔

۱۰ فرمایا۔ توحید کی نماز کا وضو خونِ جگر سے ہوتا ہے۔

۱۱ فرمایا۔ حقیقی مسلمان وہ ہے جس سے کوئی شخص رنجیدہ نہ ہو۔

۱۲ فرمایا۔ وجود کا فنا کرنا اصل مقصود ہے۔ پہلے بھی فنا تھا۔ آخر بھی فنا ہوگا۔

۱۳ فرمایا۔ فلاحِ دین و دنیا کے لئے درود ہزارہ اور کلمہ طیبہ پڑھنا۔ اور اس پر مداومت کرنا بہتر ہے۔

۱۴ فرمایا۔ ذاکر اگر ذکر لسانی سے تھک جاوے تو ذکر قلب کرے۔ اگر اس سے تھک جاوے تو فکر میں مشغول ہو جاوے اور مراقبہ کرے۔

۱۵ فرمایا۔ جو شخص احمد سے دُور ہوگا سو وہ احد سے دُور ہوگا۔

معترفینِ کمالات

آپ کے متعلق بزرگوں نے کچھ تعریفی کلمات فرمائے ہیں۔

(۱) ایکمرتبہ بچپن میں آپ سید مدد یاسین قادری مقیم شاہی حجروی رح کی مجلس میں حاضر ہوئے اور سلام و آداب بجا لائے۔ اُنہوں نے فرمایا۔ یہ لڑکا بڑا ذہین اور لائق ہوگا۔

(۲) مولانا حافظ جمال الدین نقشبندی مجددی توکلی رح فرمایا کرتے تھے۔

"میاں محمد دین نوشاہی ترتیوری رح کے چہرہ سے آثارِ رشد ظاہر ہوتے ہیں۔"

(۳) میاں شیر محمد نقشبندی مجددی ترتیوری رح فرمایا کرتے تھے۔

"میاں محمد دین نوشاہی صورت اور سیرت میں سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔"

آپ کے فواسہ میاں غلام محی الدین ولد میاں غلام رسول کو نابل سکول صوبہ میں داخل کرانا چاہتے تھے۔ میاں شیر محمد صاحب رح نے اپنے برادر محمد ماہ صاحب رح سے [illegible]

Marfat.com

مدارس لاہور کو سفارشی رقعہ لکھ کر دیا۔ جو یہ ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ حافظ۔ مسلم درگورو مسلمانی در کتاب۔ حامل رقعہ ہذا ہمارے شہر کے بزرگوں کی اولاد سے ہے۔ وا اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ آمین۔"

بیویاں اور اولاد

— آپ کی دو بیویاں تھیں۔

۱۔ مسمات سائرہ بی بی دختر میاں محمد بخش ولد میاں معصوم شاہ نوشاہی ترتیپوری رح۔ یہ شادی سنہ ۲۳ ۱۹ ایکہزار نوسو تیئیس بکرمی مطابق سنہ ۱۸۶۷ء ایکہزار آٹھ سو ستر عیسوی میں ہوئی۔

۲۔ مسمات بیگم بی بی دختر میاں رشید الدین ولد میاں غلام مصطفےٰ نوشاہی ترتیپوری رح یہ شادی سنہ ۱۹۵۵ ایکہزار نوسو پچپن بکرمی مطابق سنہ ۱۸۹۹ء ایکہزار آٹھ سو ننانوے عیسوی میں ہوئی۔

— آپ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ ۱ میراں بخش۔ ۲ نواب علی۔ ۳ کرم الٰہی۔ ۴ محمد شفیع۔ ۵ معراج الدین یہ پہلی بیوی سے تھے۔ سب طفولیت میں فوت ہو گئے۔

— آپ کی سات بیٹیاں تھیں۔ ۱ امیر النسا۔ ۲ کرم النسا۔ ۳ بختاور بی بی۔ ۴ فاطمہ بی بی۔ ۵ نور بی بی یہ پہلی بیوی سے تھیں۔ ۶ اللہ دتی بی۔ ۷ حسین بی بی۔ یہ دوسری بیوی سے تھیں۔

یارانِ طریقت | آپ کے مرید بہت تھے۔ کچھ احباب کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱ مولوی محمد حیات ولد میاں غلام رسول قوم راں۔ نواحہ ترتیپور ضلع شیخوپورہ

۲ میاں غلام محی الدین ولد میاں غلام رسول ۵ " "

۳ حکیم غلام یٰسین ولد میاں غلام رسول ۵ " "

۴ سراج الدین پروکہ ۵ جھگیاں پروکہ "

Marfat.com

۵	احمد الدین ارائیں	ھڑکی	شیخوپورہ
۶	محمد الدین ارائیں	مڑھی	〃
۷	فضل الدین ارائیں	〃	〃
۸	محمد شفیع زرگر	بڑوے	〃
۹	مہر جھنڈا	مزنگ	لاہور
۱۰	امام الدین دکاندار	〃	〃
۱۱	سید مقبول علی اور سیر	〃	〃
۱۲	محمد الدین ارائیں	چاہ میراں	〃
۱۳	محمد جہانگیر ولد نظام الدین	شاہ عالمی دروازہ	〃
۱۴	سائیس خدا بخش	آمر سدھو	〃
۱۵	مستری اکرام دین لوہار	〃	〃
۱۶	شیخ فضل الدین	〃	〃
۱۷	اللہ دتہ ماچھی	〃	〃
۱۸	علم الدین ولد محمد الدین نمبردار	بگھیاڑ والہ	〃
۱۹	جلال الدین ولد بہادر	〃	〃
۲۰	نظام الدین ولد بہادر	〃	〃
۲۱	سراج الدین ولد غلام محمد ارائیں	واہگے	
۲۲	شہاب دین ولد غلام محمد ارائیں	〃	
۲۳	محمد شفیع ولد علی محمد	〃	〃
۲۴	رمضان ولد اکبر دین		
۲۵	حسن ولد عمر الدین ماچھی		

Marfat.com

۲۶	[illegible] الدین [illegible]	داہگرے	لاہور
۲۷	سراج الدین کشمیری چوکیدار	〃	〃
۲۸	امام الدین کشمیری	〃	〃
۲۹	بھاگ ولد چراغ ارائیں	بینسی نگر	〃
۳۰	ہیندا سپال	〃	〃
۳۱	امام الدین ولد ہیندا سپال	〃	〃
۳۲	کالو اوڈ	〃	〃
۳۳	غلام محمد لوہار	جلیانہ	〃
۳۴	کہما بلوچ	شیر وکانہ	〃
۳۵	پیرا بدھ ولد محمد بخش بافندہ	سمبڑیال	سیالکوٹ
۳۶	اللہ بخش ولد حاجی	〃	〃

تاریخ وفات میاں محمد دین تمر قبوری کی وفات بعمر چوراسی سال شب پنجشنبہ چھبیسویں شعبان ۱۳۵۵ھ ایکہزار تین سو پچپن ہجری مطابق گیارہویں نومبر ۱۹۳۶ء ایکہزار نو سو چھتیس عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہشتم بن جارج پنجم ہوئی سنہ پیدائی ہوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر، قصبہ تمر قبور، ضلع شیخوپورہ میں چاہ کجرے والہ پر حافظ محمد یعقوب کے جوار میں ہے۔

قطعۂ تاریخ

از کتاب اعجاز التواریخ، مصنفہ سید تمر افقوصاحبی

پیشوائے کاملاں حضرت محمد دین فقیر — رخت بربستہ از جہاں آں شیخ ہر برنا و پیر
صاحب زہد و ریاضت صوفی اہل صفا — ہر فکردہ عمر خود در یاد حق روشن ضمیر
زینت منبر چراغ مسجد دین نبی — خاندان نوشہی را ذات او بد بر نشیر

Marfat.com

چونکہ دائم وردِ او ذکرِ الٰہی بودہ است — پیش از رحلت شدہ مشغول آں دلگیر

وقتِ رحلت بود مستغرق بذاتِ احدیت — محو در ذکرِ خدا کردہ سفر آں دستگیر

نصف شب وقتِ مبارک ہم ز شعبان بست و شش — کرد پرواز از قفس آں طائرِ قدسی نظیر

چوں شرافت حبستِ تاریخش شدہ از حق ندا

طائرِ جنت برفت آں مرغِ لاہوتی سفیر

۱۳۵۵ھ

شجرۂ اولادِ دختری میاں محمد دین شرقپوری رح

میاں محمد دین ولد علی محمد شرقپوری رح کی چار نواسے ہیں۔ مولوی محمد حیات۔ میاں غلام محی الدین۔ حکیم غلام حسین۔ میاں محمد عالم۔ چاروں اسوقت ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

— مولوی محمد حیات صاحب (پیر طریقت) اہل علم۔ خاندان نوشاہی کے محب ہیں۔ شرقپور سے سکونت منتقل کر کے کرشن نگر لاہور [مچھگیاں سگیاں] میں چند سال سے رہائش پذیر ہیں۔ چند کتابوں کے مولف ہیں۔

۱۔ گلزار نوشاہی (نسیف مصطفائی) ۱۳۴۵ھ میں تالیف کی۔ اس میں اپنے سلسلہ نوشاہیہ کے حالات لکھے ہیں۔ حضرت نوشہ صاحب۔ حضرت پچیار صاحب۔ شاہ مراد شرقپوری رح کے خصوصی حوالہ ہیں

۲۔ اذکار الصالحین۔ بدھوار یکم ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو تالیف مکمل ہوئی۔ اس میں اپنے ننھال کے بزرگوں کے حالات درج کئے ہیں۔ اس کی ترتیب مولوی صاحب نے فقیر (شرافت سے) کرائی تھی۔

۳۔ مخزن القادریہ المعروف معمولات نوشاہیہ۔ سال تکمیل ۱۳۵۶ھ۔ اس میں معمولات درج کئے ہیں۔ یہ بھی مجھ سے (شرافت سے) مرتب کرائی گئی تھی۔

۴۔ اوراد نوشاہی۔ اس میں دعائے کاشفہ۔ پنج گنجہ۔ ہفت کانی۔ اسمائے حسنیٰ اعظم شجرہ شریف وغیرہ درج کئے ہیں۔

Marfat.com

مولوی صاحب میرے احباب سے ہیں۔ لیکن چند روز ہوئے میں نے اُن کے مسودات میں ایک کاغذ دیکھا۔ جو انہوں نے میرے خلاف لکھ کر رکھا ہوا ہے۔ اور میری مخالف پارٹی ہاشمیہ نملویہ کی تائید میں لکھا ہے۔ مولوی صاحب کی عمر اس وقت ۱۳۹۱ھ میں اکہتر سال ہے ان کے دو بیٹے ہیں۔

اول۔ میاں خادم میراں پٹواری محکمہ اوقاف لاہور۔ دوم میاں فضل میراں گوہر ایم اے اردو۔ نگران انجمن ترقی ادب کلب روڈ ۳۔ لاہور۔ یہ ادب میں اچھا کام کر رہے ہیں۔

— میاں غلام محی الدین ولد میاں غلام رسول۔ متولد ۱۳۲۵ھ یہ لاہور۔ سانده میں رہتے ہیں۔ پہلے سکول ماسٹر رہے۔ اب امام مسجد ہیں۔ ان کے تین بیٹے ہیں۔

۱ میاں عبدالحمید۔ بی اے۔ ملازم محکمہ سوئی گیس۔

۲ میاں محمد جاوید۔ متعلم بی اے۔ ایم او کالج لاہور۔

۳ میاں محمد افضل۔ میٹرک پاس ہے۔ اب ریڈیو مکینک ہے

— میاں حکیم غلام حسین متولد ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء طب میاں حکیم نیک محمد صاحب شرقپوری سے پڑھی ہے۔ انہیں کی دلادی سے مشرف ہوئے۔ آجکل لاہور۔ چوک بھونڈپورہ میں دواخانہ بنام دارالحکمت کھولا ہوا ہے۔ تجربہ کار۔ نیک اخلاق ہیں۔ ان کے چھ بیٹے ہیں۔

۱ میاں غلام غوث حکیم حاذق سند یافتہ طبیہ کالج لاہور۔ گولڈ میڈلسٹ ایم اے اکنامکس

۲ میاں غلام صمدانی پراونیر ایم۔ ایس۔ سی۔ پنجاب انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

۳ محمد سلیم متعلم ایف اے ایم لد کالج لاہور۔

۴ محمد متین متعلم جماعت ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور۔

۵ سجاد ولی۔ متعلم جماعت چہارم۔ گورنمنٹ پرائمری سکول شالامار باغ۔ لاہور۔

۶ ناصر۔ متعلم جماعت اول۔ یہ سب ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ میں موجود ہیں۔

— میاں محمد عالم ولد میاں غلام رسول متولد ۱۳۲۰ھ کے تین بیٹے ہیں۔ میاں غلام مصطفےٰ میٹرک پاس ہے کاتب روزنامہ کوہستان لاہور۔ غلام مصطفےٰ زمینداری کرتا ہے۔ نثار علی متعلم جماعت ہشتم گورنمنٹ ہائی سکول شرقپور۔

Marfat.com

(۶۵)

محمد شاہ و محمد ماہ

مولانا مولوی محمد شاہ و محمد ماہ قریشی نوشہروی

نسب نامہ | محمد شاہ بن محمد عاقل، محمد ماہ بن محمد اکبر | پسران میاں عبدالعزیز بن میاں نعمت اللہ بن میاں جواہر بن میاں عبدالشکور بن میاں شیر محمد بن میاں بازید بن میاں علم الدین بن میاں محمد بن شاہ جھنڈا بن شاہ علاؤل بن شیخ بدرالملک بن شیخ داؤد بن شیخ سبحان بن شیخ کمال بن شیخ شان بن شیخ عبدالمیار بن شیخ عبدالمنان بن شیخ شمال بن سید محمد بن شیخ عطار بن شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ یحییٰ بن شیخ تاج الدین بن شیخ شہام بن شیخ عبدالصمد بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین بن شیخ عجائب دین بن امیر سہیل بن عون بن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔ [1]

وطن اور سکونت | یہ دونو بھائی اہل علم و فضل تھے۔ اپنے آبائی وطن ہمیشہ کوٹ [illegible] علاقہ راولپنڈی سے چل کر نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں آئے۔ اور یہاں کے [illegible] بن سلطان محمد صاحب پچیاری نوشہروی رح کے مرید ہو گئے۔ [illegible] میں رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ نانووال اور نوشہرہ کی امامت [illegible] ہوئی۔ بلکہ اولاد پچیار پیر رح کے اکثر افراد نے ان دونو بزرگواروں سے [illegible]

[1] یہ شجرہ نسب میں نے مولوی فضل حسین والد مولوی محمد عظیم قریشی امام مسجد [illegible] ضلع گجرات کے کاغذات سے لکھا۔ لیکن کتب انساب و تاریخ سے ثابت ہے کہ عون [illegible] نسل نہیں چلی۔ حضرت علی رض کے صرف پانچ بیٹوں کی نسل دنیا میں باقی ہے۔ [illegible] عباس علمدار رض اور عمر والمعروف رض [2] سیف محمد شاہ قلمی جلد دوم ص ۷۰۷۔ زیارت۔

Marfat.com

کرامت

مولوی محمد شاہ صاحب رح ایک روز گھوڑے کے لئے گھاس لینے گئے اور سارا دن بیلہ میں نوافل پڑھتے رہے۔ شام کو تھوڑا سا گھاس لے کر سر پر رکھا۔ لوگوں نے دیکھا کہ گھاس کی گٹھڑی سر سے اوپر آرہی تھی۔

دو بھائیوں میں سے مولوی محمد ماہ صاحب بے اولاد فوت ہوئے۔

شجرہ اولاد مولوی محمد شاہ قریشی نوشہروی

- مولوی محمد شاہ صاحب کے تین بیٹے تھے۔ میاں نصر اللہ۔ میاں حفیظ اللہ اور میاں عصمت اللہ۔
- میاں نصر اللہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں علی اکبر۔ میاں چراغدین اور میاں علم الدین۔
- میاں علی اکبر کے تین بیٹے تھے۔ میاں امام الدین لاولد۔ میاں فضل احمد اور حافظ محمد حسین
- میاں فضل احمد کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد حسن اور میاں غلام حسن۔
- میاں محمد حسن کے دو لڑکے محمد شریف اور محمد لطیف موجود ہیں۔
- میاں غلام حسن ولد فضل احمد کے چار بیٹے محمد اعظم۔ محمد اسلم۔ محمد نذیر اور محمد تسیر موجود ہیں۔
- حافظ محمد حسین ولد علی اکبر کے دو بیٹے تھے۔ مولوی شیخ احمد اور میاں نور احمد
- مولوی شیخ احمد کا ایک بیٹا محمد شریف موجود ہے۔
- میاں نور احمد ولد حافظ محمد حسین کے دو بیٹے محمد شریف اور عبدالرشید موجود ہیں۔
- میاں چراغدین ولد نصر اللہ کے پانچ بیٹے تھے۔ میاں پیر بخش۔ میاں محمد بخش۔ میاں الٰہی بخش۔ میاں نبی بخش۔ میاں فلاں۔ موخر الذکر تینوں لاولد فوت ہوئے۔
- میاں پیر بخش کے دو بیٹے تھے۔ میاں محمد چراغ اور میاں عطا محمد۔
- میاں محمد بخش ولد چراغدین کا ایک بیٹا تھا نتھو نام تھا۔ جو لاولد فوت ہوا۔
- میاں علم الدین ولد نصر اللہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمد عظیم۔ مولوی محمد ابراہیم

Marfat.com

اور میاں غلام محمد لاولد۔

- میاں محمد عظیم کے پانچ بیٹے ہوئے۔ مولوی فضل حسین۔ میاں کرم الٰہی۔ میاں نذیر حسین لاولد۔ میاں تسبیر حسین۔ مولوی فیروز حسین۔

- مولوی فضل حسین صاحب۔ چک ۵۸ علاقہ بوسال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں امام مسجد تھے۔ نقشبندی سلسلہ میں پیر سید احمد چوراہی کے مرید تھے۔ صاحب علم خوش مزاج تھے۔ میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صا[illegible] ماہی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص احباب میں سے تھے۔ اُن کے مجلس نشین تھے۔ اور اُن کے متعلق [illegible] غوث وقت ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ اِن کے دو بیٹے محمد یعقوب اور محمد مسعود اسوقت ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں موجود ہیں۔

- میاں کرم الٰہی ولد محمد عظیم کے دو بیٹے فیض رسول اور عبدالرشید موجود ہیں۔

- مولوی فیروز حسین ولد محمد عظیم۔ ۱۳۴۶ھ میں میری (شرافت کی) مجلس میں بیٹھتے رہے اور سائیں خدا بخش فقیر نوشاہی مرحوم کے گانے بجانے پر ان کو وجد ہوا کرتا تھا۔ اب ضلع سرگودھا کے کسی گاؤں میں مقیم ہیں۔ اور فن مناظرہ میں خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں موجود ہیں۔

- مولوی محمد ابراہیم ولد علم الدین۔ صاحب علم اور خوشنویس تھے۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب اعجاز موسوی اور جواہر خمسہ ان کے بیٹے کے پاس میں نے دیکھی ہیں۔ اسرار قادر انہیں کے مکتوبہ نسخہ سے میں نے اپنا نسخہ نقل کیا تھا۔ ان کے ایک ہی فرزند مولوی عطاء الٰہی ہیں۔

- مولوی عطاء الٰہی مدت العمر ابوالفتح دالی۔ علاقہ وزیر آباد میں سکونت گزین رہے۔ اب کئی سال سے موضع رچھاڑا متصل سوہدرہ میں چلے گئے ہیں۔ میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت نوشاہی رح کے احباب میں سے تھے۔ میرے ساتھ بھی محبت رکھتے ہیں۔ اسوقت موجود ہیں اولاد نرینہ نہیں رکھتے۔

Marfat.com

(٦٦)

محمد غوث

میاں محمد غوث وزیر آبادیؒ

والد کا نام حافظ بدھا بن حافظ محمد واصل صاحب تھا۔ شہر وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ حضرت مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق ابن حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح کے مرید پیر سیخ الیقین تھے۔

قدم نبوی کی سند شریف ایک پتھر جس پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم مبارک ثبت ہے۔ آباؤ اجداد سے آپ کی ملکیت میں تھا۔ آپ نے وہ اپنے پیر و مرشد کو ہدیہ میں دے دیا۔ اور یہ تحریر کر دی۔ ھوالمعز

" منکہ مسمی محمد غوث ولد حافظ صاحب حافظ بدھا مرحوم حبیو ولد حافظ محمد واصل حبیو طالب العلم متوطن قصبہ وزیر آباد ساکن حال در قصبہ رسول نگر اقرار مے نمائم بصحت عقل و ثبات نفس حین جواز تصرفانہ بلا اکراہ و اجبار برضائے در غیبت خود بریں وجہ کہ قدم مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم در ملکیت و تصرف از آباؤ اجداد من مقرر ست الحال بحضور ثقات مسلمین عادلین شاہدین تملیک میاں الٰہی بخش ولد میانصاحب میاں نور اللہ حبیو و فتح محمد ولد میاں ضیاء اللہ حبیو بنابر قدوۃ الواصلین حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ کردہ۔ و میاں الٰہی بخش و فتح محمد مذکوران این تملیک مذکور را قبول کردند و وقع الایجاب والقبول۔ دراں مجلس تملیک شود۔ بنابراں این چند کلمہ بحضور ثقات مسلمین عادلین شاہدین نوشتہ دادہ شد۔ اگر من بعد ہذا من مقر یا کسان دعوی و دخلے نمائم عند الشرع شریف و مردم معتبر نامسموع باشم " [1]

---

[1] حیات شاہ الٰہی بخش نوشاہی [کلید بخشش] شرافت۔

Marfat.com

(۶۷)

مستان شاہ

سائیں مستان شاہ کلیر والیؒ

آپ قوم لدائیں سے تھے۔ آبائی وطن موضع میانہ ہزارہ متصل تخت ہزارہ دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر تھا۔ جو ضلع سرگودھا میں ایک گاؤں ہے۔

واقعہ توبہ آپ جوانی میں چوری اور ڈاکہ زنی بہت کیا کرتے تھے۔ ایکبار کسی گاؤں میں شادی تھی۔ رات کو شادی والوں کے گھر جا پڑے۔ اور عورتوں کے زیور اُتارنے لگے۔ انہوں نے پکڑ لیا، اور زنجیروں سے جکڑ دیا۔ آپ نے بہتیرا زور لگایا۔ مگر کچھ نہ بنا آخر آپ نے حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح کی روحانیت سے استمداد کی۔ فوراً وہ زنجیریں ٹوٹ گئیں اور آپ رہا ہو کر سیدھے بھڑی شریف پہنچے۔ آگے حضرت میاں امام شاہ ولد میاں نور شاہ جسمانی درگاہ شریف میں بیٹھے تھے۔ اُن کی بیعت ہو کر گذشتہ گناہوں سے توبہ کی۔

مجاورت درگاہ رحمانیہ اور عطائے خلافت آپ تیس ۳۰ سال درگاہ شریف رحمانیہ کے مجاور وجاروب کش رہے۔ پھر مرشد صاحب نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا اور فرمایا کہ اب شادی کرلو۔ چنانچہ آپ مِڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا میں اپنی شادی کی۔ اور پیر صاحب کے حکم کے مطابق موضع کلیر والہ میں سکونت اختیار کی۔

کرامات

آپ شریعت وطریقت کے عامل۔ صاحب زہد وریاضت تھے۔ کرامتیں آپ سے ظہور میں آتی تھیں۔ جو شخص آپ کے ساتھ اڑا سزایاب ہوا

Marfat.com

دشمن کا سزا پانا | منقول ہے کہ مسمی فتح دین طور آپ کو تنگ کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ آپ خاموش ہو رہتے۔ ایکدن آپ نماز پڑھنے کے واسطے مسجد میں گئے تھے۔ کہ وہ آپ کی چارپائی اُٹھا کر گاؤں سے باہر رکھ آیا۔ آپ کو پتہ چلا تو فرمایا کہ اُس نے ہم کو نکالنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اُس کو گاؤں سے نکال دیا ہے۔ چنانچہ اُس کے چار لڑکے تھے چاروں مر گئے۔ مال مویشی بھی مر گیا۔ اور خود خستہ حال ہو کر گاؤں سے نکل گیا۔ اور پیر کوٹ جا مرا۔

مخالف کو سزا ملنا | منقول ہے کہ مسمی لبنا سنگھ چندھڑ کو بعہد حکومت مخالفہ معاملہ وصول نہ ہو سکنے کی وجہ سے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا۔ آپ وہاں گئے۔ اور بارہ روپے کھتری سے قرضہ لے کر اُس کا لگان ادا کر کے اُس کو رہا کرایا۔ چار سال کے بعد اُس کھتری نے آپ سے قرضہ مانگا۔ آپ نے لبنا سنگھ سے طلب کیا۔ وہ انکار کر گیا۔ اور کچھ سخت کلامی سے پیش آیا۔ آپ نے اُسی وقت یہ کلمات کہے۔

"فقیر دا چور۔ نہ ڈھگی نہ ڈھور۔ نہ کفن نہ گور۔ نہ ہور نہ ہور" اس کے بعد اس کا سارا اہل و عیال تباہ ہو گیا۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ سائیں محمد الدین سجادہ نشین۔

۲ سائیں علم الدین۔

۳ سائیں عبداللہ

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	سائیں محمد الدین فرزند اکبر	کلیر والہ ضلع گوجرانوالہ
۲	سائیں علم الدین فرزند ثانی	" "
۳	سید محمد شاہ ؒ	منصور والی "

Marfat.com

۴	سید فتح شاہ رح	منصورو الی ضلع گوجرانوالہ	
۵	سید غلام علی شاہ رح	بدوچیدا	سیالکوٹ
۶	پیر نواب علی شاہ قریشی رح	〃	〃
۷	سائیں امام شاہ رح	〃	〃
۸	سائیں احمد شاہ رح	〃	〃
۹	سائیں جواہر شاہ رح	〃	〃
۱۰	سائیں دولو شاہ رح	〃	〃
۱۱	سائیں شیرے شاہ رح	〃	〃
۱۲	چودھری کھیڑا سفید پوش	چک جھمرہ	لائل پور
۱۳	سائیں فتح الدین	محلہ حاجی پورہ	سیالکوٹ

واقعہ وفات

آپ عمر کے آخری ایام میں دوستوں سے رخصت ہو کر امرتسر کے علاقہ میں سفر چلے گئے۔ اٹاری تمام سنگھ میں ڈیرہ سے گر کر کچھ چوٹ آئی۔ چند دن ہسپتال میں رہے۔ وہیں وفات ہو گئی۔ ڈاکٹر کو اپنی سکونت اور اپنے فرزندوں و مریدوں کا پتہ لکھوا دیا، اور کہا کہ خبر کر دینا۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے۔ چار ماہ تک ڈاکٹر نے اولاد کو اطلاع نہ دی۔ آخر آپ نے اُس کو خواب میں مل کر سخت تنبیہ کی۔ پھر اُس نے پتہ کیا تو اولاد نے جا کر آپ کو وہاں سے نکالا اور صندوق میں ڈال کر گوجرانوالہ لے آئے۔ وہاں سے بھڑی شریف، دربار حضرت پاک صاحب پر لائے۔ وہاں سے صاحبزادگان رحمانیہ نے حکم دیا تو آپ کو کلیر والہ ضلع گوجرانوالہ میں لا کر دفن کیا گیا۔

تاریخ وفات | سائیں مستان شاہ کی وفات سوموار۔ آٹھویں رجب ۱۲۹۵ھ ایکہزار

Marfat.com

دوسو پچانوے ہجری مطابق آٹھویں جولائی ۱۸۷۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھہتر عیسوی بموافق پچیسویں ۲۵ ماہ رسمت ۱۹۳۵ ایکہزار نو سو پینتیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۲۱ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر کوٹلی امیر سنگھ۔ المعروف کلیر والہ نوال۔ المشہور کلیر والہ میانیاں میں ہے۔ گاؤں سے مشرق کی طرف تقریباً دو ۲ فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ پختہ چاردیواری ہے جس میں تین ۳ قبریں ہیں۔ مغربی قبر آپ کی اور مشرقی آپ کے بیٹے میاں محمد الدین کی۔ اور درمیانی قبر آپ کے پوتے میاں عبدالعزیز ولد میاں محمد الدین کی ہے۔

آپ کا عرس ہر سال پچیسویں ۲۵ ماہ کو ہوتا ہے۔ سنہ ۱۳۵۷ھ میں میں بھی وہاں گیا تھا۔

مادۂ تاریخ

"آفتاب ضیاء" ۱۲۹۵ھ

شجرۂ اولاد سائیں مستان شاہ کلیر والے

۔ سائیں مستان شاہ کے تین ۳ بیٹے تھے۔ میاں محمد الدین۔ میاں علم الدین اور میاں عبداللہ لاولد

۔ میاں محمد الدین کے چار ۴ بیٹے ہوئے۔ میاں عبدالعزیز۔ میاں اللہ بخش۔ میاں محمد عبداللہ۔ مولوی عبدالرحمن۔

۔ میاں عبدالعزیز کے چار ۴ بیٹے ہوئے۔ میاں غلام رسول۔ میاں عبداللطیف۔ میاں محمد لطیف لاولد۔ میاں محمد شریف۔ یہ تینوں بھائی سنہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں موجود ہیں۔

۔ میاں غلام رسول کا ایک لڑکا۔ محمد اکبر موجود ہے۔

۔ میاں اللہ بخش ولد میاں محمد الدین موجود ہے۔ اس کے پانچ ۵ بیٹے ہیں۔ میاں عبدالرشید۔ مولوی محمد مسلم۔ میاں غلام دستگیر۔ میاں محمد سلیم۔ اور میاں محمد نعیم سب موجود ہیں۔

Marfat.com

- میاں عبدالرشید کا ایک لڑکا حفیظ اللہ موجود ہے۔
- مولوی محمد سلم صاحب ولد میاں اللہ بخش۔ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء میں مجھے عرس بھری شاہ جمان پر ملے تھے۔ یہ سارا شجرہ اسوقت ان کی زبان سے لکھا گیا۔
- میاں محمد عبداللہ ولد میاں محمد الدین کا ایک فرزند میاں محمد اسمٰعیل موجود ہے۔
- مولوی عبدالرحمٰن ولد میاں محمد الدین صاحب۔ مولوی عمر الدین وزیرآبادی کے شاگرد ہیں۔ جو مولوی حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی متوفی ۱۳۳۴ھ کے اجلہ تلامذہ سے تھے۔ مذہب اہل حدیث رکھتے ہیں۔ سائیں مہر دین صاحب نوشاہی ساکن نوئیں والہ سے عقیدت رکھتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی واقفیت ہے۔ اسوقت موجود ہیں۔ ان کے تین لڑکے محمد نذیر محمد سعید اور محمد نصیر موجود ہیں۔
- میاں علم الدین ولد سائیں مستان شاہ کا ایک بیٹا میاں عبدالغنی نام تھا۔
- میاں عبدالغنی کے دو بیٹے میاں عبدالحمید اور میاں محمد یوسف موجود ہیں۔
- میاں عبدالحمید کا ایک لڑکا ظفر سلیم موجود ہے۔

شجرۂ فقرائے سائیں مستان شاہ کلیر والہ

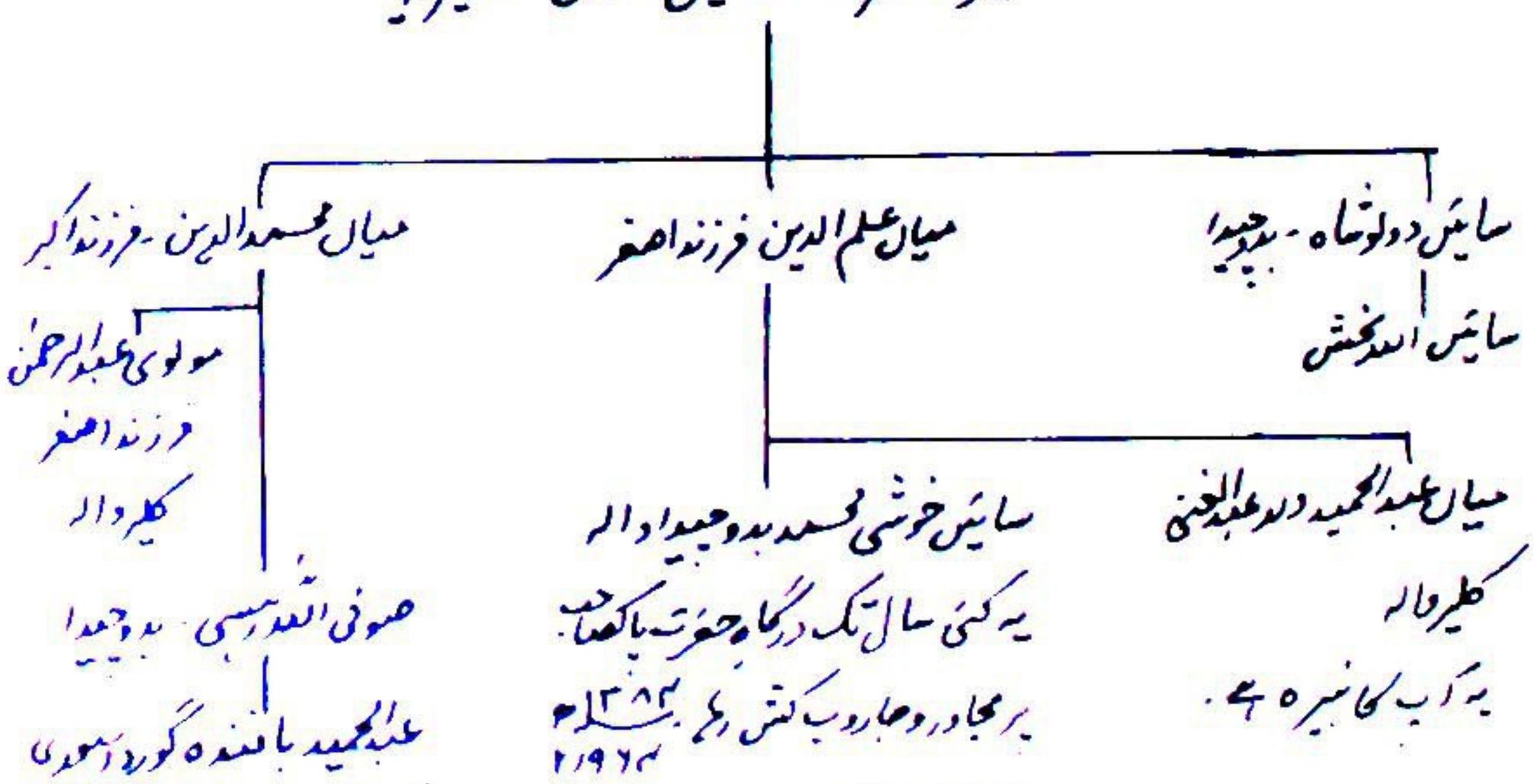

Marfat.com

(۶۸)

مکھن شاہ

حضرت سید مکھن شاہ برخورداری لاہوریؒ

آپ رئیس الاولیا تھے۔ حضرت مولانا حکیم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق ابن سید حافظ نور الحق فرشتہ صفات برخورداری سالہنپالوی رح کے فرزند اصغر اور مرید و خلیفہ تھے۔ فیض طریقت اور خلافت حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش برخورداری رسولنگری رح سے بھی پایا۔

آپ کے حالات و کرامات اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات الاولیا کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں بتفصیل لکھے جا چکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مولانا آزاد سے تعلقات | مولانا محمد حسین آزاد[1] موچی دروازہ لاہور کے رہنے والے تھے۔ آپ بھی موچی دروازہ۔ لال کھوہ۔ گلی لٹھ ماراں میں سکونت رکھتے تھے۔ اس لئے آپس میں دوستانہ تعلقات تھے۔ مولانا آزاد۔ بعض اوقات اپنے احباب کے خطوط آپ کی معرفت منگایا کرتے تھے۔ چنانچہ مکاتیب آزاد میں اکاسٹھواں[61] خط آپ کے نام مندرج ہے۔ جو یہ ہے

"میاں نوشاہی جی!

میرا کوئی خط ہو تو دے دیں۔ فدوی محمد حسین آزاد عفی عنہ

۴ دسمبر ۱۸۷۶ء"

اولاد | آپ کے تین[3] بیٹے تھے۔ سید عارف حق[1]۔ سید واصل حق[2]۔ سید فضل حق[3]۔

---

[1] مولانا محمد حسین آزاد ۱۸۲۷ء / ۱۲۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۲ جنوری ۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ میں انتقال کیا۔ لاہور کربلائے گامے شاہ میں دفن ہوئے۔ دربار اکبری۔ آب حیات۔ سخندان فارس ان کی تصانیف ہیں۔ شرافت

Marfat.com

تاریخ وفات | حضرت سید مکھن شاہ صاحب کی وفات بعمر اٹھاسی سال بدھوار ۔ انیسویں شعبان ۱۳۳۴ھ ایکہزار تین سو چونتیس ہجری مطابق اکیسویں جون ۱۹۱۶ء ایکہزار نو سو سولہ عیسوی کو بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی ۔ شہ سات جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار ۔ گورستان حضرت نوشاہ عالیجاہ رح میں بمقام سانبنیال تعریف ضلع گجرات موجود ہے ۔ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے ۔

مادۂ تاریخ

"بخشش اسلام" ۱۳۳۴ھ

Marfat.com

(۶۹)

مولاشاہ

بابا مولاشاہ مجیٹھوی امرتسری رح

آپ کا نام مولا بخش عرف مولاشاہ تھا۔ آپ بابا غلام محی الدین جھنگی والا رح کے مرید تھے۔ وہ مرید اپنے دادا شیخ عبدالغفور جھنگی والا رح کے۔ وہ مرید شیخ غلام مصطفےٰ جھنگی والا رح کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الوتاھیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں لکھا جا چکا ہے۔

ولادت۔ تربیت۔ بیعت۔ سکونت | کتاب انسائیکلوپیڈیا میں ہے۔

"مولا بخش سائیں (۱۸۶۷ء / ۱۲۸۴ھ) قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ اور ضلع گورداسپور کے گاؤں دھرم کوٹ میں پرورش پائی۔ طبیعت بچپن ہی سے فقر کی طرف سے مائل تھی۔ پندرہ ۱۵ برس کی عمر میں مولوی غلام محی الدین ساکن جھنگی بخت جمال شاہ کے مرید ہوئے اور وہیں سے تصوف کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد امرتسر کے محلہ کٹڑہ بگھیاں میں سکونت اختیار کی۔ بڑے متوکل آدمی تھے۔ اور بظاہر کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ اس لئے حکومت کو ان پر شبہ گذرا۔ اور کمشنر پنجاب مسٹر وارڈ برٹن نے بلا کر ان کے ذریعہ معاش کے متعلق تحقیق کی۔ جواب میں ایک شعر کہا جو محاورہ بن کر غیر فانی ہو گیا ہے۔

؎ پلے خرچ نہ بندھے پنچھی تے درویش جہناں تکیہ رب دا انہاں رزق ہمیش

مطبوعہ قصوں میں پشتو بگاٹل سسی پنوں ہیر رانجھا اور مرزا صاحباں موجود اور متداول ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سسی پنوں ان کی پہلی تصنیف ہے جسی سے لکھنے سے قبل چھاتی تک ایک گہرے گڑھے پانی میں بیٹھ کر تین چلے کئے تھے۔ ان چلوں کے دوران دیمک نے ان کا گوشت

Marfat.com

کاٹ لیا تھا۔ مگر استغراق کا یہ عالم تھا کہ اس تکلیف کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔"[۱]

تصنیفات

- آپ پنجابی زبان میں اشعار کہتے تھے۔ مندرجہ ذیل کتابیں آپ کی تصنیف سے چھپ چکی ہیں

۱ قصہ سسی پنوں۔ پنجابی منظوم۔ سال تصنیف ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء

۲ قصہ ہیر رانجھا۔ " "

۳ قصہ مرزا صاحباں " " سال تصنیف ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء

۴ قصہ لشنوں بگامل " "

قصہ لشنوں بگامل | یہ قصہ ۱۹۱۰ء میں چھپا۔ اس کا ٹائٹل والا صفحہ سطر بسطر یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ ان اللہ خلق ادم علی صورتہ

الحمد للہ والمنۃ

کہ دریں ایام فرخندہ انجام کتاب مستطاب در بیان علم نور وجود شہود

المسمی بہ

لشنوں بگامل

من تصنیف

زبدۃ العارفین رہنمائے طالبین ماہر رموز خفی وجلی مقبول بارگاہ

لم یزلی حقیقت آگاہ طریقت دستگاہ جناب فیض انتساب

حضرت سائیں مولا شاہ صاحب محیٹھوی تم الامرتسری دام فیضہ

حسب فرمائش

شیخ محمد شفیع صاحب لتانوی و شیخ عبدالکریم صاحب امرتسری

۱۹۱۰ء / ۱۳۲۸ھ

در مطبع مجددی واقع امرتسر باہتمام منشی نبی بخش مالک مطبع ہذا طبع یافتہ"

Marfat.com

خاتمہ کتاب | اس کتاب کے خاتمہ کے اشعار لکھے جاتے ہیں۔

خاتمۃ الکتاب وحالاتِ مصنف

امرتسر گھنیاں دے وچ کٹڑے لکھی بیٹھ کے بتسنو کتاب یارو

محرم مہینہ عاشورہ تاریخ تیجی وار ہفتہ شمار حساب یارو

بگا بل نوہر یانے بتسنو کھتر ٹی موئے شاہ دی حرف قصاب یارو

دھرم کوٹ وچ بگیاں پرورش پائی . . . . . .

پرورش سمجھو میری دھرم کوٹ بگیاں میسر صحبت جنھے یاراں فتحیاب یارو

حالوارد وچ امرتسر مستقل سدا بہاری پیل . . . . . .

ہوئے ہندیاں دھرم کوٹ بگیاں وچ دوست چاراک پیارا نقاب یارو

اللہ رکھا شیخ فتح دین ارائیں کیکے زئی عطاء اللہ . . . . . .

پیر صاحب مرشد بخت جمال جھنگی خدا خدائی تا عین حجاب یارو

عبد الغفور غلام محی الدین دا دا پوتا علم نور وجود شہود دے باب یارو

امرتسر غلام حسین غلام محمد سید احمد دوست عشق مے توحید کتاب یارو

اثر میسر کون فساد عدم مطلق مظہر رب رسول مہتاب آفتاب یارو

ہجری سنہ ۱۳۲۷ھ تیراں سو ستائی وچ کتاب لکھی اُنی سو چوہٹھ بکرما حساب یارو

۱۹۶۴ء

اُنی سو دس عیسائی انگریز فلبند ہوئی . ایہو ورڈ زمانہ شباب یارو

۱۹۱۰ء

محمد رام بیان معنے مفصل مجمل الف لام میم سوال جواب یارو

چار مرکب بر سمند برما عشق آرام آسودگی حالت بل خدا خراب یارو

علم نور وجود شہود بتسنوں بگا موج دریا پرگٹ نیر حباب یارو

مولیٰ رب سائیں سائیں صاحب سچا مولا شاہ وچ دنیا خطاب یارو

(ختم)

Marfat.com

قصہ کی سرگذشت مشرقی پنجاب کے ضلع فیروزپور کے تھانہ زیرہ کے متصل ایک گاؤں دھرم کوٹ ہے۔ وہاں گنیشن داس نوہریا نام ایک ساہوکار تھا۔ اُس کے ہاں اولاد نرینہ نہیں تھی۔ ایک جوگی کی دُعا سے لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام بُگا مل رکھا گیا۔ اُس نے خوشی میں بڑی خیرات کی۔ رکن الدین زرگر۔ اور میراں بخش پروالہ کو بھی صدقہ دیا۔ اُسی گاؤں میں ایک دوسرا ساہوکار نرائن داس نام چھرا رہتا تھا۔ اس کے ہاں دو لڑکے۔ بشنا و کشنا اور ایک لڑکی بسنو نام پیدا ہوئی۔ اُس کے حُسن پر بُگا مل فدا ہوگیا۔ انہی نے چندر کور بھیوری کی وساطت سے اُس کو اپنے عشق سے آگاہ کیا۔ اور حسینی نائن کے گھر پہلی ملاقات ہوئی۔ اور ہمکلام ہوئے۔ اس کے بعد ان دونو کا عشق مشہور ہوگیا۔ باپ اور بھائیوں نے بسنو کو زدوکوب کیا۔ اور بالاخانہ پر محصور کر دیا۔ بسنو نے مسمی امام دین کو دس روپے دیئے۔ اور بُگا مل کو اُس کے ہاتھ پیغام بھیجا۔ اور جواب منگایا۔ پھر امام دین کے ذریعہ سے رسّہ کے ذریعہ بُگا مل بالاخانہ پر چڑھ گیا اور بسنو سے ملاقات کی اور باہم محبت کے عہد پختہ کئے۔ بسنو نے اپنی ایک سہیلی بھولی تیلن کو اپنا رازدار بنایا۔ اُس سے راز فاش ہوگیا۔ اور مندرجہ ذیل لڑکیوں کو بھی بتا دیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ ناموں۔ جھنڈو۔ بچھی۔ گیانو۔ ام رکھی۔ ٹھاکری۔ دھنی۔ کرپو۔ لبنی۔ گرتارو۔ کرتارو۔ جیونی۔ نانکی۔ فاطمہ۔ نورجگم۔ رانی الیسری۔ پریم کور۔ لچھی۔ بنتو۔ برکتے۔ جیری۔ راجن۔ رحموں۔ سردار بیگم۔ رامول۔ آسو۔ حلیم بی بی۔ بدھو۔ منی اور کرم بی بی۔ دوسری رات پھر بُگا مل بوساطت امام دین بالاخانہ پر چڑھ گیا۔ اور سوہنا حلوائی کی دکان سے کھویہ اور دس روپے کی شراب منگائی اور دونو نے استعمال کی۔ حلیم وہ چلا گیا۔ اسی طرح کچھ عرصہ میل ملاپ کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک رات پھر جب بُگا مل بسنو کے پاس بیٹھا تھا تو امام دین مذکور کے مشترکا برادروں فتو اور سُدھا نے جو کہ اُسی صحن میں رہتے تھے بسنو کے بھائیوں کو بتا دیا۔ چنانچہ کشنا۔ بسنا۔ فتو اور سُدھا کشمیری مسلح ہوکر آگئے اور بالاخانہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

Marfat.com

بگامل کو پتہ چلا تو اُس نے دریچہ سے چھلانگ لگادی۔ گرتے ہی مرگیا۔ بشنو کے والد نرائن داس نے بھوپ سنگھ بلیچہ۔ اور اروڑ سنگھ اور الیسر سنگھ کو ایک ایک سو روپیہ رشوت کا دیا تاکہ وہ اُس کے بیٹوں پر شہادت نہ دیں۔ تھانہ زیرہ میں رپٹ ہوئی۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ نرائن داس۔ کشنا اور بشنا کو زدوکوب کی۔ انہوں نے دوسو پچاس روپے اللہ بخش منشی کو دئے۔ اور تین سو روپیہ تھانیدار اور حوالدار کو رشوت دئے۔ قمر دین اور پریم سنگھ سپاہیوں نے تیلیوں کو بھی مارا پیٹا۔ نرائن داس۔ کشنا۔ بشنا امام دین۔ فتو۔ اور سُدھا کو گرفتار کرکے کڑیاں لگاکر تھانہ میں لے گئے۔ نرائن داس نے ایک سو روپیہ وہاں رشوت دی۔ اُس کی اور امام دین کی ضمانت ہوگئی۔ بگامل کی لاش کو فیروزپور لے گئے۔ ملاحظہ کرنے والے ڈاکٹر کو نرائن داس نے سات سو روپیہ دیا اور سرٹیفکیٹ میں اپنے لئے کچھ گنجائش کرائی۔ جب مقدمہ عدالت میں گیا تو ملزموں پر ۳۰۲ دفعہ کا جرم عائد ہوا۔ نرائن داس نے رائٹی کین وکیل کیا جس کی فیس سات سو روپیہ تھی اور گنیشن داس نے جو مقتول کا باپ تھا کالی پرسن وکیل کیا۔ جب مجسٹریٹ نے سب کے بیان لئے تو بشنو نے بیان دیا کہ بگامل نے بالاخانہ سے خود چھلانگ لگائی تھی۔ اس کے بیان پر سب ملزمان بری ہوگئے۔

باراں ماہ و کافیاں | آپ کے باراں ماہ علم تجوید میں مشہور ہیں اور کئی کافیاں بھی ہیں۔ تین عدد کافیاں یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱)

سردار پیراں پیر مغاں ہے

ہے دی نوشہ صاحبنیالی

باطن ظاہر قدم وجوبی — متبدل بتغیر صورت خوبی

شمس و قمر دو جہاں ہے — ہے دی نوشہ صاحبنیالی

Marfat.com

خدا خود آ صفت مقدم — قادر مطلق عدموں عد

اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ امکاں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی

علی السمٰوات والارض پہ حاکم — مفتوں مظلوم محبوب ہے ظالم

دستگیراں گیر مکاں لامکاں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی

مفعول کون کن خالق باری — چشماں دیدا نجن کاری

زحسارے نور سُرخ لباں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی،

آب خاک آتش مرکب بادیم — تنزیہ بحسر حیرت امدادیم

چہار مرکب پیر پیراں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی

سچیار نوشہ بھری شاہ جماں — جھنگی خواجہ بخت جمال،

دائم نوشہ واحد سبحان ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی،

سوہنے شاہ نخوا سی نت — نہ جہنم مارے خوف،

مرید طالب بیگماں ہے — ہادی نوشہ ساہنیالی،

(۲)

کر علموں یار نہ لبس وے

اک علم کیہڑے کم دس وے

علم بیاں کون الف پچھانے — لام میم لکھے سو جانے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ موجاں اوہ جانے — بے خدا دا جس وے

اک علم کیہڑے کم دس وے

علموں پنڈت قاضی سارے — الف حد انحد علم پیارے

علم وجود مرکب چارے — علم سڑک سمندر گھس وے

اک علم کیہڑے کم دس وے

Marfat.com

بیمار کڑا ہی دانے بھجدے ڈاکٹر علم نال خلطاں بھجدے
اقوام کلی علم نال رجھدے نر پرگٹ ناری وس رہندے
اک علم کیہڑے کم دس دے

نال علم دے قلم گھڑینیدی بن علم نہ حرف لکھینیدی
عقل علم بنہاں کی سمجھینیدی جناں لبھے اوناں کر دس دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

عامل بنہاں علم نہ عالم قلعے فتح لشکر کر قائم
واحد عالم الف دو نفس تے ظالم اٹھ کھوتا جلہن دھس دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

بے الف بن علم اکہی بنہاں کاغذ قلم سیاہی
بن علم خدا نہ خدائی خاطر چوگ چڑیاں جال پھس دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

مطلق عدم کون عدم اضافی نور شہود ہوئے شاہ کافی
معشوق عاشق تھوں منگدا معافی بھر ٹنگے ہالہ روہیں دے
اک علم کیہڑے کم دس دے

(۳)

در صفت نوشہ ؒ [1]

شاہ نوشاہیاں نوشہ پیر ہادی آفتاب مظہر اقدس ذات ہے جی
بالا قمر روشن آسمان اتے سارے تاریاں دا چانن مات ہے جی
ولقد کرمنا بنی آدم قربان جیوراناں جمادرت ہے جی
خدا قادر کریم دی ہستی نوشہ میم بنہاں احمد عزالات ہے جی

[1] صلح ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء کو مولد شاہ بطور نعت گوئی کل ۷۸ بیت

Marfat.com

ست گوراں کولوں گل سمجھن والی نیاتات زندگی انسانات بھی
عدم اضافی وچ کون فساد سارے مولا شاہ عشق دن رات ہے جی

کتاب

ست گنج آرسی نامہ مولد شاہ للودف زیرہ مشتری مطبوعہ دلربا پریس
واقع کوٹ نیاز ضلع سرگودھا سنہ ۱۳۵۷ھ سنہ ۱۹۹۲ء

صفت جناب مولوی گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خداوند باری ہوشد نے حمد آئینہ حسن و جمدہ عبدہ شاہ کیتے
ستایاں جلیاں بدنوں سوا ہ دھوتی توہیت انجلیوں محمد نگرہ کیتے
مجیوے لوہے چھاتی ترکھ سورگ مٹ گئے دنیا دیرا جھوٹھا اک دا کیتے
اوہ بیڑے ڈوبے وچ حسرت دریا جیہڑے خدا بندے برائے عقدہ وا کیتے
سر تے تاج شاہی ٹلی سبزی گھوڑی مصلی دیندا سجدے امرا کیتے
قوشاہی خاندان حمد لولد شاہ پیدا ہوئے جے عشق دے ائے چا کیتے

(مصنف)

۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۳۶ء سنہ ۱۹۹۳ء بہ اہتمام حاجی محمد یعقوب صفحات ۶۲

واہ واہ سلسلہ پاک قوشاہیاں واجہاں خاص رسول حضوریاں جی
سر دھر کے تن دھن کیتا قربان ایس قوم تے ہر ہر ایں وچ جناب منظوریاں جی
ہمیشے فیض عالم قوشہ بیرسچا دامن گلیاں پیندیاں پوریاں جی
قوشہ ستر محمد لولد بھیت قدرت کچھ ظہر تہ کرو میاں قوریاں جی
قوشہ سردھے کی سماں قوخہ جاپے دنیا دین وچ اہل شعوریاں جی
ایہ مجز سبا زادے بھیت علما مولد شاہ دے غوریاں جی

مسمی دوشاہ مطبوعہ منشی پریس سیالکوٹ

Marfat.com

(۷۰)

مہتاب دین

میاں مہتاب دین ڈھبوی رح

والد کا نام میاں خدا یار بھٹی تھا۔ آباو اجداد سے موضع ڈھب چیمہ ضلع گوجرانوالہ کے امام مسجد چلے آتے تھے۔ اپنے والد کے چھوٹے بیٹے تھے۔

آپ حضرت سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری رح متوفی ۱۲۷۰ھ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ ہر دم رضائے الٰہی پر شاکر رہتے اور متوکل علی اللہ تھے۔

میاں عمر بخش چشتی نظامی ستارکوٹی سے منقول ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے مرشد عالیجاہ نے میرا بازو حضرت نوشہ صاحب رح کے ہاتھ میں پکڑایا ہوا ہے۔ مجھے کچھ خوف نہیں۔

ایک بے ادب کا سزا پانا ایک شخص پیراں دتہ نام آپ کا بے ادب ہوا اور آپ کے متعلق کلمات نارواکہے۔ آپ نے غصہ سے فرمایا تو ابتر رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔[1]

سیدہ فاطمہ زہرا کی غلامی آپ کی وفات کے بعد کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رض براق پر سوار ہیں۔ اور آپ اُس کی باگ پکڑے ہوئے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔[2]

---

[1] [2] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ ص ۳۳۷۔ شرافت

Marfat.com

ن

(۷۱)

نتھا

سائیں نتھا فاضل شاہی لاہوریؒ

والد کا نام پیر بخش ولد بہادر بن میاں نور محمد لاہوری۔ قوم کمہار سے تھا۔ اس کی بیعت اپنے ہم جدی چچا میاں لدھا المعروف سائیں یقین شاہ سے تھی۔ وہ مرید شیخ عادل شاہ لاہوری رح کے تھے۔

درگاہِ فاضل شاہی کی تولیت صاحب تحقیقاتِ چشتی نے لکھا ہے کہ مکان داتا فاضل شاہ نوشاہی لاہوری رح کی محافظت اور چراغ بتی اور ختم شریف سائیں نتھا کرتا تھے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سائیں نتھا سالِ تصنیف کتاب موصوف یعنی ۱۲۸۰ھ ایکہزار دو سو اسی ہجری میں زندہ موجود تھا۔

اولاد اس کا ایک ہی لڑکا احمد نام تھا جو بے اولاد فوت ہوا

Marfat.com

(۷۲)

نظام الدین

شیخ نظام الدین سلیمانی گھنگوالیؒ

آپ کے والد صاحب کا نام شیخ عطاء اللہ صاحب تھا۔ ابن شیخ عبدالھادی بن شیخ عنایت اللہ بن شیخ عبدالواحد بن شیخ رحیم داد بن حضرت شیخ سلیمان نوری قادری الملقب بہ سخی بادشاہ بھلوالیؒ۔ شیخ بدھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی کے مرید تھے۔

آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاھیہ کے چوتھے طبقہ کے ساتویں باب میں لکھا جا چکا ہے۔

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند شیخ احمد صاحب تھے۔

تاریخ وفات شیخ نظام الدین کی وفات گیارہویں ذیقعد ۱۲۹۳ھ ایکہزار دوسو ترانوے ہجری مطابق اٹھائیسویں ۲۸ نومبر ۱۸۷۶ء ایکہزار آٹھ سو چھہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۱۹ انیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار گھنگوال۔ ضلع سرگودھا میں ہے۔

قطعہ تاریخ

از نتیجہ طبع مولوی نجم الدین سائق وزیرآبادیؒ

پیرِ نوشاہیانِ اہلِ طریق — عموام حضرتِ نظام الدین
پیشوائے تمام ہم عہداں — صاحبِ شان و شوکت و تمکین
بستہ رختِ اقامت از دنیا — سوئے دارالبقا کشادہ جبین

Marfat.com

برچنیں ماتم بصد افسوس — چشم تر ساختہ زمانہ زمین
ماہِ ذیقعد بود یازدہم — در میان دو عید با تزئین
بہرِ تاریخ او دلِ شایق — گفت۔ شد جائے او بہشت برین ۱ھ

۱۲ھ ۹۳

منہ

حضرت نظام الدین چو شد نو شاہیاں را پیشوا — عموئی ما مہرباں نے نے کہ بابا و پدر
چوں کرد رحلت زیں جہاں میساختند از بہر او — آرام گاہے اویکے عند ملیک مقتدر ۲ھ

۱۲ھ ۹۳

دیگر

از مولوی محمد حفیظ قریشی عباسی جوکالوی

چوں نظام الدین نو شاہی از ایں دار الحزین — کرد رحلت بُرد رختے خویش در جنت برین
مرحبا صد مرحبا فرمود رضوانِ جناں — من چراغ۔ افروختم بہر تو اے حق الیقین
الف را گر دُو بہ سازی ز حروفِ من چراغ — بعد ازیں تاریخ (رحلت سال) آنحضرت ببین ۳ھ

۱۲۹۳

۱ھ اس مادہ تاریخ میں ایک عدد زائد ہے۔ اس سے ۱۲۹۴ھ برآمد ہوتے ہیں۔

۲ھ اس مادہ تاریخ میں ۶۳ عدد کم ہیں، اس سے ۱۲۳۰ھ برآمد ہوتے ہیں۔

۳ھ یہ تینوں قطعاتِ تاریخ ایک قلمی کاغذ پر تحریر ملے ہیں۔ جو کتاب تذکرہ نو شاہی قلمی مملوکہ شیخ مفضل حسین جلوال میں پڑا ہوا پایا گیا ہے۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

(۷۳)

نواب علی

حاجی الحرمین میاں نواب علی شاہ سندرپوری

خلف الرشید حاجی الحرمین میاں غلام حیدر ولد میاں دیدار بخش بن میاں کرم قلی صاحب لکھنوالی۔ شجرہ بیعت بھی اسی طرح ہے۔

ریاضت و مجاہدہ | آپ لکھنوال سے روانہ ہوئے۔ دریائے چناب سے پار موضع سندرپور بدراں کے قریب پلکھو کے کنارہ پر چند ماہ ایک حجرہ میں بندرہ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ جب آپ کے والد میاں غلام حیدر صاحب حج سے واپس آئے تو آپ کو چلہ سے نکالا۔ بائیں طرف جسم کو دیمک لگ گئی تھی۔ اگرچہ لکھنوال کے لوگوں نے آپ کو واپس لے جانا چاہا مگر باشندگان سندرپور نے آپ کو جانے نہ دیا۔ لہٰذا آپ وہیں سکونت پذیر ہوئے۔ [1]

اذکار الابرار ص ۱۴۷ میں ہے۔

"آپ مجاہدہ نفس اور عبادت الٰہی کے واسطے پلکھو ندی کے کنارے سکونت پذیر ہوئے۔ ایک بند حجرہ میں یاد الٰہی میں مشغول ہوئے۔ چنانچہ جسم کے نچلے حصے کو دیمک لگ گئی۔ مگر یاد الٰہی میں کچھ فرق نہ آیا۔ مشرق سے مغرب تک آپ کا شعلۂ عشق موجزن ہوا۔"

حجرہ نشین ہونا | آپ نے پلکھو کے کنارہ۔ حجرہ میں ڈیرہ لگایا۔ دور دراز علاقوں سے مخلوق خدا حاضر ہو کر فیض حاصل کیا کرتی۔ رات کو آپ کے درویش ذکر جہر کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] قادری بوستان ص ۲۰ تا ص ۲۴ [2] ایضاً ص ۲۵ شرافت۔

Marfat.com

آداب شناسی | سید شیر علی ولد سید محمد شفیع صاحب برخورداری ساہنیالوی رح بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ سید پیر جماعت علی شاہ ثانی نقشبندی مجددی علی پوری رح نے ہمارے سامنے فرمایا کہ آداب شناسی کی تعلیم ہم کو نوشاہی خاندان سے حاصل ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ہم سندر پور تشریف میں میاں نواب علی شاہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جوتی اُتار کر صف پر بیٹھ گئے۔ آپ نے ایک درویش کو فرمایا کہ شاہ صاحب کا جوڑا اُٹھا کر قبلہ رُخ کر دو۔ چنانچہ اُس نے ہماری جوتی کو سیدھا کر دیا۔ اُس وقت ہم کو معلوم ہُوا کہ ہر ایک کام میں آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کی اولاد کا احترام | آپ حضرات نوشاہیہ اور بخاریہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک بار [شرافت کے جد بزرگوار] حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر برخورداری ساہنیالوی رح موضع گاکھڑہ کلاں (ضلع گجرات) میں تشریف لے گئے اتفاقاً وہاں آپ بھی آگئے۔ جب آپ نے سُنا کہ حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کے سجادہ نشین یہاں تشریف فرما ہیں تو آپ بمع جماعتِ فقرا اُن کے سلام کو حاضر ہوئے اور قدمبوسی کی۔ اور نذرانہ پیش کیا۔ [۴]

اخلاق و عادات | مولوی مقبول محمد صاحب جلالوی رح رسالہ سبیل سلسبیل صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں۔

"حضرتِ اعلےٰ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ نورانی صورت حلیم خلیق۔ آپ کی پیاری صورت ارادتمندوں کے قلب پر فوراً اجم جاتی۔ جب حضور کا سیر اس مُلک میں ہوتا تو ہر طرف سے ذکر جلی کی خوش ندا آتی۔ جگر تھام کر لکھتا ہوں ۱۳۱۸ھ میں آپ اس طرف

---

[۳] پیر جماعت علی شاہ ثانی شیرازی علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتے تھے۔ بابا فقیر محمد مجددی چوراہی متوفی ۱۳۱۵ھ کے مرید تھے۔ سوموار ۱۷ شعبان ۱۳۵۸ھ ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو وفات پائی۔ کتاب انوار الاتقانی اور تنویر الاذہان میں ان کا مفصل تذکرہ ہے۔ [۴] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۸۰۰ شرافت

Marfat.com

تشریف لائے۔ ابھی تھوڑے روز ہی میرے قبلہ ہادی [مولوی محمد جمیل جلالوی رح] کی وفات کو گذرے تھے۔ میں اپنے اندوہ کا حال کیا بیان کروں۔ جو گذر رہا تھا۔ آپ موضع جلالہ میں تشریف لائے۔ باقی ڈیرہ موضع میں چھوڑا اور ایک خلیفہ اور ایک خدمتگار ہمراہ لیکر میرے قبلہ کے روضہ اقدس پر میرے پاس بخیال فدوہ نوازی تشریف لائے اور نہایت لطف فرمایا۔ بعدہٗ نظر عنایت ظاہری و باطنی بکثرت ہمیشہ فرماتے رہے۔ آپ پر رحمتیں ہوں۔ بندہ تہ دل سے ممنونِ احسان ہے۔ ایک روز آپ نے ایک بامعنی جملہ فرمایا۔ کہ مالک کا مملوک نبار ہے تو سب خیر ہے "

درویشوں کا لباس آپ نے اپنے درویشوں کے واسطے یہ لباس مقرر کیا تھا۔ جو امتیازی شان رکھتا تھا۔ سر پر بڑے بال زلفیں۔ اوپر سُرخ مخمل کی چار ترکی ٹوپی بلند طلادار ایسا معلوم ہوتا جیسے شاہی تاج ہے۔ دوپٹہ جوگیہ رنگ۔ قمیص سیاہ رنگ۔ شلوار سفید رنگ۔ شریعت کی پابندی کو خاص ملحوظ رکھتے تھے۔

کرامات

احیائے موتے سائیں صوبہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ستراہ سندھواں میں ایک مرید کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ بہت غریب مفلوک الحال تھا۔ آپ کی موجودگی میں اُس کا سنڈھا مر گیا۔ وہ زار زار رونے لگا۔ آپ نے اُس کو صبر کی تلقین کی۔ اور مُردہ سنڈھے کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بحکم خدا تعالیٰ زندہ ہو گیا۔ قادری بوستان میں ہے۔

ے

سبحان اللہ واہ کہیا حضرت سنڈھا اٹھ کھلوے — خلقت ویکھ عجیب کرامت شیدا عاشق ہووے
اُس دن توں لے کُل تکلیفاں مستاد دیا ہویاں — نعمیاں جائے بستر اوتھوں خوشیاں کرن دلجویاں

اس کے بعد وہ مرید دولتمند ہو گیا۔ ۵

---

۵ قادری بوستان ص ۲۷۔ شرافت۔

Marfat.com

کھاری کنوآں کا میٹھا بن جانا | سید صالح شاہ شہدی ساکن کوٹ رسولپور یاں سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ سفر کرتے ہوئے موضع بَردوٹہ میں پہنچے۔ میں بھی ہمرکاب تھا۔ آپ کو پیاس لگی۔ فرمایا پانی لاؤ۔ پاس کنوآں تھا۔ اُس میں سے میں پانی کا ایک پیالہ لایا۔ آپ نے پانی پی لیا۔ وہ پانی کھاری تھا۔ مریدوں نے عرض کیا۔ یاحضرت ہم کو شیریں پانی نہیں ملتا۔ آپ نے فرمایا یہ ہمارا جوٹھا اس میں ڈال دو۔ جب وہ ڈالا گیا تو کنوآں کا پانی میٹھا ہو گیا۔ جو تا حال شیریں ہے۔ [۶]

فیضانِ رسالت | آپ کے درویش سائیں فرزند علی شاہ فتحپوری والد رح کی زبان سے منقول ہے کہ حضرت میانصاحب رح خود فرماتے تھے کہ ہم جب حج سے مشرف ہو کر مدینہ طیبہ گئے تو پورا ایک مہینہ وہاں حاضری دی۔ ایک رات نصف شب کے وقت جب سب لوگ سو گئے تو میں نے روضہ شریف کے سامنے بیٹھ کر اپنا دامن پھیلا دیا اور عرض والتماس کی تو روضہ مبارک کا قفل کھل کر میری گود میں گر پڑا اور دروازہ کھل گیا۔ اُس وقت جو فیضان وارد ہوا۔ وہ بیان سے باہر ہے۔

گھوڑی کی عمر بدل جانا | آپ کے صاحبزادہ میاں محمد فاضل سُندر پوری رح سے روایت ہے کہ سید روڈے شاہ ساکن سہنے والی بیعت ہونے کے واسطے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کسی سید کے مرید ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ سید کے اوصاف سب آپ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ بیعت ہو گیا۔ اُس نے ایک گھوڑی خریدی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ گھوڑی پکڑی گئی کہ چوری کی ہے۔ روڈے شاہ گرفتار ہو گیا۔ سیدوں نے طعنہ دیا کہ سید ہو کر غیر سید کا مرید ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ سزا پا کر رہے گا۔ عدالت نے جب سنا تو پیغام بھیجا کہ عدالت میں گھوڑی کی عمر دو سال ثابت ہوئی چنانچہ جب

---

[۶] تاریخ بوستان ص۲۵۔ شجرۃ العنبر ص۳۔ مؤلف۔

Marfat.com

عدالت میں پیش ہوا تو گھوڑی کے مالک سے پوچھا گیا۔ اُس نے کہا میری گھوڑی ٹانگی ہے۔ روڈے شاہ نے کہا کہ یہ گھوڑی میری ہے۔ یہ دُولگی ہے۔ جب دیکھا گیا تو واقعی وہ دُولگی تھی۔ اس لئے وہ روڈے شاہ کو مل گئی اور رہ گیا۔ ۸

ایک مرید کو جن سے بچانا | قاضی کرم داد درویش قوم گوجر ساکن کھٹانہ سے منقول ہے کہ ایک رات نصف شب کے وقت آپ پلکھو پر سیر کر رہے تھے۔ مجھ کو فرمایا۔ وضو کے واسطے پانی کا کوزہ لاؤ۔ میں نے لا حاضر کیا۔ تھوڑا سا وضو کر کے آپ نے کوزہ ایک درخت سے دے مارا۔ وہ ٹوٹ گیا۔ پھر دوسرا کوزہ منگوایا۔ وہ بھی درخت کو مارا۔ پھر تیسرا کوزہ بھی اسی طرح توڑا۔ صبح کو ایک شخص سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ اُس نے کہا کہ میں رات کو آپ کے سلام کے واسطے چلا تھا۔ راستہ میں مجھے ایک جن نے ڈرایا۔ میں نے میانصاحب کو یاد کیا۔ اس کو تین گولے پڑے اور وہ مر گیا۔ ۹

اولاد | آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد شاہ صاحب رح

۲ میاں انور شاہ صاحب رح

۳ میاں حسین شاہ صاحب رح

۴ میاں چراغ شاہ صاحب رح

۵ میاں محمد فاضل صاحب رح

یارانِ طریقت | رسالہ سبیل سلسبیل ص۵۸ میں ہے۔

"اس جناب عالی کے فیضِ صحبت سے اکثر مخلوق بہرہ ور ہوئی۔ حضور کے خلفاء بھی کثیر التعداد ہیں۔ بالخصوص حضور کے صاحبزادہ جانشین کے دیدار سے زائرین کو خدا یاد آتا ہے۔ اور یقیناً فنا فی الشیخ ہیں۔"

---

۸ قادری بوستان ص۳۱ ۹ ایضاً ص۳۲ شرافت۔

Marfat.com

آپ کے مرید دیوان مست عمر ساکن کوٹلی مغلاں نے کتاب قادری بوستان منظوم میں
آپ کے خلیفوں۔ فقیروں کی فہرست لکھی ہے۔ جو میاں رسمار گرامی لکھے جاتے ہیں،

۱ میاں محمد شاہ فرزند اکبر آنجناب سندر پوری، مدفون جھارانوالہ ضلع سیالکوٹ
۲ میاں انور شاہ فرزند دوم۔ سندر پور۔
۳ میاں حسین شاہ فرزند سوم 〃
۴ میاں چراغ شاہ فرزند چہارم 〃
۵ میاں محمد فاضل۔ فرزند پنجم 〃
۶ میاں غلام نبی ولد محمد شاہ۔ نبیرہ 〃
۷ میاں محمد صالح ولد حسین شاہ 〃 〃
۸ میاں محمد عظیم ولد حسین شاہ 〃 〃
۹ میاں غلام محی الدین ولد حسین شاہ 〃 〃
۱۰ سید مراد شاہ 〃
۱۱ سائیں نامے شاہ درباری 〃
۱۲ سائیں الٰہی شاہ چنگڑ 〃
۱۳ سائیں مردان شاہ مجذوب 〃
۱۴ سائیں فضل شاہ اعوان خلیفہ 〃
۱۵ سائیں بھاگ شاہ فقیر لکھنوالی مدفون 〃
۱۶ میاں منصب دار دوڑائچ د توداڑی
۱۷ سائیں گھوڑے شاہ درباری
۱۸ مولوی نواب علی شاہ خلیفہ آئی
۱۹ سائیں عیدے شاہ اعوان سالن [illegible]

Marfat.com

۲۰	سائیں فضل شاہ ۔ ساکن کالا کھانبڑا مدفون آڈا	
۲۱	سائیں نتھو شاہ فقیر	〃
۲۲	سائیں شہیرا	〃
۲۳	سید کامل شاہ	بخت پورہ
۲۴	سائیں احمد شاہ خلیفہ	بُرج
۲۵	سائیں حاکم دین نومسلم فقیر	بُوپڑا
۲۶	سائیں جانی شاہ خلیفہ	بھاگو ڈیال
۲۷	سائیں جانی شاہ خلیفہ	بھواؤ ۔
۲۸	سائیں کھبے شاہ مجذوب	بھوناں وڈالہ
۲۹	سائیں مہر شاہ فقیر	پڑتا نوالی
۳۰	سید غفار شاہ	جاتری کے
۳۱	سائیں دیندار فقیر	جَسیال
۳۲	سائیں احمد شاہ	جوئے چک ۔ ضلع گوجرانوالہ
۳۳	سید قطب شاہ	جویانوالہ ۔ ضلع شیخوپورہ
۳۴	سائیں اللہ دتہ فقیر	جووال والی ۔ گوجرانوالہ
۳۵	سائیں عبداللہ شاہ حجام	جھنڈاول
۳۶	میاں امام الدین فقیر	جھُلکی
۳۷	سائیں مستان شاہ	〃
۳۸	قاضی محمد صادق اعوان	چک قاضیاں ۔ ضلع گورداسپور
۳۹	سید سیدن علی شاہ	چودھووال ۔ گجرات
۴۰	میاں میراں بخش	چھینے تھیہ والے

Marfat.com

۴۱	میاں رحیم بخش	چھینے تھیرواے
۴۲	میاں محمد بخش	〃
۴۳	میاں مہر دین	〃
۴۴	سائیں حیات شاہ خلیفہ	چھیل ملکی
۴۵	سائیں یقین شاہ پٹھان	حیات گڑھ
۴۶	میاں اسمٰعیل	خان پیارا ۔ ضلع گوجرانوالہ
۴۷	میاں نظام الدین بافندہ	〃 〃
۴۸	سائیں فرزند علی	دھراویں
۴۹	سائیں کالے شاہ	〃
۵۰	سائیں گھسیٹے شاہ	دھرے
۵۱	سائیں جھنڈے شاہ	ڈگو ڈوگر
۵۲	مولوی سجاد علی	ڈھینگا
۵۳	حافظ فقیر محمد	رنگ پور
۵۴	میاں حافظ کالا	〃
۵۵	سائیں حیات شاہ	سانگے چک
۵۶	سید غلام علی شاہ	سپراواں ۔ ضلع گجرات
۵۷	حافظ محمد سعید	سبھاؤ
۵۸	سید سلطان شاہ	سدھاں ضلع گجرات
۵۹	میاں قمر الدین	〃 〃
۶۰	سائیں سلطان شاہ	سلطان ونڈ ضلع امرتسر
۶۱	سید روڈے شاہ	سہنے والی

Marfat.com

۶۲	میاں خدا یار خلیفہ	شادیوال	ضلع گجرات
۶۳	سائیں نتھو شاہ	شاہدرہ	شیخوپورہ
۶۴	سائیں ودھائے شاہ	غنائت پور	گورداسپور
۶۵	میاں فرزند علی شاہ قریشی	فتحپوری	شیخوپورہ
۶۶	میاں میر شاہ کھچی	〃	〃
۶۷	میاں محمد بخش صائم الدہر	کاکے والی	
۶۸	سائیں مستان شاہ مجذوب	〃	
۶۹	میاں طالعمند رائیں	کچھلی	
۷۰	سید صالح شاہ شہیدی	کوٹ رسول پوریاں۔ گوجرانوالہ	
۷۱	سائیں صوبے شاہ صائم الدہر	کوٹلی سیداں	
۷۲	میاں رمضان فقیر	〃	
۷۳	سائیں چوہڑ قلندر مشرب عرف حجام	〃	
۷۴	دیوان مست عمر خلیفہ	کوٹلی مغلاں عرف کوٹلی گنڈھیاں۔ گوجرانوالہ	
۷۵	سائیں نکے شاہ جنجوعہ	کوردٹانہ	
۷۶	سید ستار شاہ	کھٹانے	ضلع گجرات
۷۷	مولوی قاضی کرم داد گوجر	〃	〃
۷۸	میاں رحیم بخش خلیفہ	کھرانے	
۷۹	سائیں بوٹے شاہ خلیفہ	〃	
۸۰	سائیں حاجی شاہ خلیفہ	〃	
۸۱	سائیں مولا بخش فقیر	کھوتھ	
۸۲	میاں امام الدین	〃	

Marfat.com

۸۳	میاں عبداللہ شاہ ترکھان	کھیکہ	
۸۴	سید شہابل شاہ	گوجرہ گھرتل۔	ضلع سیالکوٹ
۸۵	مولوی محمد حامد شاہ مدیر ماہنامہ انقاد نوشاہی گمٹالہ۔		گورداسپور
۸۶	پیرزادہ غلام محمد	گھمٹالہ	مدفون بھلوال شریف۔ سرگودھا
۸۷	میاں خادم الدین	〃	
۸۸	میاں فقیر محمد	گوئندکے	
۸۹	میاں قطب الدین	لدھا	متصل سیالکوٹ
۹۰	سائیں عطر شاہ خلیفہ	لویوالی	
۹۱	مولوی عبدالرحمٰن	نوہ رانوالی	
۹۲	مولوی عبداللہ	〃	
۹۳	میاں محمد بخش	پاچھی کے	
۹۴	میاں احمد دین نومسلم	مجیٹھا	
۹۵	سائیں شاہ محمد فقیر	مدھریانوالہ	
۹۶	سائیں گلاب شاہ خلیفہ	مردانہ	ضلع سیالکوٹ
۹۷	سائیں امام شاہ خلیفہ	〃	〃
۹۸	سائیں رمضان شاہ خلیفہ	مزنگ	لاہور
۹۹	سائیں پیر شاہ	مغل	
۱۰۰	سائیں کریم شاہ	للکھانوالہ	
۱۰۱	سائیں جوغلے شاہ	للوکے حک	
۱۰۲	سائیں عیدے شاہ ارائیں	بھلووالہ	
۱۰۳	سائیں بودے شاہ	مہیں	

Marfat.com

۱۰۴	سائیں یقین شاہ	میانہ چک	
۱۰۵	میاں محمد دین	〃	
۱۰۶	سائیں نتھو شاہ ارائیں	نانکے چک	ضلع سیالکوٹ
۱۰۷	میاں کرم شاہ کشمیری	واگے	〃
۱۰۸	سائیں مست مجذوب	〃	〃
۱۰۹	میاں وسن ماچھی عرف کھوکھر بانیِ وسن پورہ۔	وسن پورہ	ضلع لاہور
۱۱۰	سائیں گوہر شاہ	ھرئو لا	
۱۱۱	سید بلند شاہ	ھیئر	ضلع سیالکوٹ
۱۱۲	حافظ نور الدین	〃	〃
۱۱۳	سائیں مستان علی۔ سیرانی درویش۔		

مدحیہ اشعار | آپ کی توصیف میں آپ کے مرید دیوان مست عمر نوشاہی نے بہت کچھ لکھا۔ یہاں اُن کی مدحیہ سیحرفی سے تین حروف کے اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

ت تکیا نور انوار شعلہ مکھ پیر دا عین جمال سرور
فنا فی الرسول وجود دا عین مظہر میرے پیر دا شان وصال سرور
سُندر پور دا الا سُندر، وچ دلیاں زلفوں چمکدا نور کمال سرور
مست عمر فنا فی اللہ دا وصل دائم ظاہر جگ وچ نور مثال سرور

ث ثابت جہان وچ شان مظہر غوث پاک دے گھر دا ایہ لال سوہنا
جدھیاں پنج پُشتاں پاک دی مظہر نوری چمکدا عجب جمال سوہنا
علی پاک دا فقر نواب غنی ھر قدم جدھا بے مثال سوہنا
مست عمر سر تاج سوہے وندا اے چمک چمک کوہ طور کمال سوہنا

Marfat.com

ج جان قربان فدا دل توں لکھ عاشق ہوشان منا وندے نے
تن من دھن نوں کرن قربان عاشق گیت میا نصاحب دا لاگا وندے نے
الفیاں عشق دیاں گلاں وچ پا پھر دے پلکھو والیا ذکر سنا وندے نے
مست عمر سردار یاں دا رہتھیں نواب علی دے شیدا سدا وندے نے ۱۰ھ

تاریخ وفات | میاں نواب علی شاہ صاحب کی عمر بقول صاحب قادری بوستان ایک سو دس ۱۱۰ سال تھی۔ ۱۱ھ آپ کی وفات سوموار دوسری ۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ۱۲ھ ایکہزار تین سو تیئیس ہجری مطابق آٹھویں مئی ۱۹۰۵ء ایکہزار نو سو پانچ عیسوی میں بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۷ھ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا روضہ مبارک سندر پور شریف ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شاہ ذی وقار" ۱۳۲۳ھ

۱ھ قادری بوستان ص ۵۶ ۱۱ھ ایضاً ص ۹۰۔ ۱۲ھ آپ کے مرید سعید بلند شاہ ساکن ھیہ نہ ضلع گجرات سے منقول ہے کہ میاں نواب علی صاحب سندر پوری رح نے وفات سے چند روز پہلے فرمایا تھا کہ جو شخص سوموار کو چاند کی دوسری تاریخ کو فوت ہوگا وہ غوث وقت ہوگا۔ چنانچہ آپ اسی تاریخ کو فوت ہوئے۔ (فیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۱۰۰)

Marfat.com

مختصر تذکرۂ اولادِ میاں نواب علی شاہ

سُندر پوری ح

- میاں نواب علی شاہ سندر پوری کے پانچ بیٹے تھے۔ میاں محمد شاہ۔ میاں انور شاہ لاولد میاں حسین شاہ۔ میاں چراغ شاہ اور میاں محمد فاضل لاولد۔

- میاں محمد شاہ کا مزار جھارانوالہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ان کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام نبی میاں شیر محمد۔ میاں عطا محمد اور میاں غلام حسن۔

- میاں غلام نبی کا ایک بیٹا محمد بشیر موجود ہے۔

- میاں شیر محمد ولد محمد شاہ کے چار لڑکے۔ محمد طفیل۔ محمد رشید۔ محمد حفیظ اور عبدالعزیز موجود ہیں۔

- میاں حسین شاہ ولد میاں نواب علی شاہ کے تین بیٹے تھے۔ میاں محمد صالح۔ میاں محمد عظیم اور میاں غلام محی الدین۔

- میاں محمد صالح کے تین بیٹے صاحبزادہ الطاف حسین۔ محمد فضیلت اور محمد عظیم اسوقت ۱۳۸۲ھ میں موجود ہیں۔

- میاں چراغ شاہ ولد میاں نور علی شاہ کے چھ بیٹے ہوئے۔ میاں خادم پیر۔ میاں غلام رسول۔ میاں غلام مصطفیٰ میاں محمد حسین۔ میاں محمد شریف اور میاں غلام سرور۔

تمام دین ملد لاکر کسار حوالوں

و با طرز دلچسپ للوف تا نگ با نوعمر "

شاہ محمد سمرا " مرید اُنور علی سندر پوری ح

Marfat.com

شجرۂ فقرائے میاں نواب علیشاہ سُندرپوری

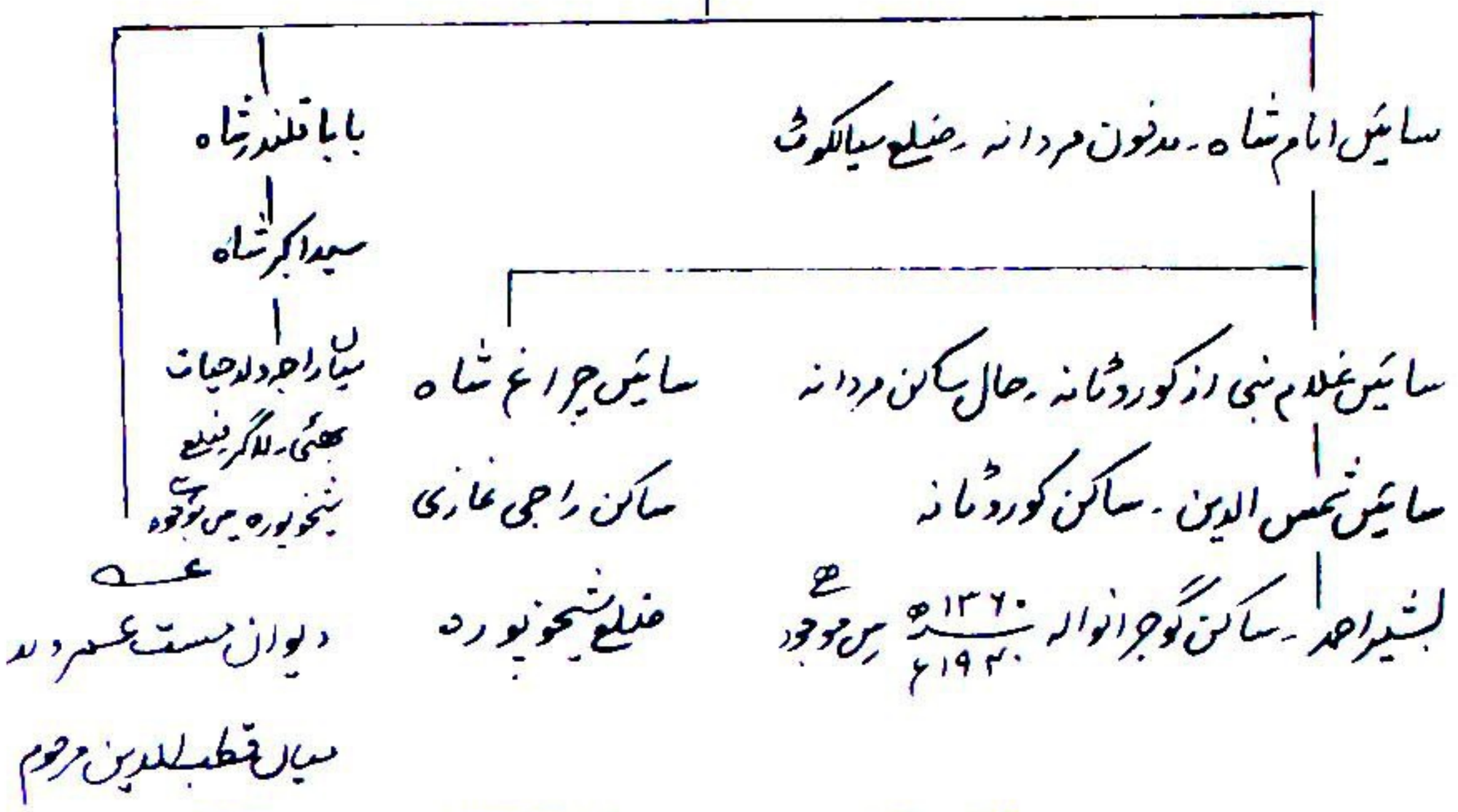

عہ ان کی سکونت مضافات گوجرانوالہ میں بجانب مشرق کوٹلی مغلاں ۔ المعروف کوٹلی گنڈھیاں میں ہے ۔ صاحب مسلم ہیں ۔ پنجابی اشعار کہتے ہیں ۔ ان کی متعدد تصانیف موجود ہیں ۔ جن کے نام یہ ہیں ۔

۱ ۔ ہمار دیوان ۔ مطبوعہ کوہ نور ٹیوکیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور ۔ صفحات ۲۶۴ اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں ۔ سیحرفیہائے ۔ در بیان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ در بیان ابوبکر صدیق رض ۔ عمر فاروق رض ۔ عثمان غنی ۔ علی المرتضےٰ ۔ حسن حسین ۔ واقعہ کربلا ۔ نوشہ غوث اعظم داتا گنج بخش ۔ نوشہ حاجی گنج بخش ۔ پیر محمد سچیار ۔ شاہ عبدالعزیز ہواری ۔ متفرقات ۴ عدد ۔ سیحرفی ہائے ہدے ۷ عدد ۔ سیحرفیہائے عشقیہ ۵ عدد ۔ سیحرفی ہدے ایکعدد ۔

۲ ۔ سخن دیوان ستر عرفان ۔ مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۔ صفحات ۸۰
اس میں حمد منقبت دوہڑوں میں ۔ اور اشعار رموز تزکیہ نفس کے متعلق ہیں ۔

۳ ۔ اذکار جنیدی مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۔ صفحات ۶۴ ۔
اس میں کلمہ شریف ۳ عدد ۔ درود شریف ۱۴ عدد ۔ نعت ۲ عدد ۔ سلام بحضور سرور کائنات سید ابرار ۔ اوصاف محبوب سبحانی ۔ فریاد بنام غوث اعظم ۔ ثنا بنام غوث اعظم ثنا و میاں نواب علی

Marfat.com

سندر پوری ۲ عدد - ھدُسے - پربھات - شکریہ عشق - شجرہ شریف قادری گنج بخشی ۵ عدد -
دعائے ختم قادری -

۴ - نسیم حمیدی - مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۱۹۵۱ء - صفحات ۵۶

اس میں مضامین ذیل درج ہیں - کلمہ شریف - ثنا - سید الکونین - نعت شریف ۶ عدد - شانِ چہار یار
شانِ علی مرتضٰے - اوصافِ علی مرتضٰے - شانِ حسن و حسین - شانِ غوث اعظم - اوصاف
غوثِ اعظم ۵ عدد - اوصافِ میاں نواب علی ۳ عدد - سلام بر جماعتِ قادریہ - پہاری ۲ عدد
سیٹھی - ہُدے ۲ عدد - ہدایات - ہدے ۸ عدد - سلام بر رسول اللہ - درود شریف ۲ عدد
چوہڑی نامہ - دعا بدرگاہ قاضی الحاجات - ایمان و عقیدہ - دعا - ہدایات برائے سالکانِ قادری

۵ - قادری بوستان - مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء

اس میں اپنے مشایخ طریقت کی مدحیات اور میاں نواب علی سندر پوری کے کرامات وغیرہ درج ہیں
دیوان مست عمر اسوقت ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں موجود ہیں - ان کے چند اشعار حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح کی
مدح میں بطور نمونہ کلام درج کئے جاتے ہیں :-

مدھو وصل دا پیتا شوقوں نوشہ نام دُھرایا — وچ پنجاب ایہ ظاہر ہویا رتبہ عالی پایا
نوشہ حاجی پیر بہادر گنج بخش جگ جانے — لکیا چھپیا فقرہ یارو لکھاں اُس مستانے
نوشاہیاں دا تاج مبارک نوشہ حاجی بھائی — جسدی نظر مبارک وچوں کھُلے سر خدائی
لکھاں مُردے کیتے زندہ عجب تاثیر گرامی — قوت دین نبی دی یارو جانن خاص عوامی
وحدت والیاں اُن پیریاں وچ پنجابے لایاں — جسدیاں خوشبو یار کیا یارو کرن تاثیراں آیاں
مست عمر نہ ختم اوصافاں لکھ عاقل جے لگن، — عقلوں سمجھوں شان نرالا ادراک ہلاون تھکن

وچ دربار عجز نیاں کجھ یارو ہتھ نہ پیلے
عشق اوصافاں کھول سُنانداں آوے کر کر ہلے عہ

عہ فیض محمد شاہی قلمی جلد چہارم ص ۳۴۸ - شرافت نوشاہی -

Marfat.com

(۷۴)

نورالدینؒ

حکیم فقیر سید نورالدین بخاری برقندازی لاہوری رح

آپ کا لقب خلیفہ صاحب تھا۔ آپ حکیم فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری برقندازی ابن سید غلام شاہ بخاری لاہوری رح کے تیسرے بیٹے تھے۔ بیعت و خلافت فقیر فضل الدین برقندازی۔ ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ مدفون احاطہ ظاہر بندگی لاہوری رح سے پائی۔

تاریخ ولادت | آپ کی ولادت اکیسویں شعبان ۱۲۰۵ھ[۲] ایکہزار دوسو پانچ ہجری میں بمقام لاہور ہوئی۔[۱] اس کے مطابق پچیسویں اپریل ۱۷۹۱ء[۲۵] ایکہزار سات سو اکانوے عیسوی تھا۔ مادۂ تاریخ ہے۔ "خورشید انجلا"

امارت و فقیری | آپ لاہور کے عظیم الشان امراء و رؤسا میں سے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے معتمد خاص تھے۔ چندے سیالکوٹ اور جالندھر کے گورنر رہے۔ مہاراجہ آپ کا بہت احترام کرتا تھا۔ آپ باوجود امارت کے اپنے لئے فقیر صاحب کا لقب پسند فرماتے تھے۔

طبی کمالات | طب آپ کا آبائی پیشہ تھا۔ ڈاکٹر مارٹن سے انگریزی دوا سازی سیکھی۔ رنجیت سنگھ کے سرکاری دواخانہ کے نگران تھے۔

آپ فن دوا سازی میں بہت کامل تھے۔ قسم قسم کے عرقیات اور [illegible] غریب معجونیں۔ پُرلطف گولیاں۔ نفیس پھکیاں اور بہترین دوائیاں مہاراجہ صاحب کے استعمال کے واسطے تیار کرتے۔

---

[۱] بیاض خاندان فقیر صاحبان قلمی۔ مملوکہ [illegible] مغیث الدین بخاری اردل بھاٹی دروازہ لاہور [illegible]

Marfat.com

اس کے علاوہ افغانستان کی طرف سے میوہ جات منگانے کا اہتمام۔ اور شالامار باغ کی حفاظت۔ اور خزانے اور توشہ خانہ وغیرہ جن میں لاکھوں روپیہ کا قیمتی سامان قلعہ شاہی میں ہے۔ اس کی نگہبانی۔ اور مقدمات لاہور کے سب کاروبار کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ [۲]

سجادگی و خلافت آپ اپنے سب بھائیوں میں صورت و سیرت میں اپنے والد صاحب سے زیادہ مشابہ تھے۔ اس لئے بڑے بھائیوں نے رضامندی سے آپ کو والد کی خلافت و سجادہ نشینی تفویض کی اور حضرت نوشہ صاحب کا خرقہ و کلاہ جو خاندان میں تبرکاً چلا آتا تھا وہ بھی آپ کو ملا۔ بلکہ تمام نوادرات آپ کی تحویل میں دیئے گئے۔ مفتی علی الدین بن خیر الدین لاہوری رح کتاب عبرت نامہ جلد دوم [۲] میں لکھتے ہیں۔

"بدرجہ ثالث فقیر نور الدین اسم با مسمی بود۔ ہر دو صاحبان کلان بدستار خلافت سجادہ نشینی جا بجائے پدر خود فقیر غلام محی الدین خلیفہ نور الدین را کردہ بودند کہ ہم صورت و ہم سیرت نسبت بوالد خود داشتند۔ و لہذا چوں انگشت خنصر۔ بخاتم اہل شرع ترجیح دادہ مفتخر گردانیدہ اند و بعطیات الٰہی و افضال نامتناہی تبرکات اغراز کہ از خاندان غلام محمد چشتہ بدست آمدہ بود۔ الفی و کلاہ ملبوسہ حاجی نوشہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز بخلیفہ صاحب موصوف تفویض نمودند۔ و از تبرکات ایشاں صدہا فیضیاب و کام گیر گنوز معانی و اعلانی گردیدہ و میگردانند" [۳]

باغ فقیر نور الدین "باغ راجہ دینا ناتھ سے مشرق کی طرف میں پاؤ کوس پر یہ باغ بھی بعہد زریڈنٹی آباد ہوا تھا۔ مگر اتمام کو نہیں پہنچا۔ جب دربار ٹوٹ گیا۔ اسپر تنزل واقع ہوا۔ تھوڑی مدت نہ گذری کہ نہ دیوار رہی نہ گلزار" [۴]

---

[۲] عبرت نامہ۔ جلد دوم صفحہ [۲] [۳] ایضاً صفحہ [۲] [۴] اورینٹل کالج میگزین لاہور فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۰۵۔ شرافت۔

Marfat.com

شاہ شرف کے مزار کی تعمیر رائے کنھیالعل لاہوری تاریخ لاہور میں لکھتا ہے۔

"شاہ شرف کا روضہ رنجیت سنگھ نے بھاٹی دروازہ کے آگے سے اکھڑوا دیا شاہ شرف کی لاش کا صندوق جو صحیح و سلامت نکلا تھا۔ اس چاردیواری کے اندر دوبارہ دفنایا گیا اور فقیر نورالدین کی معرفت یہ نہایت مختصر چبوترہ و چاردیواری بنائی گئی۔" [۵]

تصنیفات

آپ شاعر باکمال تھے۔ منوّر تخلص کرتے تھے۔ آپ کی تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ دیوانِ منوّر اس میں نعت ہائے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور مدحیات حضرت غوث اعظم درج ہیں۔ آخر میں پندرہ[۱۵] اشعار کا ایک فارسی قصیدہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی مدح میں لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے ؎

جنابِ حضرتِ نوشاہِ امجد　　بود لطفِ تو بیروں از حدود عد

یہ پورا قصیدہ شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں درج ہو چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

مولانا غلام قادر شائق بن مولوی شیخ احمد فاروقی رسول نگری متوفی ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء نے اپنے بیاضِ شائق میں لکھا ہے کہ یہ دیوان ۱۲۸۱ھ میں مرتب ہوا۔ یہ عبارت لکھی ہے۔

"تاریخ ترتیب دیوان فقیر نورالدین بخلص منوّر۔　　از فرید۔

مصرع گو۔ منوّر شد زمن این صحیفہ نوردین۔ ۱۲۸۱ھ"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقیر سید نورالدین کی وفات سے تیرہ[۱۳] سال بعد یہ دیوان مرتب ہوا۔

---

۵ تاریخ لاہور ص ۲۹۰۔ شرافت

Marfat.com

دیوان منور کے متعدد خطی نسخے میری نظر سے گذرے ہیں۔

۱ اول - ورق ۲۱۷ - سطور فی صفحہ ۱۵ - بخطِ نستعلیق - تاریخ کتابت ۱۲۵۹ھ

آغاز بعد بسم اللہ شریف۔

نام نامی خدا ایست سرنامہ ما طرہ بندگیش زینت عنوانہ ما

اس میں غزلیات، مثنویات اور رباعیات ہیں - یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔

۲ دوسرا - ورق ۱۳۷ - سطور فی صفحہ ۱۵ - بخطِ نستعلیق - کاتب ملک سیف الدین۔

آغاز بعد بسم اللہ شریف۔

کجا آید ز من حمدت الٰہا خدایا پادشاہی سائر العیبا شہنشاہی

۳ یہ دونو نسخے میں نے (شرافت نوشاہی نے) ۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ ۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء کو فقیر خانہ - فقیر سید مغیث الدین بخاری اندرون بھاٹی دروازہ لاہور میں دیکھے۔

۴ تیسرا - یہ نسخہ میں نے ۷ صفر ۱۳۷۱ھ ۷ نومبر ۱۹۵۱ء کو عجائب گاہ لاہور میں دیکھا تھا چونکہ وہ شیشہ والی الماری کے اندر پڑا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ لکھا نہ گیا۔

۲ - تاریخ کوہِ نور | یہ کوہِ نور ہیرا کے متعلق ہے - یہ کتاب ڈاکٹر محمد باقر استاد دانشگاہ پنجاب و رئیس قسمتِ فارسی لاہور نے مرتب کر کے ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں چھپوادی ہے۔

۳ - نیاز نامہ اہل بیت | آپ نے اپنی ساری جائداد جو اپنی ملکیت میں تھی۔ نذر اللہ تعالیٰ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے ختم شریف کے لئے وقف کردی اور اس کے لئے موجودار نوویں ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ ایکہزار دوسو چوسٹھ ہجری مطابق چھٹی نومبر ۱۸۴۸ء ایکہزار آٹھسو اٹھتالیس عیسوی کو ایک تحریر بطور نیاز نامہ لکھی۔ اس پر تیرہ اشخاص کی گواہیاں اور مواہیر ثبت ہیں۔ وہ بلفظہٖ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"درین وقت میمنت رخت کہ روز دوشنبہ تاریخ ۹ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ روز عرفہ مبارک یوم الحج است بموجب آنچہ در سابق عہد کردہ بودم۔ بایفائے وعدہ آں بصدق دل

Marfat.com

وکمال خشوع وخضوع وعجز وانکسار ونیاز وتضرع بہزاراں ہزار آداب وتسلیمات نوشتہ
ام کہ آنچہ مایطلق علیہ اسم الشیخ در ملک این بندہ گنہگار امیدوار افضال کردگار
فقیر سید نورالدین محمد بخاری مے باشد وہشت بنمالہ از حویلی ہائے وچاہ ہائے و
دکاکین واسیاں وقاطراں واقمشہ وملبوس وظروف وکتب وصحف وو ظائف
و نقود وغیرہ ہمہ نذر خدا و نیاز اہل بیت کرام نمودہ ام واین ہمہ مع این بندہ
ملک ونیاز جناب مقدس ہست. فقیر را دعوائے ملکیت نیست. وفقیر فقط تحویلدار حضور
است کہ آہستہ آہستہ بموجب حکم والا دانست خود بر موقع نیک صرف آں خواہد شد
واز ہمہ آنچہ باستعمال فقیر بیائد یا بطور عاریت خواہد بود ویا ہر چہ آیندہ از عطائے
الٰہی تصدق اہل بیت کرام فتوح شود ودر دست آید. باداے قیمت ازاں وجہ بموجب
نرخ بازار خریدہ باستعمال آوردہ خواہد شد بفضل مفضل حقیقی درین شکے وشبہے نیست
وبفضلہ تعالیٰ شانہٗ درآنچہ نوشتہ کردہ شد تفاوت نخواہد شد. بنابراں این چند
سطور در حضور مقدس نشستہ نوشتہ تدوانیدہ شد۔

صحف ۔ وظائف ۔ کتابخانہ تمام وکمال آنچہ ہستند ۔ اقمشہ تمام وکمال آنچہ ہست
ظروف ۔ حویلی ہائے ۔ چاہ ہائے ۔ دکاکین ۔ افراس ۔ قاطر ہائے ۔ [6]

"تحریر تاریخ ۹ ماہ ذیحجہ ۱۲۶۴ھ مہر عبدہٗ مرزا اکرم بیگ چغتائی عفی عنہ"

فقیر سید نورالدین بخاری مورخین کی نظر میں

آپ کے متعلق چند مورخین کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱ - پیر للہ شاہ قریشی رح نے آپ کے متعلق لکھا ہے۔

نوخوش برادری دآں منشور واظہر — یکے بہ از دگرے تالئے بہ ارزانی

---

[6] یہ نیاز نامہ خطی اصلی فقیر خانہ لاہور میں موجود ہے۔ [7] تذکرہ شعرائے پنجاب صفحہ ۱۹ شرافت

Marfat.com

۲ - مولوی احمد یار برقندازی مُرالوی رح شاہ نامہ میں راجہ گلاب سنگھ کے وزیروں میں آپ کا نام اس طرح مدحیہ کلمات سے لکھتے ہیں ؎

دراں حلقۂ تازہ گویانِ شاہ — کسے راچہ باشد سوئے من نگاہ
دراں دفترِ علم و دانشوری — کہ ہرکس نہد حرف برانوری
بہ رازِ معانی معین ست کو — خلیفہ صاحب نورالدین ست او
سخن گوہرِ سفتہ تعویذ داد — چو عُرفی فراواں تلامیذ داد ؎۸

۳ - منشی گنیش داس بڈھرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

" خلیفہ نورالدین کہ در خرد رسی — خلیفہ نورالدین صاحب عقلمندی میں پیرفنوں
پرفنون و در مکنون ست " ؎۹ — اور سچے موتی ہیں۔

۴ - مفتی علی الدین لاہوری عبرت نامہ جلد دوم[۲] میں لکھتے ہیں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے

" خلیفہ نورالدین ہر وقت یادِ حق میں مشغول۔ اور صحبتِ علما و صلحا۔ اور خدمتِ فقرا و مساکین میں اشتغال رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ بطخ پانی میں رہتی ہے جب باہر نکلتی ہے تو خشک پر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ فقر صاحب دنیا میں رہ کر دنیا کی ہوا و ہوس سے ملوث نہیں ہوئے۔ " ؎۱۰

۵ - مفتی غلام سرور لاہوری گنج تاریخ میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

" از اعاظم امرائے لاہور، مردے — آپ لاہور کے بہت بڑے امرا سے تھے۔ اور
صاحبِ علم و حلم و سخاوت و لطف و کرم — صاحبِ علم، حلم، سخاوت، مہربانی اور بخشش
بود در علم طب ید طولے داشت مہاراجہ — تھے۔ علمِ طب میں کمال رکھتے تھے۔ مہاراجہ
رنجیت سنگھ او را بسیار محترم داشتے " ؎۱۱ — رنجیت سنگھ آپ کی بڑی قدر کرتا تھا۔

؎۸ فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم[۲] ص ۵۴۵ - ؎۹ چار باغِ پنجاب قلمی۔ ورق ۱۴۰۔
؎۱۰ عبرت نامہ جلد ۲ - ص ۸۴ - ؎۱۱ تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۴۷ - شرافت۔

Marfat.com

۶ ۔ رائے کنہیا لعل لاہوری ۔ تاریخ لاہور میں لکھتا ہے ۔

"خاندان فقیر صاحبان ۔ یہ خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد سے معزز و مکرم چلا آتا ہے ۔ تینوں بھائی فقیر عزیز الدین و نور الدین و امام الدین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں رکن رکین تھے ۔ اقتدار حد درجہ سے زیادہ تھا ۔ ان کے گھر شفاخانہ اور مدرسہ جاری تھا ۔ اور لوگ مفت تعلیم پاتے تھے ۔ صورت اعلیٰ ان کا غلام شاہ تھا ۔ اس کا بیٹا غلام محی الدین تھا ۔ . . . . نذیر نور الدین الخ "

۷ ۔ خواجہ عبد الرشید کراچوی ۔ تذکرہ شعرائے پنجاب میں لکھتے ہیں ۔

" (۳۹۵) منور ۔ فقیر نور الدین لاہوری ، حکیم فقیر نور الدین طبیب خاص مہاراجہ رنجیت سنگھ بود ۔ . . . . . اشعار منور بدستم نرسیدہ اسف را بر دریت کہ شنیدہ ام کہ دیوانش در پیش اولادش کہ در لاہور زندگی میکند قرار دارد " [۱۲]

یعنی حکیم فقیر نور الدین منور لاہوری ، مہاراجہ رنجیت سنگھ کے طبیب خاص تھے ۔ منور کے اشعار میرے ہاتھ نہیں لگے ۔ میرے سننے میں آیا ہے کہ آپ کا دیوان آپ کی اولاد کے پاس لاہور میں موجود ہے ۔

۸ ۔ لعوتن لاہور نمبر ص ۸۱۱ میں ہے ۔

" فقیر نور الدین منور ۔ یہ فقیر عزیز الدین آزاد وزیر خارجہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے چھوٹے بھائی تھے ۔ رنجیت سنگھ کے سرکاری دواخانہ کے نگران تھے ۔ انہوں نے ڈاکٹر مارٹن سے انگریزی دواسازی سیکھی تھی ۔ شعر کہتے تھے ۔ اور منور تخلص تھا ۔ "

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے ۔

۱ فقیر سید شمس الدین صاحب ، متوفی ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء

۲ فقیر سید ظہور الدین صاحب ، متوفی ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

---

[۱۲] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۴۷ ۔ شرافت

Marfat.com

۳ فقیر سید قمر الدین صاحب رح متولد ۱۲۴۲ھ ۱۸۲۶ء

۴ فقیر سید حفیظ الدین صاحب رح متولد ۱۲۴۴ھ ۱۸۲۹ء

فقیر خاندان کے تاریخی نوادر

پروفیسر یوسف جمال انصاری۔ نقوش لاہور نمبر ص ۱۰۴۴ میں بعنوان بالا کے ماتحت لکھتے ہیں۔ انہیں کی عبارت یہاں نقل کی جاتی ہے۔

"لاہور کے قدیم خاندانوں میں فقیر خاندان کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اس خاندان سے علم و فن کی سرپرستی کی جو روایات وابستہ ہیں۔ ان کی مثال کسی دوسرے خاندان میں ملنا مشکل ہے۔ فقیر خاندان کی حویلی جو بھاٹی دروازہ میں واقع ہے ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کو مخزن نوادر کہنا بجا ہوگا۔ سکھ دور حکومت میں اس خاندان کے مورث اعلیٰ فقیر سید عزیز الدین اور فقیر سید نور الدین نے جو اہم کردار ادا کیا۔ اُسے پنجاب کی تاریخ میں بھلایا نہیں جا سکتا۔ مشہور ہے کہ ۱۷۹۹ء (۱۲۱۴ھ) میں مہاراجہ رنجیت سنگھ آشوب چشم میں مبتلا ہوا اور اُس نے لالہ حاکم رائے کو علاج کی غرض سے طلب کیا۔ لالہ حاکم رائے ایک حاذق طبیب تھے۔ انہوں نے اپنے شاگرد فقیر سید نور الدین کو مہاراجہ کے علاج کی خدمت تفویض کی۔ مہاراج حکیم نور الدین سے اسقدر متاثر ہوا کہ اس نے ایک جاگیر بخشش دی اور مستقلاً اپنے عملے میں شامل کر لیا۔ حکیم نور الدین فقط طبیب ہی نہ تھے وہ بڑے صلاحیتوں کے مالک تھے۔ مہاراجہ سے ان کا تعلق مدت العمر رہا۔

انہوں نے اپنے بڑے بھائی فقیر سید عزیز الدین کو بھی مہاراجہ کی خدمت میں پیش کیا۔ رفتہ رفتہ فقیر صاحبان مہاراجہ کے مزاج میں اتنے دخل انداز ہو گئے کہ حکومت کا سیاہ و سفید انہیں کے ہاتھ میں آ گیا۔ یہاں تک کہ مہاراجہ کے ذاتی اور خاندانی معاملات میں بھی انہیں کی رائے چلنے لگی۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ان کو بیش بہا تحائف دیئے۔ جو آج فقیر خانہ کی زینت ہیں

Marfat.com

اُن دِنوں ہندوستان کے بڑے حصے پر انگریزوں کا تسلّط قائم ہو چکا تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے ہندوستانی مقبوضات پر حکومت کرنے کے لئے جو گورنر جنرل مقرر ہو کر آئے۔ انہوں نے رنجیت سنگھ سے تعلقات قائم کئے۔ اسی سلسلے میں دونوں جانب سے فقیر سید عزیز الدین کی خدمات حاصل کی گئیں نتیجہ یہ ہوا کہ انگریز گورنر جنرلوں نے بھی فقیر صاحب کو متعدد قیمتی تحفے دیئے جو آج تک اس خاندان کے پاس ہیں۔ فقیر خاندان خود بھی تاریخی نوادر جمع کرنے کا شوق رکھتا تھا۔ تحائف سے قطع نظر اس خاندان کے سربراہوں نے اپنے ذوق کی بنا پر بہت سی ایسی چیزیں حاصل کیں جن کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔ غرضکہ فقیر خانہ بجا طور پر نوادر کا خزانہ ہے۔ یوں تو پرانے خاندانوں میں نوادر کا پایا جانا اُن خاندانوں کی عظمت کی دلیل ہے۔ اور لاہور کے دوسرے قدیم گھرانوں میں بھی نایاب فن پاروں کی کمی نہیں۔ لیکن اس باب میں فقیر خانے کو جو فضیلت حاصل ہے وہ کسی اور خاندان کے حصے میں نہیں آئی۔

تاریخی نوادر کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ مال و دولت اور سونے چاندی کے انبار دیکھ کر دل میں حسد کا جذبہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ زر اپنے خزانوں کو چھپا کر رکھتے ہیں۔ مبادا دیکھنے والے کے دل میں حسد کی آگ مشتعل ہو جائے اور اس کی نیت میں فساد نہ پیدا ہو جائے۔ لیکن علم و فن کے قیمتی شہ پارے، یا نوادر ایسے دیکھنے والے کے دل میں حسد یا لالچ نفسیاتی طور پر پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے علم و فن کے شہ پارے تہذیبِ نفس کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہیں۔ ان پر ایک نظر ڈالنا۔ ادا [illegible] تسکینِ روح کا موجب ہوتا ہے۔ اور ہم [illegible] جو علمی اور فنی خزانوں کے مالک ہیں۔ اس لائق ہیں کہ ان کے ساتھ اظہارِ شکر گذاری کیا جائے کہ انہوں نے علم و فن کے ایسے نمونوں کو جمع کیا ہے۔ محفوظ رکھا۔ اور ہماری رسائی ان تک ہوئی۔ تاریخی نوادر کی علمی حیثیت یہ ہے کہ ان میں بیشتر اشیاء [illegible]

Marfat.com

کے قابل قدر نمونے ہوتے ہیں۔ اور فنی شاہکار ہونے کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان نمونوں کے ساتھ دستکاری اور صناعی کی پوری تاریخ وابستہ ہوتی ہے ہر نمونہ کس دور کی نمائندگی کرتا ہے اور کس مکتب فکر سے متعلق ہے۔ گویا ہر نمونے میں ایک دور کی تاریخ کا نچوڑ ہوتا ہے اور ہر نمونہ کسی فن کار کی بہترین کوششوں کا انفرادی نتیجہ بھی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے فقیر خانے کے نوادر کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے کہ ہمارے زمانے میں یہ ذخیرہ تہذیب نفس کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ محض تاریخی حیثیت سے بھی مورخ ان نوادر کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان سے سکھ دور میں سکھ مسلم تعلقات پر روشنی پڑتی ہے اور سکھ حکمرانوں کا ذوق طبع اور سکھ دور حکومت میں علم و فن کی سرپرستی کا حال بھی معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم اس نتیجہ پر بھی پہنچتے ہیں کہ اس خاندان کے سربراہوں کا فنی ذوق کتنا بلند تھا۔ اور ہے۔ کیونکہ ہر زمانے میں اس کے سربراہ اس ذخیرے میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ فقیر سید جلال الدین مرحوم کے بعد اب میجر فقیر مغیث الدین اس خزانے کو بڑھا رہے ہیں۔

لاہور کے فقیر خانے کو آرٹ میوزیم بنانا مناسب ہوگا۔ اس میں نقاشی۔ مصوری منیئیچر کاری۔ قالین بافی۔ ظروف سازی۔ خطاطی۔ چوبی نقش کاری۔ مجسمہ سازی وغیرہ بیش قیمت نمونوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ ملکہ وکٹوریہ۔ لارڈ ایلمہرسٹ۔ لارڈ اک لینڈ۔ لارڈ ایلن برا۔ لارڈ ہیسٹنگز۔ لارڈ ولیم بنٹنگ۔ لارڈ ہارڈنگ۔ اور دوسری عظیم شخصیتوں نے اس خاندان کے سربراہوں کو وقتاً فوقتاً تحفے میں دیئے۔ ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے جو سلسلہ تحائف اس خاندان کو موصول ہوا۔ اس میں ملکہ وکٹوریہ کی وہ قیمتی تصویر بھی شامل ہے جس کا فریم خالص سونے کا تھا اور گھڑی بھی شامل ہے جو اندھیرے میں بھی وقت بتاتی تھی۔ ملکہ نے فقیر نورالدین کے لئے ایک گھوڑا گاڑی بھی بھیجی تھی۔ جو لاہور کی سڑکوں پر استعمال نہ کی جا سکی۔ اور اسے فروخت

Marfat.com

کر دیا گیا۔ ملکہ کی طرف سے لارڈ منٹو نے جو ان دنوں گورنر جنرل تھے فقیر نورالدین کو ایک توپ بھی تحفے میں دی جس میں ایک دھوپ گھڑی لگی ہوئی ہے۔ دن کے بارہ بجے اور توپ خود بخود چل گئی۔ یہ توپ اس خاندان کے پاس اب بھی موجود ہے غرضیکہ ملکہ کی تصویر۔ گھڑی اور خود کار توپ کا شمار نہ صرف نوادر میں ہوتا ہے بلکہ انگریز حکمرانوں اور فقیر خاندان کے باہمی تعلقات کا بھی ایک بین ثبوت ہے۔ اسی طرح مہاراجہ رنجیت سنگھ کا پیش کردہ قرآن پاک کا ایک نسخہ بھی نوادر میں شامل ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے ایک غریب خوشنویس نے اس کی کتابت کی تھی۔ اور عمر بھر کی عرق ریزی سے اس پر نقش و نگار بنائے تھے تقطیع اور وزن کے اعتبار سے اس نسخے کا اٹھانا آسان نہ تھا۔ چنانچہ اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب غریب خوشنویس ایک گاڑی میں رکھ کر یہ نسخہ ریاست ٹونک کے حکمران کے پاس لے جانے کی نیت سے روانہ ہوا اور قلعہ لاہور کے نیچے سے گذرا تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی نظر اس پر پڑی۔ مہاراجہ نے خوشنویس کو جاگیر کے علاوہ گیارہ ہزار روپیہ نقد انعام دیا اور یہ نسخہ فقیر نورالدین کو پیش کر دیا۔ مہاراجہ کے تحائف میں ایک بیش بہا مالا بھی شامل ہے جس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ ایک بار فقیر نورالدین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے محل میں بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے۔ اس وقت مہاراجہ بھی مالا جپنے میں مصروف تھے تسبیح پڑھنے کا اسلامی طریقہ چونکہ مالا جپنے سے مختلف ہے تسبیح دائیں سے بائیں کو۔ اور مالا بائیں سے دائیں کو پھیرتے ہیں۔ اس لئے اچانک مہاراجہ نے پوچھا کہ فقیر صاحب! ان دونوں طریقوں میں سے کونسا درست ہے اور مستحسن ہے فقیر نورالدین بلا کے حاضر جواب تھے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں طریقے نہایت مناسب ہیں۔ مہاراج کا طریقہ وہ ہے کہ جس سے خدا اپنے بندوں کو مالا مال کرتا ہے۔ اور میرا طریقہ وہ ہے جس سے شیطان دور رہتا ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ اس جواب سے اتنے خوش ہوئے کہ اپنی قیمتی مالا گلے سے اتار کر فقیر صاحب کی گود میں ڈال دی۔۔۔۔۔۔ قرآن مجید

Marfat.com

کا وہ نسخہ اور مہاراجہ کی مالا ایسے تحائف ہیں جن سے فقیر خاندان کے سکھ حکمرانوں کے ساتھ باہمی تعلقات پر تاریخی روشنی پڑتی ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے الطاف وعنایات کا سلسلہ اتنا طویل ہے کہ اس کے دیئے ہوئے تحفوں کی فہرست بنانا بھی مشکل ہے۔

فقیر خانے میں اسلامی نوادر کا ایک وقیع ذخیرہ ہے۔ قرآن مجید کے نادر نسخے ساٹھ کے قریب ہیں، ایک نسخہ تو جناب علی رضؓ کے ہاتھ کا ہے۔ اسی طرح ایک نسخہ امام حسنؓ۔ اور ایک امام حسینؓ کے ہاتھ کا ہے۔ اسی طرح دوسرے ائمہ اطہار کے قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔ ان نادر و نایاب قلمی نسخوں کی زیارت روح ایمان کو بالیدہ کرتی ہے۔ اور ثواب دارین کی مستوجب ہے۔ علاوہ ازیں فقیر خانے میں مختلف زبانوں اور مختلف رسم الخط کے قرآن مجید ہیں۔ ثواب دارین کے علاوہ اسلامی خطاطی کے نقطہ نظر سے بھی قرآنی نسخوں کا یہ ذخیرہ قابل لحاظ ہے۔ فقیر خانے کے ذخیرے میں کم وبیش ۶۰ تبرکات ایسے ہیں کہ نویں محرم کو ہر سال ان کی نمائش کی جاتی ہے اور ان کی زیارت کے لئے دور نزدیک سے لوگ آتے ہیں۔ یہ تبرکات بالکل نایاب ہیں۔ اور اپنی مثال آپ ہیں۔ تبرکات سے قطع نظر کوئی ۲۰۰ چھ سو قلمی کتب اور ساڑھے چار سو قطعات ہیں۔ قلمی کتب کے ذیل میں ڈیڑھ سو کے قریب ایسی کتابیں آتی ہیں۔ جو بالکل غیر مطبوعہ اور نایاب ہیں، قطعات میں عبدالرشید دیلمی۔ میر علی، جگن ناتھ آبری۔ عبداللہ الحسینی۔ یاقوت مستعصمی میر عماد۔ ابوالبقاء للوسوی۔ حافظ نوراللہ۔ حافظ ابراہیم۔ پیر علی۔ میر محمد امیر پنجہ کش آغا مرزا۔ رحیم اللہ۔ محمد عاقل۔ امجد الحسینی۔ امام ویردی۔ محمد یعقوب۔ مرزا احمد علی۔ عباد اللہ۔ فتح علی للتانی۔ حیدر علی بخش۔ فضل الدین صحاف۔ عبدالمجید پروین رقم۔ خلیفہ سید احمد۔ خلیفہ نور احمد۔ تاج الدین زریں رقم۔ شیخ احمد۔ ملک علی محمد وغیرہم کے ہیں۔ اور دو سو ۲۰۰ نایاب تاریخی دستاویزات ہیں۔ جو سکھ حکومت کے متعلق ہیں۔

تصاویر کے اعتبار سے فقیر خانہ گویا نگار خانہ ہے۔ ان کی تعداد چار سو سے کم نہ ہوگی مغل اسکول۔ راجپوتانہ اسکول۔ دکن اسکول۔ کانگڑہ اسکول۔ اور سکھ اسکول کی نایاب

Marfat.com

قلمی تصاویر سے فقیر خانہ مزین ہے۔ ان میں ایک قلمی تصویر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے راہوار (لیلےٰ) کی ہے۔ اس گھوڑے کو حاصل کرنے کی خاطر مہاراجہ کو پشاور کے گورنر سردار یار محمد خاں سے جنگ آزمائی کرنا پڑی تھی۔ منفرد تصاویر کے ساتھ سکھ حکمرانوں کا شغف سکھ مسلم تعلقات کے شگفتہ ہونے کی دلیل ہے۔ لکڑی اور ہاتھی دانت پر کام کے بعض نہایت اچھے نمونے یہاں نظر آتے ہیں۔ لکڑی پر منبت کاری۔ اور ہاتھی دانت پر مرقع کاری کے نولی سونے ہوں گے۔ ہاتھی دانت پر شاہجہان اور ممتاز محل کے دربار کا نقش ان میں خاصے کی چیز ہے۔ دلیتم پر مصوری کے کوئی ڈیڑھ سو نمونے ہوں گے جن میں سے بعض چینی اور جاپانی ہیں، جن روس۔ جاپان اور ایران کے بنے ہوئے تقریباً تین سو چینی کے ظروف ہیں۔ ایرانی اور ہندوستانی قالین سازی کے ساٹھ نمونے ہیں۔ ہندوستانی قالینوں میں وہ قالین بھی شامل ہیں جو خاص لاہور کے بنے ہوئے ہیں۔ ایرانی قالین ایران کے مختلف خطوں کی کاریگری کے شاہکار ہیں۔ پتھر اور انگشتریوں پر خطاطی کے بے نظیر نمونے موجود ہیں۔ ایک انگشتری پر تو ہندوستان کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ اس انگشتری کی بھی عجیب داستان ہے۔ خلیج بنگال پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ چڑھتے چاند کا زمانہ تھا۔ بادلوں کی شکل ہندوستان کے نقشے کی سی تھی۔ اس نظارے کا عکس انگشتری پر اتار لیا گیا۔ یہ انگشتری کشمیر کے متعلق قدرت کی پیشگوئی کا نقش پیش کرتی ہے۔ ہندوستان کے اس نقشے میں کشمیر کا حصہ شامل نہیں ہے۔ یوں بھی چڑھتا چاند پاکستان کا قومی نشان ہے۔ جب چاند چڑھے گا تو کشمیر ہمارا ہو گا۔ یہی قدرت کو منظور ہے۔ اور انگشتری کی پیشینگوئی بھی یہی ہے۔ پتھر اور مختلف دھاتوں کے مجسموں کی بھی قطعاً کمی نہیں۔ پتھر کے بت۔ گندھارا۔ قدیم ہندو طرز بت تراشی۔ چینی و اطالوی مجسمہ سازی۔ غرض مختلف ادوار اور زمانوں کے مجسمے ہیں۔ برونس۔ کلاڈونی۔ پیتل اور تانبے کے پرانے برتن بھی ہیں۔ کوئی پچاس قدیم مہریں۔ اور ایک ہزار ایرانی۔ یونانی۔ مغل اور سکھ دور کے سکے ہیں۔ مختلف قیمتی پتھروں کی کوئی ستر تسبیح اور مالائیں۔ کشمیری شال۔ جادر

Marfat.com

سوزنیاں۔ چمچے۔ میز۔ کرسیاں۔ تپایاں۔ مینٹل پیس۔ ملا جُلا کر سینکڑوں کی تعداد تک پہنچتے ہیں۔ قدیم اور نایاب اسلحہ کے نمونے بھی یہاں موجود ہیں۔ یعنی تلوار۔ تیر۔ خنجر۔ خود وغیرہ فقیر خانہ کیا ہے۔ عجائب گھر ہے۔ کس کس چیز کو گنوایا جائے اور کس کس کو بیان کیا جائے۔ اسی لئے ہم نے اس مختصر سے تعارف پر قناعت کی ہے۔ ورنہ پورے بیان کے لئے دفتر کے دفتر درکار تھے۔ "

تاریخ وفات خلیفہ صاحب فقیر سید نورالدین بخاری کی وفات بعمر تریسٹھ ۶۳ سال چوتھی جمادی الاخر سنہ ۱۲۶۸ھ ایکہزار دو سو اٹھاسٹھ ہجری۔ مطابق چھبیسویں ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۵۲ء ایکہزار آٹھ سو باون عیسوی میں بعہد سلطنت سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر ابن اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی ہوئی سنہ ۱۲ سولہ جلوسی تھا۔

اسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اس کی گورنری کا پانچواں ۵ سال تھا۔

مدفن آپ کا مزار اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور میں۔ اپنے والد صاحب حکیم فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی ثانی کی چاردیواری میں ہے۔

قطعۂ تاریخ

از مولانا مرزا محمد تقی ابن ملا خواجہ بخش صدیقی لاہوری الاصل پشاوری المسکنت،

دہ رئیس الحکما آنکہ شد استادش — ثبت بر نام دے از دالی پنجاب خطاب
مہر او مقتبس حکمت اشراق بصیح — شامگہ یافتہ مشائی از و مہ بشتاب
بوعلی را باشارات ز قانون شفا — کردہ تشریح علامات بشرح اسباب
اختیارات بدیعش ہمہ منہاج علاج — نسخۂ موجز او حاوی صد کتب کباب
تحفۂ انجمن حذاق و مفرح بقلوب — نسخۂ نفیس نفیسی بفصول و ابواب

Marfat.com

شاہِ متنِ شفا و اضعِ میزانِ دوا — مظہرِ طبِ نبی مظہرِ تدبیرِ صواب

کاملُ القدس طبیبے کہ چو عیسےٰ بشناس — ابرئی الاکمہ والابرص آمد زکتاب

دردمانش ز ترنیہِ شفاء للناس — بر لبانش لبنِ تربیتِ اُمِّ کتاب

اکبر اندر فنِ طب اصغر شاگردانش — یوسفی بندہ نشستیں کہ رقمش ہر کاب

ذاتِ عالی را نسبتِ علوی حکیم — چکنم چوں کنم اُستاد بشاگرد حساب

فلکِ پیر پئے دفعِ دوار از سر آد — بسرش چرخ ہمے زد کہ بدر یاں دریاب

ہر کہ زار ارباب حوائج بدرش حلقہ زدے — فتحِ ابواب نمودے برخش در ہمہ باب

علتِ فرسِ افلاس بحلاب فلوس — دفع میکرد ہمے داد ز دینار شراب

علم را از عملش لعوبتِ جسم بروح — عمل از قوتِ علمش چو ز مہر بتاب

نورِ دینِ نبوی تافتہ از جبہہ او — زاں منور شدہ زد مسجد و منبر محراب

از تقا یافتہ در جویش و رسیدش ز نقا — نسبِ کلُّ نقیٍّ و تقیٍّ بہ نصاب

ز اہلِ بیت آمدہ سلماں صفت اندر فنِ شعر — بحسابِ شعرا صاحبِ دیوان و کتاب

یدِ بیضا شر نمود ار چہ موسےٰ ز کلام — با کلیمش شدہ بر طورِ سخن رد جواب

ایہا الناس بدانید و ندانید خلاف — کہ تفاق ست درین نکتہ میانِ اصحاب

کہ محال ست بنزدِ حکما جمعِ دو ضد — بنہادی بتعادل و علیہ الاحباب

لیک در ذاتِ رفیع الدرجاتش دیدم — جمعِ ضدین بلاریب ز رب الارباب

فقر در عینِ غنا عینِ غنا اندر فقر — ترکِ اسباب میانِ ہمہ برگِ اسباب

حبذا گفتہ امیرے کہ مخاطب بہ فقیر — بود در حالِ ذریری ز رئیسِ پنجاب

سر و سر حلقہ ارباب فنا محویقا — فقر را فخرِ خود انگاشتہ از حسنِ بآب

لاجرم حسن بہ آبش بخدا رونے نمود — روئے در روئے خدا کرد با درد لباب

لیک افسوس کہ شد کلبۂ حکمت ویراں — وا دریغا کہ کنوں گشت شفاخانہ خراب

Marfat.com

ریخت از سلک اہلگی خیزے کاں بدہور — چنیں آب نزاید صدف از صلب سحاب

حلقۂ فقر زہم سلسلہ بگسست دریغ — وہ کہ سر حلقۂ این سلسلہ شد تحت تراب

نور از دیدۂ غمدیدۂ این دودہ افسوس — رفت چندانکہ نیاید دگر اللہ در خواب

حیف صد حیف کہ خاموش شد آن شمع طراز — آہ صد آہ کہ تاریک شد این دیر خراب

این خواجہ بخموشی گرد صبر گزین — کہ گزین تر بود از جمع صبوری بثواب

چہ کند حسرت و افسوس و چہ آید ز دریغ — بچنین وقت چنان بہ کہ زرب الارباب

مغفرت خواہ کہ یا رب بریاض جنت — حکم فرمائے کہ رضوانش کند فتح الابواب

۱۲۶۸ خلد خلد — خلد را نیز دو چندان پی او کن کہ بدہر — آمد این نکتہ زمن از پی سالش بحساب

نم مخمور خانہ حکمت ز خرابی کہ ترا — پسر آباد کند گرچہ پدر کردہ خراب

نور دین ست بعینہ چو ظہور دین ست — یخبو السبل عن اللیث بخوان نکتہ بیاب

ایکہ در باطن با طن تو در نور ظہور — ظلمت ریب نمود ست ظہوری ز نقاب

شیرہ غالبا ضعف بصر باعث بے نوری تست — مرغ عیسائی و داری ز رخ مہر حجاب

نور در عین ظہور ست و ظہور ست ز نور — دین سخن اظہر دانور بود از شمس بتاب

روشن ست این سخن و نیست در این نکتہ شکے — دگرش ہیست در این نکتہ روشن اعجاب

جعل الشمس ضیاء ز نجوم قرآں — باز خوان تا قمرت نور فشاند چو شہاب

للہ الحمد کز این شمس و قمر نورانی ست — دین حق تا بدم صور کہ شد روز حساب

باد آفاق از این شمس و قمر در شب و روز — چون شب و روز ز مہر و مہ تابندہ تاب

حافظ جملہ بود حفظ حفیظ مطلق — دولت و فقر بحکمت ہمہ را باد نصاب

---

۱۳ نقیر ظہور الدین فرزند اکبر فقیر نور الدین ۔ ۱۴ نقیر شمس الدین فرزند دوم فقیر نور الدین ۔

۱۵ نقیر قمر الدین فرزند سوم فقیر نور الدین ۔ ۱۶ نقیر حفیظ الدین پسر چہارم فقیر نور الدین ۔ شرافت

Marfat.com

منہ

رباعی

ہیہات فقیر نوردیں صاحب حال — آصف منش و مسیح دم و خضر مثال
در یافت وصال گفت رضوان پئے سال — فَادْخُلِیْ فِیْ جَنَّتِیْ۔ زہے حسن مآل
۱۲ ۶۸ ھ

قطعہ تاریخ

از گنج تاریخ تصنیف مفتی غلام سرور لاہوری ح

پر تو افگن گشت بر اوج بہشت — چوں جناب نوردیں نور الیقیں
شد۔ چراغ دیں۔ بسالش جلوہ گر — ہم بخوان۔ نور الکرامت نوردیں
۱۲ ۶۸ ھ ۱۲ ۶۸ ھ

قطعہ تاریخ

از مولانا فیض اللہ لاہوری ح

چو نورالدین خلیفہ ذوالکمالات — بجنت شد روان از حکم باری
بتاریخ وصالش فیض گفتا — کہ۔ ہے ہے سید نورالدین بخاری
منہ ۶۸ ۱۲ ھ

چو نورالدین خلیفہ عارف حق — بدرگاہ الٰہی گشت موصول
زردت بندگی سالش خرد گفت — کہ۔ نورالدین خلیفہ واہ بمقبول ۱۸
۶۸ ۱۲ ھ

۱۷ یہ دونوں قطعات تاریخ مرزا محمد تقی نیشاپوری مصنف تاریخ پنجاب فارسی قلمی کے ضمیمہ نگار سے ہیں۔ یہ ایک خطی بیاض سے لکھی گئی ہیں جو مخطوطات آدرکتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور میں ہے بنمبر کتاب ۱۵۳۴ ورق ۶۸/۶۹ شرافت

۱۸ بیاض فیض اللہ لاہوری۔ نمبر کتاب ۳۴۲۷-۲۴۲-۲۔ کتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور۔ شرافت

Marfat.com

مختصر تذکرہ اولاد خلیفہ فقیر سید نورالدین لاہوری

- فقیر سید نورالدین کے چار بیٹے تھے۔ فقیر شمس الدین۔ فقیر ظہورالدین۔ فقیر قمرالدین اور فقیر حفیظ الدین۔ پہلے تینوں صاحبزادوں کے حالات کتاب ہذا تذکرۃ النوشاہیہ کے ساتویں حصہ موسوم بہ مناہج الکبار میں لکھے جائیں گے۔ اُن کی اولاد کی تفصیل بھی وہیں آئے گی۔

- فقیر قمرالدین۔ لاہور میں آنریری مجسٹریٹ رہے نہایت نیک و خلیق تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ فقیر جلال الدین اور فقیر ظفرالدین۔

- فقیر جلال الدین کے دو بیٹوں فقیر حسن الدین اور فقیر حسین الدین کے اسماء گرامی تاریخ جلیلہ میں ذکر ہوئے ہیں مگر حیات مزید میں چار بیٹے مغیث الدین۔ معز الدین۔ علیم الدین اور صلاح الدین لکھے ہیں۔

- فقیر حفیظ الدین دلنواز الدین کے ایک بیٹے فقیر اقبال الدین کا نام تاریخ لاہور کے صفحہ پر آتا ہے

انتباہ

- خلیفہ فقیر سید نورالدین کی ساری اولاد کا شجرہ دستیاب نہیں ہوا جسقدر ملا ہے لکھ دیا ہے

Marfat.com

و

(۷۵)

وارث علی شاہ

سید وارث علی شاہ بھاکھری جالندھری ؒ

آپ سادات حسینی نقوی بھاکھری رح سے تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ آپ کی بیعت طریقت خواجہ غلام حسین المعروف غلام محمد ولد غلام مدر صاحب ساکن بہادر حسین ریاست پٹیالہ سے تھی۔ خلافت یافتہ تھے۔ علوم ظاہری وباطنی۔ اور اسرار تصوف ورموز توحید میں یکتائے دوران تھے۔

نماز تہجد آپ کے فرزند سید غلام نبی الحسینی شرح انوار العاشقین میں لکھتے ہیں۔

"میرے پیرومرشد (سید وارث علی شاہ صاحب رح تہجد کی) چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔ کبھی ان میں تفریق سورۂ یٰسٓ تمام کرتے تھے۔ اور کبھی وہ ہی (ہر رکعت میں) تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔"[1]

ذکر کبیر پھر اس کے بعد اسم ھُو سو بار کہتے۔ حالت استغراق میں بعض مشائخ اپنے طالبوں سے اس ذکر کو دس گنا کرواتے ہیں۔ بعض بجائے سینکڑوں کے ہزاروں کا شمار رکھتے ہیں میرے سامنے میرے پیرومرشد نے جناب مولانا ہوتی محمد نسیم پشاوری رح سے بھی ذکر کبیر کروایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بہت جلدی اُن پر کشود کار کر دیا تھا۔"[2]

پاس انفاس "آپ پاس انفاس لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کا کرتے تھے اور اسی کو اسم اعظم فرماتے تھے"[3]

---

[1] شرح انوار العاشقین ص۴۱ [2] ایضاً ص۲۲ [3] ایضاً ص۴۷، شرافت۔

Marfat.com

مراقبہ اسم ذات آپ اس مراقبے کو فقط لفظ اَللّٰہ اَللّٰہ پر استعمال فرماتے تھے اور اسی پر آپ کا کُل شہود تھا۔ اس لئے کہ ام الدماغ ایک دریچہ ہے انوار الٰہی کے لئے۔ اور لطائف دروازے ہیں۔ دروازوں میں عام کو بار ہوتا ہے۔ اور دریچہ پر سے خاص صاحب اسرار گذرتے ہیں۔ [1]

تصنیف

آپ کی تصنیف سے ایک رسالہ انوار العاشقین موجود ہے۔ جو فارسی زبان میں مسئلہ وحدت الوجود پر نظم فرمایا ہے۔ اس کی شرح آپ کے صاحبزادہ سید غلام نبی صاحب نے بنام شرح انوار العاشقین بہت عمدہ لکھی ہے۔ انوار العاشقین میں کُل ایک سو پچیس (۱۲۵) اشعار ہیں۔ آغاز اس طرح ہے۔

بشنو این اصطلاحِ صوفیہ — تا بدانی تو رازِ مخفیہ
ذاتِ حق را وجود میخوانند — لاحدد شکل و لاحصر خوانند
ظاہر ست او بجملہ حدد شکل — نیست در ذاتِ او تغیر و بدل
بل بجملہ حدود و اشکال ست — صاحبِ شان و شاہِ اجلال ست
ہست اَلذَّاتَ ہم کما کَانَ — ذاتِ پاکش بداں تو اے دانا

اولاد آپ کے ایک فرزند حاجی سید غلام نبی صاحب تھے۔

---

[1] شرح انوار العاشقین ص ۵۶ شرافت

Marfat.com

ھ

(۲۷۲)

ہیمے شاہ

بابا ہیمے شاہ لاہوری رح

غالباً نام رحیم شاہ ہوگا۔ ہیمے شاہ مشہور ہوگیا۔ بابا الٰہی شاہ لاہوری رح کا مرید تھا۔ پیشہ بافندگی کیا کرتا۔ اپنے پیر صاحب کی وفات کے بعد درگاہِ عالیہ شاہ کنٹھ لاہوری رح کا مجاور و متولی رہا۔ عرس شریف کا بڑا اہتمام کیا کرتا۔

زمانہ حیات جس زمانہ میں مولوی نور احمد چشتی رح نے ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء میں کتاب تحقیقاتِ چشتی تالیف کی اُس زمانہ میں بابا ہیمے شاہ ہی درگاہِ شاہ کنٹھ کا مجاور تھا۔ اس درگاہ کے متعلق سارے واقعات اسی کی زبان سے سُن کر انہوں نے نقل کیے۔

Marfat.com

کتابیات

اس جگہ کتاب ہذا صحائف الاسرار کے ماخذ بترتیب حروفِ تہجی کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن کے مصنفوں کے نام بھی تحریر کئے گئے ہیں۔

الف

۱ احیاء العلوم — حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

۲ اذکار الابرار۔ سوانح شیخ پیر محمد سچیار۔ میاں نواب علی سجادہ نشین نوشہرہ

۳ اذکار الصالحین تخلص۔ مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری سال تصنیف ۱۳۵۶ھ

۴ اذکار حنیفی — دیوان مسمّٰی عمر نوشاہی کوٹلی مغلاں والہ مطبوعہ حجازی پریس لاہور۔

۵ اسرار التصوف حصہ دوم۔ زبدۃ الحکما حکیم احمد علی خاں لاہوری رح مطبوعہ مطبع منشی فخر الدین لاہور ۱۳۱۱ھ

۶ اشجار التواریخ قلمی۔ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۷ انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لاہور ۱۹۶۸ء

۸ انوار العاشقین — مولانا سید وارث علی شاہ حسینی بھاکھری نوشاہی جالندھری رح

۹ انوار القادریہ۔ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ۔ قلمی
حکیم مولانا غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری
متوفی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۱۰ انوارِ لاثانی — مولوی محمد رفیق محمودی، ساکن کوٹلی لوہاراں مشرقی۔ ضلع سیالکوٹ

۱۱ اوراد نوشاہی — مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری۔

۱۲ اورینٹل کالج میگزین لاہور (سہ ماہی)
بابت ماہ فروری ۱۹۴۴ء

Marfat.com

ب

۱۳ باغ اولیائے ہند — مولوی محمد الدین نوشاہی اہلحدیث ساکن دھنڑدر کلاں ضلع گوجرانوالہ

۱۴ بشنوں وبگاسل۔ — سائیں مولا شاہ نوشاہی مجیٹھوی امرتسری مطبوعہ مجددی پریس امرتسر ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء

۱۵ بہار دیوان — دیوان مست عمر نوشاہی کوٹلوی مطبوعہ کوارپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور۔

۱۶ بیاض قلمی — نمبر کتاب ۵۶۹۷۔ ذخیرہ مخطوطات پروفیسر سراج الدین آذر پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

۱۷ بیاض اورادِ تقشبندیہ قلمی۔ — مملوکہ سید عاشق علی بن سید شیر علی نوشاہی برخورداری مقام ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات۔

۱۸ بیاضِ خاندان فقیر صاحبان لاہور۔ قلمی۔ — مملوکہ فقیر سید نعیف الدین بخاری۔ فقیر خانہ اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور

۱۹ بیاضِ خاندان معصوم شاہ قلمی۔ — مملوکہ سید محمد حسین ولد معصوم شاہ۔ ساکن چک سادہ۔

۲۰ بیاض شایق قلمی — مولانا غلام قادر شایق بن شیخ احمد فاروقی نوشاہی سیالکوٹی متوفی سنہ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء۔ مملوکہ مولانا مفتی بشیر حسین نوشاہی سیرہ صاحب بیاض۔ ساکن گوجرانوالہ۔

۲۱ بے مثل بشر — مولانا محمد اعظم صاحب نوشاہی برقندازی میرووالی۔ متوفی سنہ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۰۶ء

ت

۲۲ تاریخِ جلیلہ — مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری۔ متوفی سنہ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء مطبوعہ صابر الیکٹرک پریس لاہور سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۲۳ تاریخِ سیالکوٹ — ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی۔

Marfat.com

۲۴ تاریخ قبیلہ ککے زئی مولانا غلام کبریا خاں ترکانی

۲۵ تاریخ لاہور رائے کنہیا لعل لاہوری تصنیف ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۴ء

۲۶ تبصرہ لاہور۔ سیالکوٹ نمبر (ماہنامہ) جلد ۵ شمارہ ۱۰-۱۱۔ اگست ستمبر ۱۹۶۴ء
ایڈیٹر جانباز مرزا۔

۲۷ تحقیقاتِ چشتی مولانا نور احمد چشتی لاہوری رح مطبوعہ بار اول ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء

۲۸ تذکرۃ الشیخ مسٹر ظہور احمد بدر نوشاہی شرقپوری

۲۹ تذکرۃ المشایخ میاں مولا بخش چشتی صابری شجندوی

۳۰ تذکرۃ المشایخ قلمی مولوی پیر مہر احمد۔ مولوی فاضل نوشاہی جھنگی والا رح متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء

۳۱ تذکرہ اولیائے ہند۔ جلد ۱-۳۔ مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی رح

۳۲ تذکرہ شعرائے پنجاب خواجہ عبدالرشید کراچوی۔ شائع کردہ اقبال اکادمی کراچی

۳۳ تذکرہ ہاشمیہ ماسٹر غلام نبی نوشاہی۔ ساکن دھن پورہ۔ لاہور۔

۳۴ تقویم تاریخی مولانا عبدالقدوس ہاشمی

۳۵ تکمیل الایمان۔ قلمی شیخ عبدالحق محدث قادری دہلوی رح متوفی ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء
مکتوبہ مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی متوفی ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء

۳۶ تنویر لامانی سید چراغ شاہ نقشبندی مجددی مراڑوی رح متوفی سنہ؟

۳۷ تواریخ سیالکوٹ مرزا اعظم بیگ اکبرار اسسٹنٹ

ج

۳۸ چار باغ پنجاب قلمی۔ منشی گنیش داس بدھیرہ قانونگوئے گجرات۔

ح

۳۹ حاشیہ تحفہ اخوان الصفا۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرودالی رح متوفی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء

۴۰ حدیقۃ الاولیا مفتی غلام سرور لاہوری رح متوفی ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء

Marfat.com

۴۱ حیاتِ شاہ آلہی بخش (کلیدِ بخشش) قلمی۔

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عفی عنہ

د

۴۲ دستخط اسرارِ قادری قلمی مکتوبہ ۱۲۸۵ھ بقلم مولوی سلطان احمد ولد میاں محمد فاروقی نوشاہی وڈالوی رح

۴۳ دستخط انشائے خلیفہ قلمی مکتوبہ ۱۲۳۸ھ بقلم سید احمد بخش بن سید اللہ دتہ نوشاہی ساہنپالوی

۴۴ دستخط انشائے ہرکرن قلمی مکتوبہ ۱۲۳۹ھ بقلم سید احمد بخش نوشاہی مذکور

۴۵ دستخط ترجمہ فارسی کتاب پشتو قلمی مکتوبہ ۱۲۳۳ھ بقلم فقیر بابر شاہ نوشاہی برنداوری پشاوری

۴۶ دستخط دار الشفاء قلمی مکتوبہ ۱۲۸۱ھ بقلم میاں محمد ولد مولوی محمد اشرف فاروقی نوشاہی رح

۴۷ دستخط دلائل الخیرات قلمی بقلم مولانا جلیل الدین بن شیخ تاج الدین رح

۴۸ دستخط سکندر نامہ قلمی مکتوبہ ۱۲۵۰ھ بقلم سید احمد بخش نوشاہی موصوف

۴۹ دستخط شمس العارفین قلمی مکتوبہ ۱۲۸۵ھ بقلم مولوی سلطان احمد نوشاہی وڈالوی مذکور

۵۰ دستخط صلوٰۃ مسعودی قلمی۔ دفتر اول مکتوبہ ۲۴ محرم ۱۲۰۶ھ بقلم میاں قادر بخش ولد میاں عصمت اللہ نوشاہی رح ساکن چک نوکلاں ضلع گجرات۔

۵۱ دستخط صلوٰۃ مسعودی قلمی۔ دفتر دوم مکتوبہ ۱۲ جمادی الاول ۱۲۰۶ھ بقلم میاں قادر بخش مذکور

۵۲ دستخط قرآن مجید قلمی مکتوبہ ۱۲۶۰ھ بقلم مولانا سید حافظ فضل احمد پانڈوات نوشاہ ثانی رح

۵۳ دستخط کتاب پشتو قلمی۔ مکتوبہ ۱۱۸۱ھ بقلم مولانا خان محمد پشاوری رح

یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

۵۴ دستخط کریما۔ قلمی مکتوبہ ۱۲۵۲ھ بقلم سید احمد بخش نوشاہی مقدم الذکر

۵۵ دستخط کریما۔ قلمی مکتوبہ (۱۲۷۲ھ) ۱۹۱۵ بکرمی بقلم مولوی علم الدین نوشاہی کاتب پنڈی وال رح

Marfat.com

۵۶ دستخط یوسف زلیخا۔ قلمی۔ مکتوبہ ۱۲۷۵ھ بقلم میاں محمد ولد مولوی محمد اشرف فاروقی نوشاہی

۵۷ دیوان آزاد۔ قلمی فقیر سید عزیز الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح متوفی سنہ ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۶ء

۵۸ دیوان گرامی مولانا شیخ غلام قادر گرامی جالندھری رح متوفی سنہ ۱۳۴۵ھ ۱۹۲۷ء

۵۹ دیوان منور۔ قلمی فقیر سید نور الدین منور بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری متوفی سنہ ۱۲۶۸ھ

ص

۶۰ راحت القلوب

۶۱ رحمت کبریا بوسیلہ انبیا و اولیا۔ مولوی ابو العباس غلام رسول نوشاہی خطیب جامع مسجد نور گنج حسین آباد نارووال ضلع سیالکوٹ

۶۲ رموز الاطبا جلد دوم ۲

۶۳ رئیسان پنجاب سر لیپل ایچ گریفن صاحب

ز

۶۴ زاد التقوے مولوی کرامت علی

س

۶۵ سبیل سلسبیل مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی رح متوفی سنہ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء

۶۶ سخن دیوان سر عرفان دیوان مست عمر نوشاہی کوٹلوی مطبوعہ حجازی پریس لاہور

۶۷ سراج السالکین حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

۶۸ سلیم التواریخ مولوی اکبر علی محقق ارائیں جالندھری تصنیف سنہ ۱۹۱۴ع ۱۳۳۲ھ

۶۹ سند قدم شریف نبوی قلمی میاں محمد غوث بن حافظ بدھا نوشاہی دربر آبادی رح

۷۰ سوالعمری سید چراغ علی شاہ سبزواری چشتی لاہوری رح - میاں دلدار بخش خیاط لاہوری رح

۷۱ سوالعمری شاہ عبدالرحمٰن میاں غلام مصطفےٰ رحمانی۔ ساکن بھکری شریف۔ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۷۲ سیحرفی پنجابی ۔قلمی مولوی حافظ امام الدین نوشاہی روشن شاہی کھرلانوالہ رح

ش

۷۳ شاہ نامہ اسلام مسٹر حفیظ بن مولوی شمس الدین جالندھری

۷۴ شاہ نامہ خالصہ مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح

۷۵ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی ۔قلمی ۔فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۷۶ شجرہ شریف نوشاہی قلمی مولوی الٰہی بخش نوشاہی کُنڈلوی رح

۷۷ شجرہ فقرا ۔قلمی

۷۸ شجرہ نوشاہی ۔قلمی بابا چنگے شاہ نوشاہی لاہوری رح

۷۹ شرح انوار العاشقین مولانا سید غلام نبی بن سید وارث علی شاہ حسینی بھاکھری نوشاہی جالندھری

۸۰ شرقپور ۔قلمی نظم مولانا صاحبزادہ نور محمد نصرت نوشاہی شرقپوری

۸۱ شریف التواریخ ۔قلمی فقیر سید ابوالریاض شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری سیالوی

۸۲ شعرائے پنجاب نسیم رضوانی ۔ بحوالہ مکاتیب اقبال بنام گرامی

۸۳ شواہد الافکار ۔قلمی سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ مولف کتاب ہذا ۔
یہ میری کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا اٹھواں حصہ ہے ۔

ط

۸۴ طبقات النوشاہیہ ۔قلمی سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ ۔ یہ شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے

۸۵ الطبیب لاہور (ماہنامہ) نومبر ۱۹۴۲ء

ظ

۸۶ ظفر نامہ رنجیت سنگھ دیوان امرناتھ

ع

۸۷ عبرت نامہ ۔جلد دوم مفتی علی الدین بن خیر الدین لاہوری تصنیف ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء سنہ ۱۹۱۱ء

Marfat.com

۸۸ عرس اور میلے — مسٹر امان اللہ خاں ارمان سرحدی

۸۹ العقیدۃ الیوسفیہ لقاریٔ القصیدۃ العونیہ۔ (یعنی شرح قصیدہ عونیہ)
مولانا محمد اعظم بن محمد یار نوشاہی برقندازی میرودالی رح

۹۰ عمدۃ الدوار قلمی — سید شرافت نوشاہی۔ اصلح اللہ حالہ ومالہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دسواں حصہ ہے۔

۹۱ عمدۃ التواریخ — لالہ سوہن لعل سوری وکیل دربار جہاراجگان خالصہ پنجاب

۹۲ عوارف الانوار قلمی — سید شرافت نوشاہی۔ عفی عنہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا پانچواں حصہ ہے

غ

۹۳ غنیۃ الطالبین — شیخ عبدالقادر قدس سرہ العزیز

ف

۹۴ فتاوٰی شامی — (حاشیہ درالمختار معروف بہ ردالمحتار کا مشہور نام شامی ہے
از سید محمد امین معروف بابن عابدین شامی م ۱۲۵۲ھ۔ عارف)

۹۵ فوائد الاذکار قلمی — سید شرافت نوشاہی عافاہ ربہ۔
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا نواں حصہ ہے۔

۹۶ فیض محمد شاہی قلمی۔ جلد اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم۔
اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ العزیز
مدفون ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ متوفی سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء

ق

۹۷ قادری بوستان۔ تحفہ دیوان۔
دیوان مست عمر ولد میاں قطب الدین نوشاہی ساکن کوٹلی غلاں
ضلع گوجرانوالہ۔ مطبوعہ حجازی پریس لاہور۔ سنہ ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء

Marfat.com

ک

۹۸ کتبہ مزار۔ سید مسعود شاہ بخاری ؒ

۹۹ کتبہ مزار سید فضل شاہ گردیزی نوشاہی ؒ

۱۰۰ کلید گنج الاسرار۔ قلمی مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری نوشاہی جالندھری برقنداری حامد۔
متوفی ۱۲۸۸ھ / ۱۸۷۱ء

۱۰۱ کیمیائے سعادت امام محمد بن محمد غزالی طوسی ؒ

گ

۱۰۲ گلزار فقرا۔ قلمی مولانا حکیم کرم الٰہی بن مولوی غلام نبی فاروقی نوشاہی ؒ
ساکن بیگووالہ۔ ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۳ گلزار معانی۔ قلمی مولانا خلیفہ محمد ابراہیم انصاری نوشاہی جالندھری ؒ

۱۰۴ گلزار نوشاہی الملقب بہ لطیف مصطفائی۔ مولوی محمد حیات نوشاہی ترنتوری ؒ

۱۰۵ گنج تاریخ المعروف گنجینہ سروری۔ مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

م

۱۰۶ ماثر الاحبار۔ قلمی سید شرافت نوشاہی کفاہ اللہ تعالیٰ۔
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے۔

۱۰۷ مثنوی گرامی مولانا شیخ غلام قادر گرامی ولد سکندر بخش کلکے زئی جالندھری
مولد ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء متوفی پنجشنبہ ۲۵ ذیقعد ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء

۱۰۸ مجموعہ خطوط بنام فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی برقنداز لاہوری ؒ۔ قلمی
نمبر کتاب ۱۷۹۲۔ مجموعہ مخطوطات شیرانی بنجاب یونیورسٹی
لائبریری لاہور۔

۱۰۹ مخزن لاہور (ماہنامہ) گرامی نمبر۔ اگست ۱۹۲۷ء

Marfat.com

۱۱۰ مخزن القادریہ۔ المعروف بمعمولاتِ نوشاھیہ۔ قلمی۔ مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری سیالِ
تصنیف ۱۳۵۶ھ مرتبہ سید شرافت نوشاھی عفا اللہ عنہ

۱۱۱ مخزنِ پنجاب مفتی غلام سرور لاہوری ؒ

۱۱۲ مخطوطہ تاریخ وفات سید فقیر اللہ شاہ مشہدی نوشاہی برقندازی بدوملہی والا متوفی ۱۳۲۲ھ
مکتوبہ بقلم مولانا محمد اعظم نوشاھی میروالی ؒ
مملوکہ مولوی مظفر حسین صاحب بمقام میروال تحصیل خیرپور ضلع شیخوپورہ

۱۱۳ مراسلات دردنامچہ فقیر سید عزیز الدین رضا نوشاہی برقندازی لاہوری قلمی۔ جلد نہم۔ 9
مجموعہ مخطوطات شیرانی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

۱۱۴ مسودہ۔ قلمی سائیں سید رسول ولد سائیں غلام رسول نوشاہی برقندازی بڑیکی والہ

۱۱۵ معارف الابرار قلمی سید شرافت نوشاھی سانپیالوی عافاہ اللہ۔
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا تیسرا حصہ ہے۔

۱۱۶ معمول احمدیہ زبدۃ الحکماء حکیم احمد علی خاں عرف احمد علی بن نواب خاں
بن محمد خاں بن محرم خاں بھٹی محلہ نون لاہوری ؒ

۱۱۷ مکاتیبِ آزاد مولوی محمد حسین آزاد لاہوری ؒ متولد ۱۲۴۳ھ / ۱۸۲۷ء متوفی ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء
مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی۔
ناشر مجلسِ ترقیِ ادب لاہور۔

۱۱۸ مکاتیبِ اقبال بنام گرامی۔ مطبوعہ زریں آرٹ پریس۔ ۶۱ ریلوے روڈ۔ اپریل ۱۹۶۹ء
ناشر بشیر احمد ڈار۔ ڈائرکٹر اقبال اکادمی۔ ڈی۔ ۶
۴۳۔ بلاک ۶۔ پی۔ ایچ۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹
مقدمہ از سویدی، محمد عبداللہ قریشی۔

Marfat.com

۱۱۹ مکتوباتِ رضا ۔ قلمی فقیر سید عزیز الدین رضا ۔ نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۱۲۰ مکتوب ۔ قلمی مولانا احمد الدین بگوی لاہوری رح

۱۲۱ مکتوب ۔ قلمی میاں احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی رح

۱۲۲ مکتوب ۔ قلمی سائیں برکت علی نوشاہی سکھانوی رح

۱۲۳ مکتوب ۔ قلمی بصنعتِ غیر منقوط ۔

۱۲۴ مکتوب ۔ قلمی پیر سکندر شاہ قریشی سہروردی رح متوفی ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء

۱۲۵ مکتوب ۔ قلمی میاں سلامت علی تنویر سیکرٹری آف بزم نوشاہی ننرقصور

۱۲۶ مکتوب ۔ قلمی سائیں سید رسول نوشاہی برقندازی بڑکی والہ

۱۲۷ مکتوب ۔ قلمی میاں شیر محمد نقشبندی مجددی ننرقصوری رح متوفی ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۸ء

۱۲۸ مکتوب ۔ قلمی فقیر غلام حسن بن فقیر فضل دین نوشاہی برقندازی گوندلانوالیہ

۱۲۹ مکتوب ۔ قلمی سید فضل حسین ولد حیات شاہ بخاری نوشاہی قادرآبادی رح

۱۳۰ مکتوب ۔ قلمی پیر قلندر شاہ قریشی سہروردی رح متوفی ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء

۱۳۱ مکتوب ۔ قلمی پیر مراد شاہ قریشی سہروردی مرادنوی رح متوفی ۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء

۱۳۲ منہاج العابدین امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

ن

۱۳۳ نذرِ مولےٰ ۔ المعروف تحفۃ الفقرا ۔ مولوی محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی رح

۱۳۴ نزہۃ الخواطر بہجۃ المسامع والنواظر ۔ جلد ہفتم ۔ علامہ شریف عبدالحی بن فخر الدین حسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنؤ ۔ مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۷۶ھ

۱۳۵ نسیم حنبیدی دیوان مسمّٰی عمر نوشاہی کوٹلوی مطبوعہ حجازی پریس لاہور ۱۹۵۱ء

۱۳۶ نقوش لاہور نمبر مقالہ پروفیسر یوسف جمال انصاری ۔ فروری ۱۹۶۲ء

Marfat.com

۱۳۷ نورِ نہالِ قادری — مولوی محمد ابراہیم خاں اعوان نوشاہی رح

۱۳۸ نوشاہِ زمان قلمی (تذکرہ شاہ قبل احمد نوشاہی) سید شرافت نوشاہی عفی عنہ

۱۳۹ نیاز نامہ — قلمی مکتوبہ ۱۲۱۷ھ / ۱۸۰۲ء از میاں پیلے خاں نوشاہی چاریاری رح

۱۴۰ نیاز نامہ اہلِ بیت — قلمی مکتوبہ ۹ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ از فقیر سید نور الدین منور نوشاہی برقندازی لاہوری رح متوفی ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۲ء

و

۱۴۱ وثیقہ اشٹام — قلمی مکتوبہ ۱۲۸۸ھ / ۱۸۷۱ء یہ اشٹام تنویر نوشاہی سرقبوری کے گھر میں ہے۔

۱۴۲ وثیقہ جاگیر — قلمی مکتوبہ ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء بنام فقیر غلام حسین نوشاہی برقندازی گوندلانوالیہ

۱۴۳ وفات نامہ میاں شاہ محمد — قلمی — میاں محمد بخش ولد شاہ محمد نوشاہی رحمانی — رسول پور چھجہ۔

ی

۱۴۴ یادِ رفتگاں — منشی محمد الدین فوق کشمیری ایڈیٹر طریقت لاہور، مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور۔

خاتمہ

الحمد للہ کہ یہ کتاب صحائف الاسرار — جو تذکرۃ النوشاہیہ کا چھٹا حصہ ہے — آج بروز پنجشنبہ بائیسویں ۲۲ محرم ۱۳۹۲ھ ایکہزار تین سو بانوے ہجری مطابق نویں ۹ مارچ ۱۹۷۲ء ایکہزار نو سو بہتر عیسوی — موافق چھبیسویں ۲۶ پھاگن سمت ۲۰۲۸ دو ہزار اٹھائیس بکرمی — اختتام کو پہنچی — پڑھنے سننے۔ دیکھنے والوں سے استدعا ہے۔ کہ مؤلفِ خطا کار کو دعائے خیر سے خوشوقت فرما دیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

تمام شد

کتاب صحائف الاسرار کہ حصہ ششم سلسلۂ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ — بدست خط مؤلف فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی ساہیوالوی ۲۲ محرم ۱۳۹۲ھ بمنہ وکمال کرمہ

Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ صفحہ ۸۳
کتب خانہ فقیر خاندان

اس کتب خانہ کا ایک حصہ اب لاہور کے عجائب گھر کو منتقل ہو گیا ہے اور کچھ کتابیں جامعۂ پنجاب لاہور کے کتب خانہ میں بھی دیکھی گئی ہیں۔ البتہ اب بھی فقیر خانہ میں مخطوطات کی ایک تعداد موجود ہے۔

محترمہ خالدہ صدیق نے دانشکدۂ ادبیات وعلوم انسانی، دانشگاہ تہران کے لئے ۴۷-۱۳۴۶ ہجری شمسی میں ڈاکٹریٹ کا جو مقالہ (بہ عنوان: "نسخ خطی فارسی موجود در کتابخانہ ہای لاہور ونظر انتقادی بر پارہ ای از نسخ مزبور") لکھا تھا اس میں بھی فقیر خانہ کے مخطوطات کے کوائف ملتے ہیں۔ وہیں سے یہ معلومات "فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان" تالیف احمد منزوی مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں شامل کی گئی ہیں۔

۱۹۸۲ء میں مجھے فقیر خانہ کا ایک مخطوطہ دیکھنا مطلوب تھا۔ فقیر خاندان کے ایک نوجوان نے نہایت تعاون کرتے ہوئے مطلوبہ مخطوطہ اور فقیر خانہ کے نوادر دکھائے۔

عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۸۴
دیوان آزاد

میں نے اس کے دو قلمی نسخے قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی میں دیکھے ہیں:

۱۔ شمارہ ۸/۹۲۸-۱۹۵۷: نستعلیق، بقلم نور احمد خوشنویس بن سید احمد خوشنویس جواہر رقم، بروز جمعہ شوال ۱۳۰۶ ہجری۔ ۱۱۵ صفحات۔ اس نسخہ میں غزلیات اور رباعیات

Marfat.com

شامل ہیں اور ابتدا میں دیوان امرناتھ بن راجہ دینا ناتھ وزیر مالیات حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ کی تقریظ ہے۔

۲۔ شمارہ ۱۷۴۔ ۱۹۶۷ : معمولی نستعلیق، معاصر خط ہے۔ ۱۶۰ ص۔ اس نسخہ میں بھی امرناتھ کی تقریظ موجود ہے۔ آخر میں آزاد کی ایک نعت درج ہے جو انہوں نے ۱۲۹۲ھ (زندگی کا آخری سال) میں لکھی تھی۔ نعت کا مطلع یہ ہے:

گویم چہ وصف حسن کمال محمدی
کسی نیست در جہان بمثال محمدی

(فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، کراچی تالیف سید عارف نوشاہی، ص ۴۷۰)

متعلقہ صفحہ ۱۰۴

سید شمس محمد ۔ آستانہ عالیہ وڈالہ شاہ
مراد علی شاہ ۔ گورزئی والد محترم سید ماہ نور المعروف کوردد سید
سید ۔ صابر علی شاہ ۔ کراچی جعفرائے مسجد محلہ حکیم پورہ دربار پیر احمد شاہ بخاری شعلہ جوالہ مارکیٹ
سید ۔ عشق علی شاہ "
سید ۔ خدمت علی شاہ "
نثار محمد "
غلام حسن ۔ جلالپور

متعلقہ صفحہ ۱۲۲ فقرائے غلام محمد جھنگی والہ

نسخہ ضعیف
حکیم محمد وہر رحیم ۔ دھدی والہ لائل پور
سید حسان مسند نشین بخشت ۔ ساگھ شیخوپورہ

Marfat.com

۵ مرید میاں غلام محمد ۔ جھنگی والے

۵ مرید میاں عبدالحق کے

۵ مرید میاں سیاہ پیتے شاہ کے

۵ مرید میاں ماشی ۔ جھنگی والے

جبکہ مہر صاحب عرس کوٹ ۵ ڈ ۱۳۹۶ھ
سمت ۲۰۳۳ پر آکر مجھ کو ملے

متعلقہ صفحہ ۱۵۶

محمد شفیع رسندو، رسندوی شریف ضلع سانگھڑ ۔ مرید شیر علی شاہ ڈھٹ ملتوری
مرید سید حسین کے ۔ مرید لقمان اللہ شاہ سدو بلیدی

محمد شفیع صاحب کے مرید ۱۳۹۳ھ میں ملے

متعلقہ صفحہ ۱۹۱ بسلسلۂ تلمذ مولانا گرامی از خلیفہ محمد ابراہیم

مسجد سے مکتب خلیفہ ابراہیم

ابتدائی تعلیم ـــــ اُستاد کا فیضانِ نظر

عربیات اور دینیات کی ابتدائی تدریس کے بعد اب شیخ سکندر بخش کو انھیں مکتب میں بٹھانے کی فکر دامن گیر ہوئی۔ انحطاط کے اس زمانے میں اسلامی مدارس و مکاتب پر اک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تعلیم و تعلم میں مسلمانوں کی پستی اگرچہ حد سے گزر چکی تھی مگر اُس پُرآشوب دور میں بھی بعض گوشوں کے اندر ایسے منور الفکر اہلِ علم موجود تھے، جو مصالح دینی اور مصالح دنیا دونوں کو مدِنظر رکھ کر بعض مسلمان بچوں کی تربیت کر رہے تھے۔ بستی دانشمنداں جالندھر میں خلیفہ ابراہیم کا مکتب ایک ایسا ہی نورانی گوشہ تھا۔ بقول حفیظ صاحب، یہ مکتب اسی مسجد سے ملحق تھا۔ علوم و معارف اور رشد و ہدایت کا یہ منبع عالم و سالک دونو کے لیے یکساں طور پر مفید تھا، مسجد سے اٹھ کر مکتب میں جا بیٹھے۔ یہ گرامی کی خوش قسمتی تھی کہ انھیں خلیفہ ابراہیم جیسا مجمع البحرین استاد مل گیا۔ خلیفہ صاحب ایک خدا شناس بزرگ تھے۔ اُن بے نیازانِ دُنیا اور نیازمندانِ حق کے زمرے میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ علوم ظاہر و باطن کی جامعیت عطا فرماتا ہے۔ نہایت متقی، پرہیزگار اور کامل العلم والاحوال بزرگ تھے، جالندھر کے لوگ انھیں اولیاء اللہ میں شمار کرتے تھے۔

اُس زمانے کا عام معمول یہ تھا کہ نصابِ تعلیم کی کوئی کتاب حمد و نعت، اخلاقِ کریمہ اور اوصافِ حسنہ کے کردار و عمل کے عنوانات و مضامین سے خالی نہ ہوتی تھی۔ اس قسم کے اسباق بچوں کو گلستان، بوستان، سکندر نامہ، پند نامہ، انوارِ سہیلی، منطق الطیر، صرف میر، ہدایۃ النحو، کافیہ اور کنز الدقائق وغیرہ پڑھایا کرتے تھے، اور خلیفہ صاحب کے ہاں بھی یہی قاعدہ تھا۔ ان کے اسلوبِ تدریس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ محض رٹانے پر اکتفا نہ کرتے تھے۔ اُردو چونکہ پنجاب میں ابھی ابتدائی مراحل میں تھی، اس لیے وہ پنجابی کے مترادفات سے معانی بچوں کے ذہن نشین کرا دیتے اور اپنے طلبہ کے دلوں میں فارسی اور عربی کے صحیح ادبی و لسانی ذوق کی جوت جگا دیتے تھے۔ گرامی نے زیادہ تر فارسی اور ایک حد تک عربی اُنھیں کے ہاں پڑھی۔ ادب فارسی کے لیے بے پناہ تشنگی انہی کی پیدا کردہ تھی۔

شاعرِ اسلام جناب حفیظ جالندھری کے والد بزرگوار رانا حافظ شمس الدین صاحب گرامی کے ہم مکتب اور ہم جماعت تھے۔ پنڈت ہری چند اختر ان کی زبانی لکھتے ہیں کہ گرامی کی

Marfat.com

طبیعت بچپن ہی سے وارفتہ تھی، وہ بچگانہ شوخیوں سے دُور اور طفلانہ آوارہ گردیوں سے طبعاً نفور تھے، لڑکوں سے الگ تھلگ اپنی دُھن میں مست رہتے، لڑکے ان کو مست کے نام سے پکارتے۔ اس مستِ الست کا سب سے پسندیدہ مشغلہ یہ ہوتا تھا کہ ہر معمولی سے معمولی واردات کو پنجابی، اُردو اور فارسی ملی ہوئی ایک خاص زبان میں کئی موزوں فقروں میں اڑاتے رہتے۔ پنڈت شونرائن ایڈووکیٹ جالندھر میں کشمیری برہمنوں کے ایک خاندان کے چشم وچراغ تھے، جو اپنی وکالت کے سلسلے میں جالندھر سے لاہور اُٹھ آئے، گرامی کے ہمصر اور دوست تھے، ان سے بھی بعینہٖ یہی قول منقول ہے کہ اس حال مست کی طبیعت ہمیشہ غیر حاضر رہتی وہ اپنے ہی خیالات میں کھویا رہتا تھا، چھوٹے موٹے شعر کہنا اس کا محبوب ترین مشغلہ تھا، اُس اوائل عمری میں کون یقین کرتا کہ وہ اس پایہ کے فارسی شاعر نکلیں گے کہ شاہِ دکن ان کے شاگرد بنیں گے۔

خلیفہ ابراہیم نے گرامی کی خداداد صلاحیتوں کو وہ جلا بخشی اور ہونہار شاگرد کے دل میں ایسی تڑپ پیدا کر دی جس سے منزلوں کے فاصلے جلتے رہے۔ میر کرامت اللہ صاحب میر سے منقول ہے کہ گلستان پڑھنے کے دوران جب وہ حکایت آئی جس میں ہے کہ ؎

تا بدکان خانہ درگروی ہرگز ای خام آدمی نشوی

استاد سے کہنے لگے مجھے اس کے مفہوم اور مطلب پر شک نہیں۔ مگر حیران ہوں سعدی صاحب قافیے میں عیوبی پہلو لے آئے ہیں۔ استاد نے تنک کر کہا اپنے کام سے کام رکھو۔ چُپ رہو ع خطائے بزرگاں گرفتن خطاست، آئے ہیں بڑے حرف گیری کرنے والے اور وہ بھی پیغمبرِ سخن شیخ سعدی پر ——— اس ڈانٹ پر کچھ کسمسائے، کچھ سٹپٹائے اور خاموش ہو گئے۔

ع جو ہو پردوں میں پنہاں چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے

بقول حفیظ صاحب گرامی بچپن ہی سے

مُتکیں جوڑا کرتا تھا ؎ کہاں ہے وہ کندا صندوقوں کا چندہ

اُستاد کی نگاہ دُور رس نے ننھے شاگرد کی ان تُک بندیوں سے اس کے مستقبل کو بھانپ لیا تھا۔ وہ اسے انہی ایام میں ملک الشعرا کہا کرتے تھے۔ گرامی ابھی آٹھویں سال میں تھے، استاد نے ابتدا ہی میں شاگرد کا شوق دیکھ کر انتہا کا اندازہ کر لیا تھا۔ ماہنامہ ہلال کراچی دسمبر ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر محمد جہانگیر خاں لکھتے ہیں :

Marfat.com

"خلیفہ ابراہیم از اولیاء اللہ و اہل راز بودہ و گرامی را کہ ہشت سال بیشتر عمر نداشت "ملک الشعرا" خطاب کردہ مثل اینکہ درہماں ابتدائے کار انتہائے مقام گرامی را مشاہدہ می کرد۔"

خلیفہ صاحب سے سالہا سال تک عربی فارسی ادبیات کی تعلیم اور تصوف کے تاثرات لے کر شاگرد اپنی منزلِ مُراد کی راہوں پر آ گیا۔

مقدمہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف بر کلیات گرامی مطبوعہ لاہور ص۱۳-۱۶

عارف نوشاہی

متعلقہ صفحہ ۲۱۳

دستخط مولانا محمد شاہ قریشی نوشہروی

"این دلائل الخیرات از دست معاصی محمد شاہ بوقتجاشت نوشتہ شد۔ از گنہگار ہذا در حق فقیر دعائے خیر فرمائید

۱۲۴۳ھ "

متعلقہ صفحہ ۲۲۴

بابا مولاشاہ

تسجرہ نسب

حضرت بابا مولا شاہ ولد کریم بخش بن جتاب بن دین بن برخوردار بن جے رام تو مسلم بن جندو (مورث قوم جندراہ)

Marfat.com

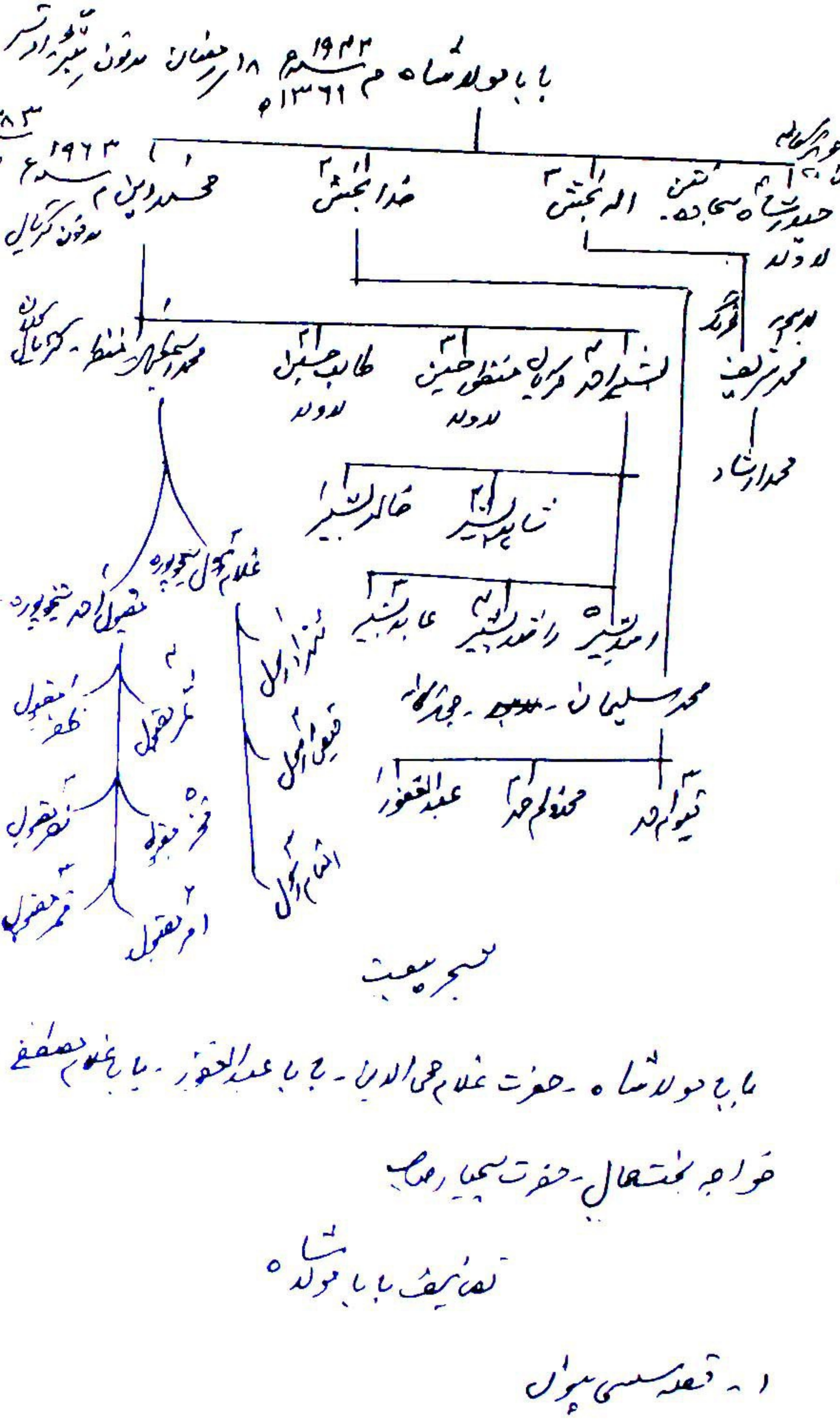

شجرہ شریف

بابا مولا شاہ ۔ حضرت غلام محی الدین ۔ بابا عبدالغفور ۔ بابا غلام مصطفیٰ

خواجہ بختیار ۔ حضرت سید رضا

تصنیف بابا مولا شاہ

۱ ۔ قصہ مسیں سوہنی

۲ ۔ قصہ ہیر رانجھا

۳ ۔ قصہ مرزا صاحباں

Marfat.com

۴ ۔ قصہ بگاں شیوں

۵ ۔ آرسی مکاں ۔ زہرہ قریشی

۶ ۔ کہی سچ مچ ہیں

۷ ۔ کہی ہار گیں ہاں ۔ ہار گیں ہاں)

مرید کر بابا بولا شاہ ؛

(۱) بابا شیر شاہ ولی ۔ شیر دکے ۔ ضلع شیخوپورہ

(۲) بابا موتی شاہ ۔ قبر شریف گوردوارہ سچا سودا

(۳) بابا نورشاہ ۔ ضلع گورداسپور ۔ تحصیل بٹالہ ۔ قبر شریف

(۴) بابا جھنڈا شاہ کمہار شیخوپورہ ۔ ۔ ۔

(۵) بابا سکندر شاہ بالغہ قبر شریف گوردوارہ سچا سودا

(۶) بابا دریا شاہ بالغہ جاگو دال ۔ ۔

(۷) بابا رحمان شاہ بالغہ ۔ ۔ ۔

(۸) بابا رودی شاہ جٹ ۔ قبر شریف

(۹) بابا فقیر سائیں بلوانہ ۔ ۔ ۔

(۱۰) بابا چاند شاہ جوئیہ ۔ ۔ ۔

(۱۱) بابا ابوبکر شاہ موچی گلیر ۔ قبر شریف

(۱۲) سائیں بوبکر شاہ مستانہ بالغہ ۔ ۔ ۔

(۱۳) رحمت رام بھاٹ ۔ قبر شریف ۔

مرتبہ

عبدالرحیم ۔

نہر شاہ

مدفون لائل پور

سنہ ۱۳۹۲ھ

زندہ ہے

Marfat.com

مریدڑ پاباشیرشاہ ولی رشیدڑے

(۱) بابا عالم شاہ ولد قادر بخش جٹ سیوہیئر۔ پٹواری حلقہ ۱۷۶ ۔ سنجھوڑہ

(۲) محمد شریف برادر اکبر ۔ سنجھوڑہ ۔ لدائی پور

(۳) نتھو لوہار ۔ کوٹلہ کلاں بورن ۔ سنجھوڑہ

(۴) بشیر احمد جٹ ۔ چوہدری دلاور خاں ۔ لدائی پور

(۵) مستری عبدالصمد لوہار ۔ " "

(۶) کریم بخش جٹ ۔ " "

سائیں مولاشاہ

نام مولاشاہ جنم ۱۸۶۷ء قصبہ مجیٹھ ضلع امرتسر وچ پیدا ہوئے تے پنڈ دھرم کوٹ بگھیاں ضلع گورداسپور وچ پڑھن پائی۔ توم دے قصائی سن پر دھرم کوٹ وچ آجڑی دا کم کردے رہے۔ بچپن توں درویشی خیال دے سن۔ جد ذرا جوان ہوئے، پندرہ ورھے دی عمر سی جھنگی شاہ بخت جمال دے مولوی غلام محی الدین دے چیلے ہوئے تے اوہناں کولوں مڈھلی ودیا تے تصوف دی الف ب پڑھی۔ پھر امرتسر کٹڑہ بگھیاں وچ اوسے تے پندرہ ویہہ درہے محبوب رہ کے گذار چھڈے۔ مجذوبی سمے اینہاں قصہ بشنو بگال بستی پنوں، ہیر رانجھا تے مرزا صاحباں لکھے تے ہور بے شمار کافیاں سیحرفیاں لکھیاں۔ قصے سارے چھپ چکے ہن اینہاں سب توں پہلاں بستی پنوں دا قصہ لکھیا تے ایہ حصہ لکھن توں پہلاں تن چلے کیتے۔ چھاتی توڑی ڈوہنگا ٹوئیا (قبر وانگوں) کھود کے اوس وچ بیٹھ کے چلہ کردے (سیونگ دیبک) آپ نوں زاتاں دی پراہ ہیٹھ نہ ہار دے۔ بستی لکھن دے بعد آپ مجذوب ہوگئے تے شاعری دے نال پیری مریدی دی کردے رہے۔ گھوڑی تے سوار ہو کے پنڈ پنڈ جاندے تے مریداں نوں آپ دی سیوا کردے۔ اوس سمے پنجاب دا کمشنر وار برٹن سی۔ اوس نے اک دن بلا کے پچھیا۔ تہاڈا روزی دا ذریعہ کیہہ اے۔ اوہناں جو اتر دتا اوہدا مطلب اہ سی۔

Marfat.com

پلے خرچ نہ بنھدے پنچھی تے درویش
جنہاں نوں تکیہ ربدا تنہاں نوں رزق ہمیش

دا ربرٹن نے اینہاں دے کجھ مریداں نوں بلایا۔ اُہناں آکھیا اسیں خدمت کردے ہاں۔ تے پھیر اوس نوں یقین آ گیا۔ شاہ صاحب دا قد لمّا، جُثہ کسرتی، موہڈیاں تے پلیاں زلفاں، چھوٹی تے بھرویں ڈاڑھی۔ گول چہرہ سی۔ دہی تے قلچے دے بڑے ایہہ شونقی سن۔ اودوں میری کتاباں دی دکان بجلی والے چوک وچ (کٹڑہ بگھیاں والے پاسے) سی۔ اہ اوتھے اکثر میرے کول آندھے رہے۔ جد آکے بیٹھنا دہیں قلچہ کھانا۔ آپ اپنے شعر سنانے تے چلے جانا۔ تعلیم واجبی سی۔ لکھ پڑھ لیندے سن۔ شعراں وچ روانی۔ سوز تے لوچ سی۔

ڈاکٹر موہن سنگھ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی آپ دی لکھت ہیر رانجھا نوں، ہیر وارث شاہ دے تُل دی سمجھدے سن۔

پنجابی شاعراں دا تذکرہ۔ لیکھک میاں مولا بخش کشتہ امرتسری مطبوعہ لاہور ۱۹۶۰ء صفحہ ۳۱۱ ۔ شرافت نوشاہی

کلام بابا مولےٰ شاہ

تعدد سنہی میوں۔ جناب مولےٰ شاہ۔ سال تصنیف ۱۳۱۳ھ

جس وچ دھرم کوئی گجھیائد، بارھا رسن ثابت ثبوت وچوں،
اللہ رکھا۔ منجدین۔ علماء اللہ، مولےٰ شاہ سائیں مرنوت وچوں، (ف ۲)

مولےٰ شاہ مرید ہے نوث اعظم سچا قادری ہے خاندان سائیں
جھنگی بخت جمال ہیر خانہ توشہ پیر ہے دین ایمان سائیں
خواجہ بخت جمال دی نسل وچوں توشاہی خادمی ہے خاندان سائیں
پوتا عبدالغفور دا غلام محی الدین مولےٰ شاہ دا پیر پرنان سائیں

Marfat.com

شہر لگدا وچ غریباں نہ آ تے کرے گھنیاں دا حال سائیں
علم نور وجود شہود وچوں مولا شاہ ہوگیا قربان سائیں (صفحہ ۲۱)

بیجھوں مسیتوں ۔ سی دھفت حرفی - باراں ماہ مولا شاہ - آرتی نامہ

کافی دیگر دیاں
: جناب نوشہ گنج بخش صاحب قدس سرہ

نوشہ پیر سجنا توں وار لگدیں پنکھی آکھیا — میں مستی سال خورد عالم وچ ناہیں بکدا گاہیا
یار نورانی منوں پوشاکاں اوہ ہلدیاں آپ ہتوں — اوہدا نشان سری سوہنے نوشہ نام ہر دا کیا
کنت کوئی کھیال مجا کہ جھوٹے دے ناں — مرنی دی گھنگور سنا کے سکھیاں لیا
دل میرے نوں نوشہ کھچیا نندل رلفاں والے — جھوٹے دا لدھ کریں دکھا کے مانگے بن جھیگا
نوشہ کہ یوسف کنعانی دیکھو شعوری حلقی (بوری) — وچ مستی چ نازدکھائے ہو ہر حق دا کیا
نوشہ ساہی رہزاں دا لد قدرت تے اسرار — ہر گھوڑے وچ دیکھ کرکے کئی کی شور مچا
مولا شاہ دی انفاس نبو جیکا ناں کہ — ہیر نکر جھوناں دا لدھیل سورج چاند چمکا

(مناقب یا باب مولا شاہ ۱۹۴۵ء مدون تبصرہ ترتیب ۔ صلح نور دیو)

در بیان تعریف جناب نوشہ گنج بخش

واہ واہ سلسلہ پاک نوشاہیاں دا جنہاں خاص رسولؐ حضوریاں جی
سر در کرم کیتا فرقے ایس اتے ہویاں وچ جناب منظوریاں جی
بخشے فیض عالم نوشہ پیر سچا دامن لگیاں پیندیں پوریاں جی
نوشہ تر خدا دا بھید قدرت ، کجھ خبر نہ ذہیاں نوریاں جی
نوشہ پیر دے طالباں فخر پایا دنیا دین وچ اہل شعوریاں جی
ذل عجز نیاز دے بھید ل دا مولے شاہ نے ملے غروریاں جی

(مستی پنوں ، مولا شاہ ، مطبوعہ لاہور)

Marfat.com

کلام عالم شاہ مرید شیر شاہ مرید بابا مولا شاہ

صفت حضرت نوشہ گنج بخشؒ

حضرت نوشہ پاک دی ہن صفت کراں میں یار
اُتے روضے جس دے برسدی ہے رحمت بے شمار
ہین خادم نوشہ پاک دے ایہ دویں صوبیدار
اک حضرت پاک رحمان لے دوجا شاہ محمد سچیار
جتھے ڈھول ڈھمکے وجدے، میرے نوشہ دے دربار
ہور کئی ہزار مریدنے نہیں گنتی وچ شمار
اوتھوں کئی مراداں لے گئے، اتے کئی وچ انتظار
عاشق پیر دے کئی ہزار نے جہڑے بیٹھے رنوں وار
میں آکھاں جگ دیا والیا، ذرا مکھ توں گھنڈ اُتار
توں میم دے اوہلے بیٹھ کے نہ ہُن سانوں مار
میریاں سب خطاواں بخش دے، میں آکھیائی استغفار
موتو قبل ہو بہہ گیا لیا اپنے آپ نوں مار
میں تیرے اگے شیر شاہ ہن عرضی دیاں گزار
تیری اگے آمولا شاہ دے جہدا تبڑ وچ مزار
میں مانگت تیری دید دا گھنڈ چک کے دیہ دیدار
ترے ہجر کٹاری مار کے میرا تن من لیا ای سارڑ
اساں باقی کجھ نہیں رکھیا، دتا تن من دھن سب وار
تینوں اجے ترس نہیں آوندا سانوں جیوندیاں دتا مار
ساڈے کول سی جو کجھ کھو لیا لیاں ساریاں کنیاں جھاڑ
کام کردد موہہ لہوب ہنکارنوں دتا کُتیاں وانگ دُرکار

Marfat.com

توں سائے ای رستے جان دا، گلی کوچے شہر بازار
من لئیں عالمشاہ دا واسطہ توں غوث پاک سرکار

متعلقہ صفحہ ۲۵۳

دیوان منور

میں نے دو قلمی نسخے قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں دیکھے ہیں۔

۱۔ نمبر ۲۰/۹۲۸ - ۱۹۵۷ : بخط نستعلیق خوش، کاتب غلام نبی ساکن لدھیانہ، بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ۔ اس میں فارسی اور اردو، غزلیات، ترجیع بند، مخمسات، مثلثات، مثنویات، رباعیات اور مفردات ہیں۔

آغاز: نام نامی خدایست سرنامۂ ما - طرۂ بندگیش زینت عمامۂ ما

۲۔ نمبر ۲۵۵ - ۱۹۷۰ : نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ اس میں بھی فارسی اور اردو غزلیات، مسدسات، مخمسات، مثنوی در مدح حضرت علیؑ اور رباعیات ہیں۔ ۴۵۰ صفحات۔ حاشیہ پر اضافات ہوئے ہیں۔

آغاز: کجا آید زمن حمدت الہا خالقا شاہا - خدایا پادشاہا ساترا العیبہا شاہنشاہا

(فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، کراچی، تالیف سید عارف نوشاہی ص ۵۳۰)

یہ دیوان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللطیف کی تصحیح اور مقدمہ کے ساتھ پیکجز لمیٹڈ لاہور کی جانب سے ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں ۸۰ + ۵۵۴ صفحات میں چھپ چکا ہے۔

فقیر خانہ کے دونوں مخطوطات (جن کا ذکر شریف التواریخ کے زیر نسخہ حصہ کے صفحہ ۲۵۴ پر گذر چکا ہے اور قومی عجائب گھر کا اول الذکر مخطوطہ (جو اس وقت سید بابر علی کی ملکیت میں تھا) مصحح کے پیش نظر تھا۔ مصحح نے دیوان منور کے اشعار کی تعداد یوں معین کی ہے۔

۴۳۵ غزلیات و مناقب، ۲۵ مثنویات، ۷۷ قطعات، ۳۷ مسدسات، ۲۵ مخمسات، ۱۴۲ رباعیات اور دو بیتیاں، ایک مثلث، ۱۷۰۰ مفردات۔ کل تعداد ۶۸۲۲ شعر۔

ڈاکٹر عبد اللطیف کی بعض تحقیقات کے بارے میں ہم اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے ہیں

Marfat.com

۱۔ فقیر خاندان کے مورث اعلیٰ فقیر غلام محی الدین کے لقب "نوشۂ ثانی" کا بڑے اہتمام سے ذکر کرتے ہیں (مقدمہ ص ۲۶، ۲۷، ۳۷، ۱۱۹ حاشیہ) لیکن یہ نہیں بتاتے کہ "نوشۂ اول" کون تھے۔ فقیر خاندان سے متعلق تمام کتابیں جو حال ہی میں پیکیجز لمیٹڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ان میں بھی اس لقب کا اہتمام کے ساتھ ذکر موجود ہے لیکن کہیں بھی یہ نہیں بتایا گیا کہ "نوشۂ اوّل" کون تھے۔ کیا یہ فقیر خاندان کی سلسلہ نوشاہیہ سے وابستگی چھپانے کی دانستہ کوشش ہے یا مذکورہ طباعتی ادارے کے مؤلفین واقعی اس حقیقت سے اب تک بے خبر چلے آ رہے ہیں اور انہوں نے خود بھی "نوشۂ اوّل" کی تلاش و تحقیق نہیں کی؟ نوشۂ اوّل، خاندان نوشاہیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت نوشہ گنج بخش (م ۱۰۶۴ھ) ہیں۔

۲۔ مقدمہ ص ۲۷ پر فقیر غلام محی الدین کی جس مثنوی کا بلا نام ذکر ہوا ہے۔ وہی مثنوی شریف التواریخ جلد سوم حصہ پنجم صفحہ ۸۴ پر "وحدت نامہ" کے نام سے مذکور ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے مخطوطہ کا نمبر ۵۱۵۷ لکھا ہے۔

۳۔ متن کے صفحہ ۱۱۹ پر منقبت

جناب حضرت نوشاہ امجد
بوَد لطف تو بیرون از حدُ عد

درج ہے اور مصحح نے حاشیہ پر "نوشاہ امجد" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ شاعر کے والد فقیر سید غلام محی الدین ملقب بہ نوشۂ ثانی تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے تتبع میں جناب خورشید احمد خان نے بھی اپنے ایک مقالہ مندرجہ "اورینٹل کالج میگزین" لاہور شمارہ ۱، ۲ جلد ۵۸ صفحہ 19 پر اس قصیدہ کو در مدح فقیر غلام محی الدین قرار دیا ہے۔ دونوں حضرات کی تصریح درست نہیں ہے۔

کیونکہ اس کے مقطع میں شاعر کہتا ہے:

من از نالایقی ماندم مقصر
وگرنہ بندہ ام من عن اب وُجد

Marfat.com

اگر یہ قصیدہ شاعر نے اپنے والد کی مدح میں لکھا ہوتا تو انہی کے سامنے یہ نہ کہتا کہ "میں باپ دادا سے تمہارا غلام ہوں"۔ باپ دادا سے یہ خاندان حضرت نوشہ گنج بخش ہی کے حلقہ ارادت میں داخل تھا۔ لہٰذا حضرت شرافت کا اس قصیدہ کو حضرت نوشہ گنج بخش کی مدح میں قرار دینا (شریف التواریخ ج ۲ حصہ اول ص ۱۷۶، ۱۷۷، زیر نظر حصہ ص ۲۵۳) بالکل درست ہے۔ عارف نوشاہی

فقیر خاندان

دو سائے سنجاب

از سید ذی حسین خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات
اور سوہنی رجب علی خاں خاں بہادر رئیس لودھیانہ

سال تصنیف ۱۸۷۲ء ص ۲۴۱

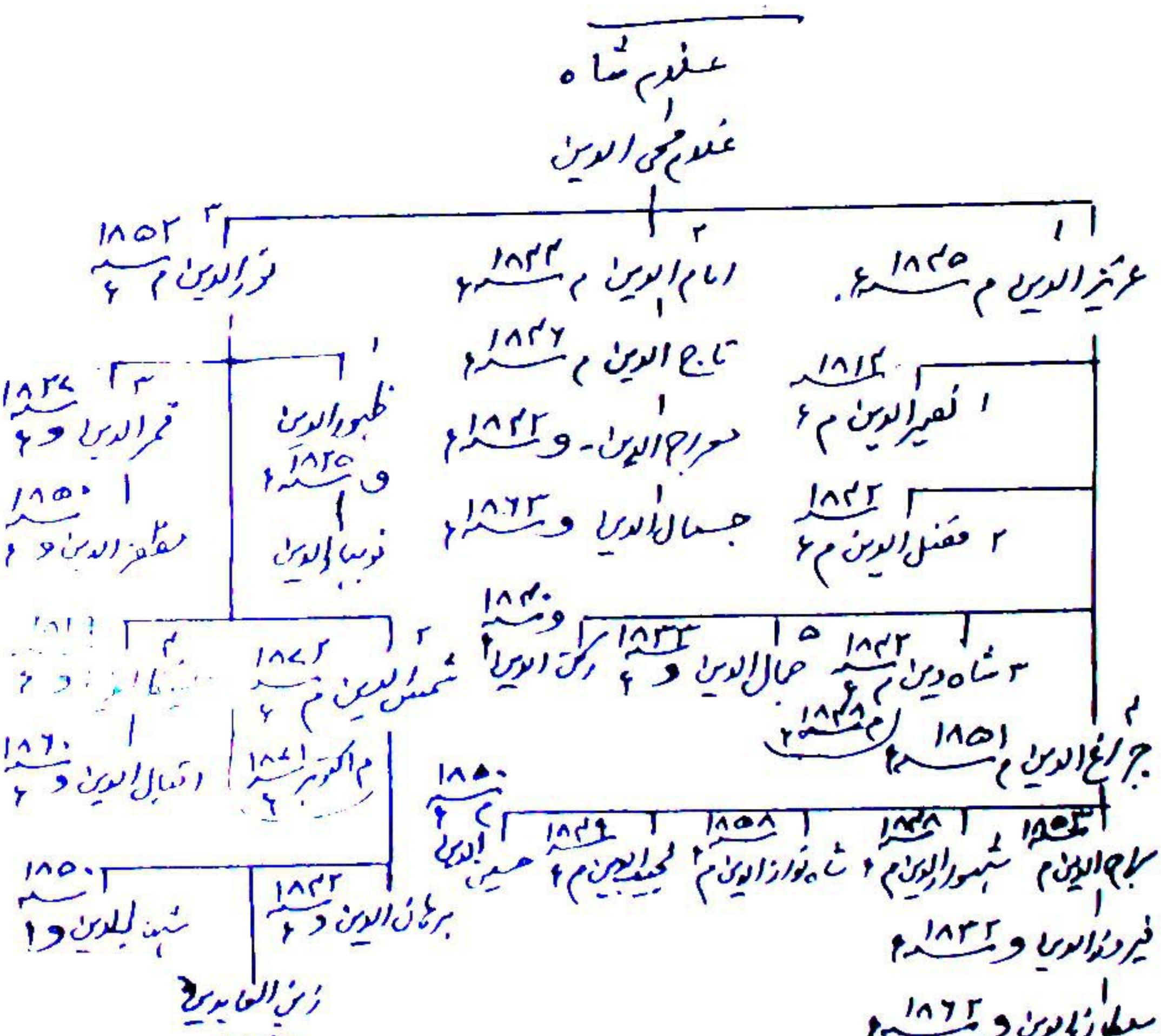

Marfat.com

— اولاد فقیر عزیز الدین م ۱۸۴۵ء (۱۲۶۱)ھ

۱۔ نادر الدین ۔ م ۱۸۱۴ء ۱۲۲۹ھ

۲۔ فضل الدین م ۱۸۴۲ء ۱۲۵۸ھ

۳۔ شاہ دین م ۱۸۴۲ء ۱۲۵۸ھ

۴۔ چراغ دین م ۱۸۵۱ء ۱۲۶۷ھ

۵۔ جمال الدین م ۱۸۳۴ء ۱۲۴۹ھ

۶۔ رکن الدین ب ۱۸۴۰ء ۱۲۵۶ھ

— اولاد چراغ دین ۔

۱۔ سراج الدین م ۱۸۵۴ء ۱۲۶۹ھ

۲۔ شہسوار الدین م ۱۸۴۸ء ۱۲۶۴ھ

۳۔ شہتوار الدین م ۱۸۵۸ء ۱۲۷۴ھ

۴۔ نجیب الدین م ۱۸۴۹ء ۱۲۶۵ھ

۵۔ حسین الدین م ۱۸۵۰ء ۱۲۶۶ھ

— اولاد سراج الدین ۔

فیروز الدین ۔ ب ۱۸۳۲ء ۱۲۴۸ھ

— اولاد فیروز الدین

سلطان الدین ب ۱۸۶۳ء ۱۲۷۹ھ (روسائے پنجاب ص ۲۴۱)

— اولاد فقیر نور الدین ؒ ۱۸۵۲ء ۱۲۶۸ھ

۱۔ مظہور الدین ب ۱۸۲۵ء ۱۲۴۰ھ

۲۔ شمس الدین م ۱۸۷۲ء ۱۲۸۹ھ

۳۔ قمر الدین ب ۱۸۲۷ء ۱۲۴۲ھ

۴۔ حفیظ الدین ب ۱۸۵۹ء ۱۲۷۴ھ

— اولاد شمس الدین

۱۔ برہان الدین ب ۱۸۴۳ء ۱۲۵۸ھ

۲۔ زین العابدین ب ۱۸۴۵ء ۱۲۶۱ھ

Marfat.com

— ۳ ۔ شہاب الدین پ ۱۸۵۰ء / ۱۲۶۶ھ

— اولاد قمر الدین ۔

مظفر الدین پ ۱۸۵۱ء / ۱۲۶۷ھ

— اولاد حفیظ الدین

محمد اقبال الدین پ ۱۸۶۰ء / ۱۲۷۷ھ (روسائے پنجاب ص ۲۴۱)

اولاد فقیر امام الدین م ۱۸۴۴ء ۱۲۶۰ھ

فقیر تاج الدین پ ۱۸۴۶ء ۱۲۶۲ھ

فقیر حوالہ الدین پ ۱۸۴۲ء ۱۲۵۸ھ

محمد جمال الدین پ ۱۸۶۳ء ۱۲۸۰ھ رکن الدین

(روسائے پنجاب ص ۲۴۱)

معاونین تالیف ۔

پنڈت من پھول اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لدھیانہ سکریٹری

سید محمد حسین خاں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات

۱۸۷۳ء سال تصنیف

۱۲۸۹ھ

Marfat.com

حاشیہ — امکان ہے کہ یہ بیان اس خاندان کا کر دیئے خاندان کو بخارا کے سیدوں کی اولاد بتاتے ہیں صحیح ہو، مگر سب سے آدمیوں کا قول ہے کہ یہ بات فقط جب عزیز الدین کو ثروت حاصل ہوئی اور صاحب رسوخ ہوا تب ہی ہوئی۔ کہ اس نے اپنے آپ کو سید ظاہر کیا۔ اور ایک دل لگی کی روایت اس کے شجرۂ نسب بنا لینے اور مشہور کرنے کی ہے۔ یہ بات تو تحقیق ہے کہ جہاں راجہ شیر سنگھ کے زمانہ تک اس خاندان کے فقیر اپنے آپ کو انصاری کہتے تھے۔ اور سرکاری تحریروں میں بھی انصاری لکھے جاتے تھے۔ ۱۸۴۰ء کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو بخاری قرار دیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یہ بات ہے کہ فقیر عزیز الدین ایسا سچا آدمی تھا کہ یہ بات یقین کرنی ممکن نہیں کہ وہ ایسے فریب کرنے میں شریک اور راضی ہوا ہو۔ اور اس کو نام اور لقب کی طرف سے ایسی بے پروائی تھی کہ اسکو لقب سید یا انصاری یا بخاری سب برابر تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اس لقب فقیر متقشی اور بے دریغ دربار لاہور میں اس کے درمیانے محکم سند تھی۔ اور جہاں راجہ جو اوپر خطاب اور اعزاز بخشا چاہتے تھے اس نے کبھی منظور نہ کیا۔ (دیوان سنگھ صفحہ ۲۴۲)

— فقیر شاہ الدین عزیز الدین لدھیانہ میں ۱۸۳۶ء / ۱۲۵۲ھ میں صاحب رجسٹر انگریزی کے پاس بطور وکیل سرکار لاہور تقرر ہوا تھا۔ دو سال کے بعد وہ فیروز پور میں منصف و کامدار پر مامور ہوا تھا۔ (دیوان سنگھ صفحہ ۲۵۲)

شاہ الدین جو ۱۸۴۸ء / ۲۶۴ھ میں مرگیا تھا (دیوان سنگھ)

Marfat.com

— فقیر چراغ الدین (بن عزیز الدین) ۱۸۳۸ء/۱۲۵۴ھ میں جگرواں کا ناظم مقرر ہوا تھا۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد شاہزادہ کھڑک سنگھ کی حکومت میں مامور ہوا تھا ۱۸۴۳ء/۱۲۵۸ھ میں وہ اپنے بھائی کی جگہ فیروزپور میں دکھیل مقرر ہوا تھا۔ اور صدر اس کے رہے لیان دوبار کی حکومت میں وکالت پر مامور رہے۔ (ص ۲۵)

— فقیر جمال الدین (بن عزیز الدین) نے سرکار انگریزی کی نوکری میں پہلے جالندھر کی تحصیلداری کی۔ بعد اسکے تبدیلی گوجرانوالہ میں ہوئی تھی۔ اور ۱۸۶۲ء/۱۲۷۸ھ میں اسکو علیحدہ نائب میر منشی محکمہ عدالت سرکار گورنمنٹ پنجاب میں ملا۔ اب فقیر جمال الدین عہدہ کرسی اور سنت تمغہ پر ممتاز ہے۔ اسکو اور اسکے بھائی رکن الدین کو ایک ہزار روپیہ سالانہ پنشن چین حیات ملتی ہے۔ (ص ۲۵۰)

— نصیر الدین جو فقیر عزیز الدین کا سب بڑا بیٹا تھا ۱۸۱۲ء/۱۲۰۱ھ میں پیدا ہوا تھا۔ ماں گئی تھا۔ ایکبار سپہ سپاہی کے ہاتھ سے۔ (ص ۲۵)

— سراج الدین (بن چراغ الدین) سابق جمعدار سابق صوبیدار سابق ہاتھی سوار تھا۔ اور بعہد حاجی خان و بعد سبا دل خان وزیر ہو گیا۔ (ص ۲۵۱)

— شہنواز الدین (بن چراغ الدین) سابق پولیس داروغہ خان [illegible] چھوڑ دشمنوں کے ہاتھ سے گرفتار ہو گیا۔ اور ۸۰۰۰۰ اسی ہزار روپیہ دے کر چھوٹا۔ (ص ۲۵۱)

Marfat.com

— تاج الدین (بن امام الدین) پہلے الگزنڈر سب جج گورنمنٹ گڑھ میں متعین رہے۔ آپ کے بعد دوسرے رہنما رہے۔ (ص ۲۵۲)

— سراج الدین جو تاج الدین کا فقط ایک بھائی ہے مالنسور روپیہ ۱۷۲۰ سال پنشن پاتا ہے (ص ۲۵۲)

— فقیر ظہور الدین (بن نور الدین) کو ایک جاگیر ۱۸۰۱ء میں روپیہ سال کی پنشن عطا ہوئی کہ فقیر ظہور الدین ہمارے ولیعہد سینگہ کی تعلیم کے واسطے مقرر ہوا تھا۔ ہمارے کے ہمراہ گڑھ گوگیر تھا۔ اور اس طریق سے اس نے اس منصب کی خدمت کو انجام دیا۔ قابل توصیف تھا۔ ۱۸۵۱ء ۱۲۶۷ھ کی خیر میں وہ بیمار ہوا۔ اور ۱۸۵۵ء ۱۲۷۲ھ میں بحسب قدرتی چوپایاں پر فوت ہوا۔ اور بعد اس کے اس کی شہزادی ہوگئی اور بدستور پنشن پاتی ہے۔ اور ۱۸۶۳ء ۱۲۸۰ھ میں رسمی ترقی عہدہ رکھتی اسسٹنٹ کمشنر ہوئی۔ اور سیالکوٹ گوگیرا۔ (ص ۲۵۴)

— فقیر قمر الدین (بن نور الدین) لاہور میں آخری مجسٹریٹ ہے۔ سالانہ ریکنر رسی روپیہ پنشن پاتا ہے۔ (ص ۲۵۵)

— فقیر حفیظ الدین (بن نور الدین) صنعع راولپنڈی میں تحصیلدار ایکٹر اسی روپیہ پنشن ملتی ہے (ص ۲۵۵)

Marfat.com

بیقر شمس الدین فقیر نور الدین کا دوسرا بیٹا دوسرے جنگ سلھ میں زخم
میں گو بہت گدھ میں تھا زوار ہتھ۔ اس منصب میں اس نے بہت وفاداری
سے خدمت کو انجام دیا اور سرکار انگریزی کی فوج کے حوالہ قلعہ ندکور
ایسے وقت میں کر دیا کہ اگر کچھ بھی وہ تامل کرتا تو کچھ دقت ہوتی
۱۸۵۰ء میں اسکو تحصیلداری شاہدرہ ملی تھی۔ مگر سال آئندہ
۱۲۶۶ھ
بسبب بیماری کے اس نے استعفا دے دیا تھا۔ ۱۸۶۳ء میں نشنل
۱۲۷۹ھ
شہر لاہور میں آنریری مجسٹریٹ اور میونسپل کمیٹی کا ایک ممبر
مقرر ہوا۔ شمس الدین بہت باہمت اور فیض رساں تھا۔ اور
باعلم آدمی تھا۔ اور اپنے ملک کے آدمیوں کی ترقی علم کے دیکھنے
جو کچھ بیتاب کچھ ہوئی تھی۔ ان کی ترقی کے دیکھنے سے بہت زیادہ بیتاب
قدمی کرتا تھا تعلیم مصوری کی ترقی سے بھی اس کے سبب لاہور میں
سوسائٹی ہوئی ہے۔ اور انجمن پنجاب کے قیام میں بھی اس نے بہت سعی کی
انجمن مشہور تھوڑے عرصہ سے قائم ہوئی ہے بگڑا ہوا ہے
نتائج بیتا چھوڑا ہے ۱۸۷۱ء
۱۲۸۸ھ
بیمار ہو کر شمس الدین ابن اکبر ۸۹۵ اکبر آباد ملی
میں مرگیا۔ اسکی وفات کے بعد کو تمتہ ہفدہے
پرگنہ واقع ضلع لاہور اس کے فرزند اکبر کو اس کی جاگیر

Marfat.com

کرتا ہے۔ کہ اس کے جسم میں تعاقب رہے گی۔ اور اسکی وفات
کے بعد قبر شمس الدین کے کسی وارث سلسلہ صابری کے ہاں واگذار
رہے گی۔ جس کو سرکار اختیار کرے گی۔ (صفحہ ۲۵۴)

Marfat.com